القانون

طب اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

جلد بارہ

قانون علاج زہر خوردہ کاستی

زہر خوردہ کے علاج میں ہرگز نہ کرنی چاہئے اور جہاں تک ہو سکے بہت جلد خبر گیری کریں جس وقت ہو اسی وقت مشغول بعلاج ہوں اوسمیت زہر کی بدن میں پھیلنے سے پہلے اس کا تدارک بہت مناسب ہے آب نیم گرم اور روغن کنجد اور روغن زیت پلا کر قے کرائیں اور قے کرانے میں مبالغہ کریں جس قدر ممکن ہو اور بہتر یہ ہے کہ ادویہ مذکورہ میں کسی قدر شبت اوبورق بھی داخل ہو اور کبھی زیت میں حضض اور شحم بھی داخل کرتے ہیں اور نہایت بہتر ہے کہ جو چیز بغرض قے کرانے کے کھلائی پلائی جائے اس کی مقدار کثیر ہو یعنی بہت سی غذا اور بہت سا پانی قے کرنے کے واسطے استعمال کرنا چاہئے اس لئے کہ اگر باغرض قے نہ بھی ہوگی ضرر سم کا فقط کثرت مقدار ماکول اور مشروب سے ٹوٹ جائے گا اور اس زہر پر یہ چیزیں غالب آجائیں گی اور جب قے ہو چکے اور جس قدر ممکن ہو اسے قے کرا دی جائے اس کے بعد بہت سا دودھ پلانا چاہئے کہ وہ بھی ضرر سم کا توڑ دیتا ہے اگر چہ دودھ پی کے قے بھی ہو جائے ایضا اکثر جوشاندہ تخم اوٹنگن ہمراہ روغن زرد کے بھی دافع سمیت زہر کا ہوتا ہے خواہ بذریعہ قے کے یا بذریعہ اسہال کے اس کے بعد دودھ کا استعمال اجود ہے۔ مسکہ کا استعمال دودھ کے استعمال سے بہتر ہے ایضا طبیخ تخم کتان اور اسی طرح شراب شیریں اور چربی پگھلائی ہوئی اسی طرح آب خاکستر چوب انگور بھی نہایت مفید ہے واجب ہے کہ بعد قے کے فورا حقنہ کریں خصوصا اگر اعضائے اسفل کی طرف کچھ اذیت زہر کی اترتی ہوئی معلوم ہو اور اگر اضطراب اوپر کی طرف خواہ نیچے کی طرف ہو مگر زیادہ ہو لازم ہے ادویہ مقئی اور مسہل کا استعمال کریں اور دودھ کے پلانے سے غفلت نہ کریں اور اگر احتیاج تریاق کے پلانے کی ہو مثلا تریاق طین وغیرہ اسے بھی استعمال کریں کہ وہ دوا بہت عمدہ ہے اور دفع سمیت پر بخوبی معین ہوتی ہے اور خصوصا جب ابتداء امر میں اس کا استعمال کیا جائے کہ زہر کو بخ سے نکال ڈالتی ہے۔ نسخہ تریاق

میں ملا کر آب سیب کے ہمراہ استعمال کریں جو دوا اُس سے بنائی جاتی ہے نہایت درجہ پر مفید ہے۔ بیخ نجور مریم اگر ہمراہ شراب کے پلائیں اور فوتنج بھی اور تخم شلجم ایضاً غاریقون دو درہم ہمراہ شراب کے پرسیادشان اور خبازی اور تخم خبازی اور برگ خبازی اور اس کا شوربا گوشت میں پختہ کیا ہوا۔ ایضاً دارچینی مغز استخوان خرگوش سرکہ شراب کے ہمراہ جو بوزن دو اوقیہ ہو یا جندبیدستر ایک مثقال اور دو اوقیہ زیت اور قیصوم۔ ایضاً گوکھرو کا پانی نچوڑ ہوا تخم گذر خصوصاً گذر اقلیطی اور حلتیت یا طبیخ معیہ اور طبیخ سیسالیوس اور تخم درخت سکبینج عجیب النفع ہے مر سکبینج بری جندبیدستر برگ نے ہر واحد ایک جزو شحم حنظل سہ چند وزن جمیع اجزا کا بقدر بڑے ریٹھے کے استعمال کریں اور بہت سی دوائیں ایسی ہیں کہ اُن کی تاثیر دفع سموم میں بالخاصہ مشہور ہے منجملہ اُن کے یہ بھی کہتے ہیں کہ نیولے کا گوشت پاک کیا ہوا اور پوست جدا کیا ہوا قوی ترین ادویہ ہے واسطے دفع زہر کے مجملاً بیان سموم حجریہ معدنیہ وغیرہ کا انہیں سموم میں سے حجر اردیں سرخ رنگ کی ہے بعض آدمیوں نے حکایت کی ہے کہ پتھروں میں ایک حجر سمی مشابہ بسد کے ہوتا ہے اور وزن ایک زانگ اُس کی قاتل ہے اور اس پتھر کو سموم حقیقتہ میں شمار کیا ہے جو بجمیع جوہر اپنے اثر کرتے ہیں جیسے بیش اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اُس پتھر کا علا اور بیش کا ایک ہے اور سب سے زیادہ فاوزہر اُس حجر سمی کے علاج میں نافع ہے زیبق زندہ پارہ تو اکثر آدمی پی جاتے ہیں اور کچھ خوف اُس میں نہیں ہے اس لئے کہ اسفل کی طرف بدستور نکل آتا ہے ہا جس کے کان میں زندہ پارہ ڈالیں اسے الم شدید اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور کبھی نوبت تشنج کی بھی پہنچتی ہے اور ایک گرانی شدید اُسی جانب محسوس ہوتی ہے اور بیشتر نوبت صرع اور سکتہ کی پہنچتی ہے اس لیے کہ جوہر دماغ اُس کی برودت سے اذیت پاتا ہیا وراس کا ہانا اور پھسلنا اور بوجھ پیدا کرنا یہ سب امور موجب ایذائے دماغ ہوتے ہیں اور کشتہ پارہ کا خواہ زیبق مقتول البتہ ردی ہے اور مضر ہے کہ تقطیع پیدا کرتا ہے اور اس سے اعراض مشابہ اُن اعراض شارب مرتکب کے

پیدا ہوتے ہیں جیسے مغص اور پیچیدگی امعا کی اور قے الدم اور ثقل زبان اور ثقل معدہ
اور اس کے جبد پر ورم پیدا ہوتا ہے اور پیشاب بند ہو جاتا ہے علاج بہت عمدہ علاج بعد
تنقیہ کے ہو یہ ہے کہ ایسی دوائیں پلائیں جیسے مروزن تین درہم شراب میں ڈال کر
خواہ ماء العسل دفعہ دفعہ کر کے ایضاً ماء العسل سے بورق ملا کر حقنہ کرلیں بعد ازاں
علاج سج امعا کریں اور حقنہ بھی بارعایت تقویت قلب کے ادویہ مشترکہ سے کرنا
چاہئے اگر پارہ کان میں بھر دیا ہو جائے کہ ایک پانوں پر کھڑا کریں اور اس طرف کو
گردن جھکائیں اور سر بھی اس کا اسی جانب کج کریں جہاں تک ممکن ہو خصوصاً اگر اس
طرف کے ہاتھ میں کوئی وزن چیز لیکر جھکے اور بھی فائدہ اخراج کا زیادہ ہوگا اس طرح
اگر اسی جانب جھولا جھولائیں جب بھی نفع تین ہوگا اور جو پارہ زیادہ اندر کی طرف چلا
نہ گیا ہو اور سیسے کی سلائی کے ڈالنے سے کس قدر لپیٹ کر نکلتا ہو پھر وہ تو گویا سامنے
رکھا ہے اور اس کے اخراج میں چنداں وقت نہ چاہئے اس لئے کہ پارہ جب اتنا
قرب نہ ہو مگر اُس مقام کے قریب ہو۔ جہاں تک سلائی وغیرہ جاسکتی ہے اسے
حاجت بطرف گھوارے اور ایک پاؤں پر کھڑے ہونے کی نہیں ہوتی اور اگر اس سے
زیادہ دور ہے اس وقت سلائی وغیرہ کا داخل کرنا کچھ مفید نہیں ہوتا مرتک اور برادہ
رصاص جو شخص مردار سنگ کھا جائے اس کا بدن سوج جاتا ہے اور زبان اس کی بھاری
ہو جاتی ہے پیشاب پاخانہ اس کا بند ہو جاتا ہے اور کبھی براز بند نہیں ہوتا بلکہ بافراط
دست آتے ہیں اور اس کے معدہ میں ایک گرانی پیدا ہوتی ہے اور معا میں گرانی پیدا
ہوتی ہے اینکہ اکثر کنارہ معاء مستقیم کا باہر نکل آتا ہے اور نوبت سج امعا کی پہنچتی
ہے اور اوپر اعضا میں نفخ اور بھربھری پیدا ہوتی ہے اور اُس کے شکم میں ایک گولا
ساسخت مثل پتھر کے اُٹھ آتا ہے رنگ اس کا رصاصی ہو جاتا ہے اور سانس میں تنگی پیدا
ہوتی ہے اور کبھی خناق کی نوبت پہنچتی ہے اور کبھی اس کے بعد اعراض ایلاوس کے پید
اہوتے ہیں اور تمام بدن کا رنگ مثل اسرب کے ہو جاتا ہے اور یہی خرابی اور بدحالی

برادہ صاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے علاج اس کا یہ ہے کہ بہت جلد علاج مشترک سے ابتدا کریں مثلاً تحقیہ ایسی دواؤں سے کریں جو قوت تقیح کی رکھتی ہوں جیسے طبخ تخم کرفس اور انجیر اور شبت اور بورہ ارمنی اور رواب ہے کہ مربوزن تین درہم ہمراہ شراب کے پلائیں خواہ سفبل رومی ہمراہ پنچال کبوتر کے شراب میں داخل کر کے پلائیں کہ علاج بالغ النفع ہے خواہ افستیین رومی اور رزوفا تخم کرفس اور فلفل خصوصاً یعنی تنہا فلفل ہمراہ شراب کے اور یہ سب دوائیں بھی ہمراہ شراب کے خواہ بوزن ایک درہم مر اور نصف درہم فلفل لیکر خوب ملائیں تا کہ خوب مل جائے اس میں سے بوزن چھ قیراط پلائیں خواہ سقمونیا کو ماء العسل میں ملائیں غذا اس کی جو ہمیشہ کھلانے کے لائق ہے وہی شوربے جو گوشت بچہ گوسفند سے پکائے جائیں علامت اس کی اچھے ہو جانے کی یہ ہے کہ طبیعت میں اطلاق پیدا ہو اور قبض جاتا رہے اور بول کا ادرار ہونے لگے خلاصہ یہ ہے کہ ادویہ مفتحہ اور جو دوائیں پسینا لانے والی ہیں خواہ ادرار کرنے والی ہیں خواہ مسہل ہیں انہیں کی ضرورت ہے اسفیداج یعنی سپیدہ اس کے پینے سے زبان سپید ہو جاتی ہے اور اعضا میں استرخا پیدا ہوتا ہے اور کھانسی شدت آتی ہے اور ہچکی دم لینے نہیں دیتی عقل اس کی مخبط ہو جاتی ہے بدن سرد ہو جاتا ہے اور دماغ بھی سرد ہو جاتا ہے غشی اس پر طاری ہوتی ہے کبھی اس کے حلق میں پھیکا سا مزہ محسوس ہوتا ہے اور اسکے لعاب یعنی کوے اور زبان میں خشونت پیدا ہوتی ہے اور خشکی آ جاتی ہے اور پیٹ میں مروڑ معدہ میں لذع منھ میں درد شراسیف میں تمدد اور سانس میں تنگی پیدا ہوت ہے اور کبھی انتہائے حناق تک نوبت پہنچتی ہے اور تمام بدن کا رنگ سپید ہو جاتا ہے اور پیشاب سیاہ خواہ سرخ مثل خون کے آتا ہے علاج مثل علاج مرتک کے ہے اور سقمونیا کو ماء العسل میں اور مدرات بول میں ملا کر پلائیں اور حقنہ بھی کریں اور کس وقت سونے نہ دیں اور اس کے قے کرانی میں روغن اقحوان اور روغن سوسن اور روغن نرجس داخل ہوتا ہے اس کی دوا میں صمغ اجاص اور آب سرخ جو درخت وزدار سے ٹپکتا ہے۔

کھلائی جائے فوراً اثر بیش کا باطل ہو جاتا ہے۔

قرون السنبل اسکی ماہیت میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ سنکھیا یہی ہے یعنی بیش کی جڑ جو شخص اس زہر کو کھائے اس پر علامات سرسام کے ظاہر ہوں گے اور زبان سیاہ ہو جائے گی اور اس کے ناتزہ سے خون قطرہ قطرہ ٹپکے گا علاج پہلے علاج مشترک قے کا کرانا چاہئے اس طرح پر کہ اب جدوار اور روغن گل نیم گرم ملا کر اور ازیں قبیل یہ بھی دوا مشترک ہے کہ ایک مثقال کافور ایک اوقیہ گلاب میں گھول کر پلائیں بعد اس کے ضماد ایسے لگائیں جن کی تبرید شدید ہو اور کافور اور صندل اُن میں پڑا ہو اور سویق تفاح کا اور سویق شعیر ہمراہ برف کے جلاب میں ملا کر پلانا چاہئے اور عصارہ انار ترش کا بھی پلایا جائے۔

فوفیون اس دوا کو میں نہیں پہنچتا ہوں اور بعض زجوہ سے گمان ایسا ہے کہ شاید بیش کے مشابہ ہے اور جو علامات اور اعراض خاص اس دوا کے استعمال سے عارض ہوتے ہیں بموجب قول اطبا یہ ہیں کہ جو شخص اس کو پینے خواہ کھانے میں استعمال کرے لذع اس کے شکم میں او ہچکی اور غشی اور زردی سب چہرہ کی خصوصاً ہونٹھ کی اور ٹھنڈی سانس اور بدبو اور بدن کا پھولا ہونا اور سن ہو جانا اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے بعد گرانی سر کے اور نبض صغیر ہو جاتی ہے اور منقطع ہو جاتی ہے اور پسینا ٹھنڈھا نکلتا رہتا ہے اور تخمہ اور بدہضمی پیدا ہوتی ہے بعد اس کے مر جاتا ہے علاج مثل علاج بیش کے ہے بیان چند ادویہ سمیہ کا جو گرم ہیں منجملہ ان ادویہ کے فربیون ہے اس کے استعمال سے کرب شدید اور سوزش عارض ہوتی ہے اور لذع شکم او ہچکی لاحق ہوتی ہے اور کبھی روانی شکم کی بافراط عارض ہوتی ہے واجب ہے کہ پہلے قے کرائیں بعد ازاں تبرید احشا کی کریں اس کے بعد روغن گاؤ اور مسکہ خوب سا پلائیں بعد ازاں جو علاج قرون سنبل کا مذکور ہو چکا وہی استعمال کریں اور غذا میں آب انار میخوش اور اب سیب میخوش پر اکتفا کریں اور ماء الشراب کا بھی استعمال ضرور ہے۔

البان تیوعات یہ سات ہیں شمار میں ادو یہ مفردہ کے اور خصوصاً لبن شبرم اور لبن العشر اور لبن لاعیہ اوران زہرناک دودھوں سے لذع اور اسہال مفرط ایسا عارض ہوتا ہے جیسا کہ فرفیون سے عارض ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ اُن کی قوت مسمی میٹھا اور روغن زرد اور مکھن سے توڑ ڈالی جائے اور جو عرض خاص استعمال کے پیدا ہوا ہے جیسے اسہال خون یا بول الدم اس کا علاج جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے بعینہ کرنا چاہیے بعض اطبا کہتے ہیں کہ لبن شبرم بوزن دو درہم کے قاتل ہو جاتا ہے اور علاج اس کا یہ ہے کہ استحمام آب برف سے اور لبن عشر تین درہم کے مقدار پر قاتل اور مہلک ہوتا ہے اور دو دن کے بعد ہلاک عارض ہوتا ہے جگر پارہ پارہ ہو جاتا ہے علاج اس کا بھی مثل علاج لبن شبرم کے ہے سقمونیا دو درہم اس کا استعمال قاتل ہے اور کیفیات اور احوال اس کے پینے سے وہی عارض ہوتے ہیں جو اوپر مذکور ہو واجب ہے کہ اس کی سمیت دوغ پلانے سے توڑ ڈالی جائے اور سویق تفاہ اور رب بہ اور رب ساق سے ماذریون اور خافالیون اس کی مقدار بھی دو درہم قاتل ہے اور استعمال کے بعد قے اور اسہال مفرط عارض ہوتا ہے سیاہ رنگ ماذریون کو حامالاؤن کہتے ہیں اس کی سمیت زیادہ ہے اور اس کے استعمال سے لذع شدید احشامی اور درد تمام بدن میں اور دغدغہ اور ہچکی اُس کے بعد قے بلغمی اور زبد عارض ہوتی ہے بعد اس کے کزاز کی نوبت پہنچتی ہے اور آزاد بند ہو جاتی علاج لابد ہے کہ شیر تازہ دوہکر پلائیں اور روغن زرد بھی متواتر پلائے جائیں اور جلاب کا بھی استعمال کیا کریں تا کہ فساد اس کا برطرف ہو جائے اور جب ایذا اور دشواری زیادہ ہو تریاق اور مثرودیطوس اور دواء الطین المختوم کا استعمال کریں پھر جب طبیعت ٹھہر جائے اس کے بعد سکنجبین اور کاسنی چند روز تک پلاتے رہیں تا کہ سوئے مزاج جاتا رہے دفلی کی مقدار کثیر آدمی اور دواب سب کو قتل کرتی ہے اور تھوڑی مقدار دفلی یعنی کھبر کی کرب شدید اور انتفاخ شکم اور سوزش عظیم پیدا کرتی ہے اور مزاج کنبر کا گرم خشک ہے اور لذاع اور مقطع ہے جس پانی میں کنبر کا درخت پیدا ہو نہایت

ردی ہوتا ہے اور اگر اور کوئی پانی دستیاب نہ ہونا چار اس کو بعد تقطیر اور میٹھی چیزیں پلانے کے استعمال کریں علاج واجب ہے کہ طبیخ حلبہ اور ثمر شہریر کو موںھ میں ٹپکائیں کہ اس کا فائدہ عجیب ہے اور تخم فنجنکشت اور خود فنجنکشت اور اس کا جوشاندہ سمیت کا تریاق اور انجیر خشک ہمراہ شہد اور شکر اور جلاب کے اور رب انگور بھی مفید ہے اور ان سب دواؤں کے ہمراہ چکنائی کی چیزیں اور لزوجات جن کا زکر اوپر ہو چکا ہے بھی ضرور استعمال میں لانی چاہئیں اور اُن کے بعد حقنہ کا استعمال ضرور ہے بلادر بھلادیں کو کہتے ہیں اس کے استعمال سے شکم اور حلق میں تقطیع اور التہاب اور امراض حادہ عارض ہوتے ہیں اور بیشتر بعض اعضا معطل ہو جاتے ہیں اور بعد ازاں کہ پھر درست ہوں خواہ بیکار ہی ہو جائیں دسواس پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ سودے کا احراق ہو جاتا ہے بھلادیں کہ مقدار قاتل دو مقدار کا وزن ہے اور کبھی بعض آدمی کو بنظر خاصیت کے مضر نہیں ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراجوز کے کھایا جائے اور میں نے بچشم خود ایک شخص کو دیکھا ہے کہ وہ ہمراہ جوز کے اتنی مقدار بھلادیں کی ہضم کر جاتا تھا کہ بہت زیادہ تھی اور کچھ اس کو خوف اور پروانہ تھی علاج روغن بادام اور روغن کنجد اور روغن زرد اور شیر تازہ اور دسومات از قسم شوربا کے اور ازیں قبیل سب چیزیں جیسے لذع میں سکون اور مسوڑھے کے درد اور سوزش اور کھجلی میں کمی پیدا ہو اُس کے بعد گائے کا وہی برف میں سرد کر کے اور روغن بنفشہ بھی سرد کیا ہوا اور آب جو اور آبہائے فواکہ یہ سب سرد کیئے ہوئے استعمال میں لائیں اور برف سے سرد کیا ہوا پانی اس میں بٹھائیں اور سرسام کا جو علاج مخصوص ہے وہی اس کا بھی کریں۔ منجملہ ان ادویہ کے جن سے اس کا علاج کیا جاتا ہے حب الصنوبر اور جوز اس کا فادزہر ہے۔

کبیکج۔ جس کو ہند میں لٹومری کہتے ہیں بوجہ تیزی اور حدت کے ہلاک کر دیتی ہے علاج اس کا بلاور کے علاج سے یکساں ہے اور او ہان سے اس کی مضرت بخوبی دفع ہو جاتی ہے سداب بری یعنی جنگلی تلی جو شخص اس کھائے اس کی آنکھوں میں جوظ یعنی

قوت اور عرق سرد اور تشنج واقع ہوتا ہے اور خصوصاً خربق سپید اور غاریقون سیاہ اور یہ دونوں تاثیر میں یکساں ہیں جالینوس کہتا ہی کہ نبض اُس شخص کی جس نے ربق کھائی ہے ابتدائے امر میں عریض اور متفاوت اور ضعیف ہوتی ہے اور بطور میں بھی زیادہ ہوتی ہے اس لئے کہ حرارت غریزی مادہ کے نیچے گھٹتی ہوئی ہوتی ہے یعنی وہ مادہ کثیرہ جو دوائے مذکور سے متاثر ہوا ہے اور دفعتہً دوا کا اثر اس تک پہنچا ہے اور تنہا طبیعت اس کے دفع پر قادر باستقلال نہیں ہے۔ پھر جب قے خود بخود عارض ہوتی ہے اس وقت نبض میں اختلاف ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اس کا نظام اور سلسلہ یکسوئی کچھ باقی نہیں رہتا ہے اس لئے کہ اندرونی قوت مادے کے نیچے دبی ہوئی اور جب نبض میں انتظام اور استوائے حال شروع ہوتا ہے اس وقت مریض کا حال اچھا ہونے لگتا ہے اور پھر اگر توجہ مریض کا بطرف صلاح حال کے نہ ہو بلکہ ہچکی آنی شروع ہو جائے اور تشنج واقع ہو نبض میں ضعف اور اختلاف زائد پیدا ہوگا اور اختناق گلوگیر ہو تفاوت غیر منتظم عارض ہوگا اور بطور بھی لاحق ہوگا اس لئے کہ حار غریزی بچا ہوا ہوگا اور کبھی نبض میں موجیت بوجہ رطوبت کے پیدا ہوگی خربق کتوں کو بھی قتل کرتی ہے علاج واجب ہے کہ بہت جلد وغیرہ سے اس کے بعد اختناق کا علاج ویسا کریں جو باب قطر میں کہا گیا ہے اور اگر خود بخود قے کم ہوئی ہو ابتدا میں پھر قے کرائیں اور بہت سی دوا نہ پلائیں بلکہ پہلے اس کا پیٹ آب نیم گرم سے بھر دیں بعد اس کے دوائے مقی پلائیں اور پھر دوبارہ قے کرائیں اور اگر تشنج عارض ہو دودھ اور روغن زرد پلائیں اور اس کے بدن کے جوڑ بند پر مالش قیروطی ملیں کی کریں اور آب زن معتدل کی مداومت رکھیں اور جو علاج تشنج کا ہے اس علاج کریں خربق سیاہ کے کھانے سے اسہال شدید اور اختناق عارض ہوتا ہے اور دو درہم جو شخص اس کا استعمال کرے تشنج پیدا کر کے مہلک ہوگی اور پہلے ہلاکت سے خفقان اور سوزش زبان اور زبان کو کاٹ کاٹ کر زخمی کرنا اور ڈکار بہت سی پے در پے اور نفخ عارض ہوتا ہے اور بعد ازاں علیل مذکور پر تشنج کے آثار طاری ہو کر رعشہ پیدا

ہوتا ہے پھر مر جاتا ہے علاج تدبیر قوت سمیت کی ادویہ معلومہ سے کریں مثلاً افسنتین
کو شراب کے ہمراہ پلائیں خواہ زیرہ اور انیسون اور جند بید ستر اور سنبل ہموزن لیکر
مجموع سے قریب دو درہم کے استعمال کریں ہمراہ شراب اور مقام نفخ پر چھڑی گر
کر کے رکھیں خواہ اور طرح کی سینک جو ورم اور نفخ کو پاشان کر دیتی ہے اس کے بعد
پنیر تازہ اور تر ہمراہ شہد اور روغن زرد تازہ کے کھلائیں اور روغن دار شوربا ہر قسم کا اور
شراب شیریں جس میں پانی کی آمیزش زیادہ ہو اگر اس کے استعمال سے نوبت تشنج کی
پہنچی ہو وہی تدبیر کریں جو خربق ابیض کے علاج میں مذکور ہو چکی اور جب بافراط
اسہال عارض ہو آب سرد میں بٹھائیں اور رب قابضہ اور ادویہ حابسہ کا استعمال
کریں جو جر مدانق معرب گرم دانہ کا ہے اگر دو درہم اس میں سے کھائی جائے خارش
اور ورم پیدا ہوتا ہے اور پھر موت واقع ہوتی ہے علاج اس کا مثل علاج قربیون کے
ہے وادی ایک دانہ چھوٹا سا ہوتا ہے اگر زیادہ مقدار اس کی کھائے جائے مہلک ہوتی
ہے علاج اس کا یہ ہے کہ قے کرائیں اور کم سلات ادویہ کا استعمال کریں اور دودھ اور
چکنائی کی چیزیں بموجب بیان بالا کے استعمال کریں کھلی رینڈی اور تل کی کہتے ہیں
جس کھلی میں کس قدر دہنیت باقی نہ ہو اور خوب نچوڑ کر تیل اس کا نکال لیا ہو اس میں
سمیت آ جاتی ہی اور سم قاتل ہو جاتی ہے اور اس کا علاج مشترک علاجات سے کیا جاتا
ہے جند بید ستر کو جب کسی طعام میں ڈال کر دوم پخت کریں اس کے کھانے سے
اعراض سر عام حار کے عارض ہوتے ہیں مع ذبحہ کے اور اک ہی روز خواہ دو دن میں
قتل کرتا ہے خصوصاً جو قسم سیاہ اور بدبو خواہ اغبر ایسی ہے کہ سیاہی مائل ہو علاج یہ ہے
کہ پہلے قے کرائیں آب شبت اور فوتنج اور سپستان سے شہد ملا کر اور شیرہ انگور اس
کے بعد حموضات مثل حماض اترج اور رب قابضہ اور ترشی جو فواکہ سے طیار کی جائے
اور سرکہ شاب تنہا اور مادہ گاؤ کا وی عصارہ تفاح اور شیر مادہ خر نہایت مفید ہے۔

عصل بر یکے استعمال سے بلکہ عمدہ قسم کی بکثرت استعمال سے بھی تقرح امعا

درد بھی زبان میں لاحق ہوتا ہے بعد ازاں درد بڑھتے بڑھتے مری اور اس کے معدہ تک پہنچتا ہے اور امعا میں بھی درد پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن میں التہاب عارض ہوتا ہے دھان کی بھوسی کو سموم کے اقسام میں قدما نے شمار کیا ہے علاج اس کا بعینہ مثل علاج ذراریح کے ہے۔ اور جس زیت سے اُس کا علاج کریں واب ہے کہ اس میں سفرجل کو پختہ کیا ہوں انجرہ تخم اور ٹنگن کو کہتے ہیں اس کے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو عنصل کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں ایضاً کبھی کھانسی بھی عارض ہوتی ہے علاج اس کا غصل کا علاج ہے لیکن اس کی کھانسی کا ملینات ادویہ سے علاج کرنا چاہئے جیسے شربت بنفشہ ہمراہ اب جو کے خواہ اور دوائیں کھانسی کی جو ملیں ہیں تربد کی قسم زبون زرد اور سیاہ کے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو خربق اسود اور غاریقون سیاہ کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں اور علاج بھی وہی کرنا چاہئے جو اُن کا علاج ہے اور خاص علاج تربد کا یہ ہے کہ روغن بادام جرعہ جرعہ پلایا جائے اور مشترک علاج وہی ہے جو سب کا لکھا گیا اور بعض اطباء نے کہا ہے کہ روغن گل کی مقدار کثیر سے قے کرائی جائے تو دریتون کی طبیعت کو ہم نے نہیں پہچانا اور علاج اس کا مشترک سمیات کا علاج کرنا چاہئے اور مجھے گمان ہے کہ یہ ادویہ حادہ سے ہے اور شاید کہ حادہ نہ بھی نہ ہو اطباء کہتے ہیں کہ اس دوا کے استعمال سے اختلاط عقل اور تمددبیان تک عارض ہوتا ہے کہ ہونٹھ میں بھی اس قسم کا خدو پیدا ہوتا ہے کہ ایک حالت مشابہ ہنسنے والے کے ہونٹھ کے ہوجاتی ہے اور اس واسطے زبان یونانی میں ضرب المثل ہے کہ اس شخص کی ہنسی ایسی ہے جیسے تو دریتون کھانے والے کی ہوتی ہے علاج اُس کا بھی مشترک ہے اور بعض کی حار کا استعمال اور رُدلک اور ادویہ دافعہ تشنج خبیث کا استعمال کرنا یہ سب علاج اس کے مفید ہیں طرنیون اس دوا کو بھی میں نہیں پہچانتا ہوں اور اس طرح اس کا علاج بھی میں نہیں جانتا ہوں مگر مجھے قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ادویہ حادہ میں سے ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ حادہ میں سے نہ ہو بعض اطبا کہتے ہیں

کہ اس سے فلغمونی پیدا ہوتی ہے ہونٹھ اور زبان میں اور جنون اور وسواس اور سقوط نبض بھی عارض ہوتے ہیں۔

لبوب زنجہ اُن کے احوال قریب قریب انہیں احوال کے ہیں جو غصل اور انجیر میں مذکور ہوئے ہیں اور علاج بھی وہی ہے خصوصاً رُبوب فواکہ جیسے رب انگور اور ربااس اور تفاح وغیرہ اور کبھی اُسے متلی پیدا ہوتی ہے اور غشی اور کرب بھی عارض ہوتے ہیں اور یہ لبوب مثل جوز کے یا خوبانی کی گٹھلی اور ناریل اور بادام کے ہیں نہار منہ خالص شراب کا پینا۔ اکثر نہار منہ شراب خالص کے پینے سے خناق اور درد چند اقسام کے اور التہاب پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر بعد ریاضت اور تعصب کے اُس سے زیادہ ایذا اگر شراب غلیظ اور شیریں ہولاحق ہوتی ہے علاج یہ ہے کہ بذریعہ فصد کے استفراغ کریں خصوصاً اگر فصد واجب ہوچکی ہو بنظر علامات وجوب فصد کے اور قے کرانی بہت عمدہ علاج ہے اگر آسانی ہوسکے بعد ازاں تبرید مزاج کی اب سرد اور فقاع بارد اور ماء الرائب ترش سے آب فواکہ اور اقراص کافور وغیرہ سے کریں شہد پُرانا خواہ جس میں سمیت آگئی ہو اور اکثر بلاد ارقلیشا کی طرف سے یہ شہد لاتے ہیں اس کی بو ایسی تیز ہوتی ہے جس کے سونگھنے سے چھینکیں آنے لگتی ہیں اس شہد کے کھانے سے بھی اعراض مہلک پیدا ہوتے ہیں جیسے غصل کے کھانے سے پیدا ہوتے ہیں خواہ اُنگن کے کھانے سے اور سونگھنے سے جلد اور جھٹ پٹ غشی طاری ہوتی ہے اور ٹھنڈا پسینہ برآمد ہوتا ہے شہد کی ایک اور بھی قسم ہے بہت بڑی اس کا حال اعراض اور علاج میں مثل شوکران کے ہے علاج سداب اور ماہی نمکین کا کھانا اور شراب جس کا نام اومالی ہے پلانا چاہئے اور کھلائی جائیں اور قے کرائی جائیں جب تک ممکن ہو دبق مویزک اصلی کو کہتے ہیں جو اسے استعمال کرے اس کے شکم میں قراقر اور پیچ اور مڑوڑ بدوں دست آنے کے اور بدون دوار کے پیدا ہوگا علاج پہلے واجب ہے کہ پانی اور شہد پلا کر قے کرائیں اور حقنہ لین سے احتقان کریں اور اگر افتتین کو ہمراہ شراب

کثیر اور سکنجبین کے پلائیں وہ بھی نافع ہے اور خاص ایسے شخص کی دوا یہ ہے کہ طنج جرجیر
کا استعمال کریں ایضاً سنبل اور جند بیدستر اور فلفل بھی مفید ہے اور سرکہ اور آب گرم
سے تکمید کریں مجملی بیان ادویہ سمیہ باردہ جو نباتات کی قسم میں ہیں۔ جو شخص افیون
کھائے اُس کے بدن میں درد اور برودت پیدا ہوتی ہے اور حکہ یعنی کھجلی پیدا ہوتی ہے
اور بعد کھجانے کے افیون کی بو اسی جگہ سے آتی ہے اور دوار اور ہچکی اور ظلمت بصر اور تنگی
حلق اور سانس میں کوتاہی اور اطراف میں تیرگی اور ہونٹھ میں زردی اور چہرے پر بھی
زردی اور صعوبت ایسی جو انہیں محسوس ہوتی ہے اور سبات یعنی پینکی اور زبان کی بستگی
آنکھوں کا اندری طرف فرورفتہ ہونا ان سب اعراض کے بعد کرانہ کہ جس سے گلورفتہ
ہو جائے اور پسینہ سرد نکلتا ہے ٹھنڈی سانس آتی ہے مرجاتا ہے منجملہ اسباب اس کے
مقتول ہونے کے خون کا غلیظ ہو جانا کہ پھر خون رواں نہیں رہتا ہے اور روح کی تبرید
کر دیتا ہے اور آلات نفس میں تشنج پیدا کرتی ہے مقدار شربت جو مہلک ہے دو درہم کی
ہے اور دو دن کے اندر مہلک ہوتی ہے خصوصاً اگر شراب میں ڈال کر پلائیں اثر اسکا
زیادہ ہوتا ہے ان اگر مقدار شراب کی اتنی زیادہ ہو کہ مقاومت اس کی سمیت کی کرے
اس وقت زیادہ اثر نہ ہوگا اور ابدان سارہ میں بھی اس کی مضرت زیادہ ہوتی ہی اس لئے
کہ مضاوت اور مخالفت اس زہر کی بدن گرم سے زیادہ ہے نفوذ بھی اُسی بدن میں زیادہ
ہوتا ہے چنانچہ مفصل ہم نے قانون عام میں بیان کر دیا ہے علاج وہی قوانین مشترکہ
جو بار ہا مذکور ہو چکے اس کے علاج میں مستعمل ہوں گے تنقیہ بھی کیا جائے گا اور روغن
پلا کر قے بھی کرائیں گے اور یہ گرم پانی اور نمک اور بورا ارمنی وغیرہ سے قے کرائی
جائے اس کے بعد سکنجبین پلائیں اور شہد بھی پلائیں اور قوی حقنہ سے امالہ کریں منجملہ
ادویہ نافعہ کے سکنجبین اور افسنتین کا استعمال ہے ایضاً افسنتین کو شراب میں ملا کر اور
حلتسیت اس زہر کا تریاق ہے اس طرح دارچینی خاص کر کے اور ہمراہ سرکہ اور سکنجبین
کے بھی اور اس طرح جند بیدستر تنہا اور فلفل اور جوز بھی مفید ہے کبھی ایسے مسموم کو اُس کا

تریاق خصوص اس ترکیب سے دیتے ہیں اور رابہل اور جندبیدستر اور فلفل ہموزن لیکر شہد میں ملا کر اور حلتسیت اس زہر کا تریاق ہے اس طرح دارچینی خاص کر کے اور ہمراہ سرکہ اور سکنجبین کے بھی اور اس طرح جندبیدستر تنہا اور فلفل اور جوز بھی سفید ہے کبھی ایسے مسموم کو اس کا تریاق خصوص اس ترکیب سے دیتے ہیں حلتیت اور رابہل اور جندبیدستر اور فلفل ہموزن لیکر شہد میں ملا کر معجون طیار کریں مقدار شربت ایک بندقہ سے لیکر ایک جوزہ تک ہے اور اکثر اس کی سمیت سے نجات اس طرح حاصل ہوتی ہے کہ ایک مثقال حلتیت پچیس درہم شراب ریحانی میں ملا کر استعمال کریں اور شراب کہنہ بھی اس کے واسطے عجیب النفع ہے خصوصاً اگر رقیق ریحانی کہنہ ہو جائے اور پانی کی آمیزش کی زیادہ متحمل ہو اور اس میں کس قدر دارچینی بھی شریک ہو کہ پھر بھی تریاق کبیر اور سنجرنیا اور مثرودیطوس کو شراب کے ہمراہ استعمال کرنے سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں ہے واجب ہے کہ اس مسموم کا دماغ چھینک کے ذریعہ سے ہلایا جائے اور نکھپکنی کا ناس خواہ اور ادویہ معطسہ کا استعمال کیا جائے کہ علاج یہی اسباب سمیت کے دفع کرنے کے واسطے نہایت عمدہ اور بال مسموم کے موچنے وغیرہ سے اُکھیڑے جائیں اور کس وقت سونے نہ پائے اور بدن میں اس کے روغن ہائے گرم کی مالش کی جائے جیسے روغن قسط اور روغن سوسن اور سنگھانے میں جندبیدستر اور مسک کو اختیار کریں اور آبزن گرم میں بٹھائیں تا کہ تشنج سے امان حاصل ہو اور شدت خارش کی نہ ہونے پائے اور غذا میں شوربائے روغن دار اور مغز استخوان اور اقسام سموم کے اختیار کریں جوز مائل کو ہندی میں دھتورہ کہتے ہیں اس کے کھانے سے دوا اور سرخی دونوں آنکھوں میں عشاوہ یعنی آنکھوں میں پردہ سا پڑ جاتا ہے اور سکر یعنی مستی اور سبات یعنی پینکی پیدا ہوتی ہے اور ایک مثقال وزن دھتورہ اور قاتل ہے کہ ایک ہی دن میں کبھی قتل کرتا ہے خصوصاً ہندی دھتورہ کہ اس میں سمیت زیادہ ہوتی ہے اور قتل سے پہلے سرد پسینہ ٹھنڈی سانس عارض ہوتی ہے اور مثقال سے کم مثلاً نصف درہم یا اُس سے بھی کم فقط سبات اور سکر پیدا

کرتا ہے اور سوائے ضعیف اور ناتواں آدمیوں کے اقویا کو ہلاک نہیں کرتا ہے علاج اعظم علاج یہی ہے کہ بذریعہ نظروں اور پانی کے قے کرائیں تریاق دھتورہ کا روغن زرد ہے اور شراب بقدار کثیر ہمراہ فلفل اور عاقرقرحا اور حب الغار اور دارچینی اور جندبید ستر کے بھی اس کی سمیت سے نجات دیتی ہیں اور اطراف کو آب گرم میں رکھنا اور تمام بدن کو بذریعہ کپڑے اور روئی کے سنک کر گرم کرنا اور تدہین روغن بان اور قسط سے کرنی اور اور رنا اس کا خوب دوڑایا جائے اور پوری ریاضت کرائی جائے اور بعد دوڑانے اور ریاضت کے غذاہائے چرب اور شراب شیریں کا استعمال کرے اور جمیع علاج افیون کا استعمال کرے یبروج بیخ لفاح کو کہتے ہیں اور یابیرج بھی وہی ہے اس کے اعراض اور دھتورہ کے یکساں میں اور ایک حالت مثل لثیرغس کے اور کھجلی کزاز اور صمم یعنی کری پیدا ہوتی ہے۔ چھلکے اُس کے زیادہ سمیت رکھتے ہیں اور دانہ اس کے بھی قریب چھلکوں کے سمیت میں ہیں اور حرم اس کا بھی کبھی اثر پیدا کرتا ہے علاج اس کا دھتورہ اور افیون کے علاج سے قریب ہے اور واجب ہی افسنتین کو شراب میں ملاکر پلائیں۔ ایضاً فلفل حنیار بیدستر سداب خردل کو استعمال کریں اور سرکہ بھی ایسے لوگوں کو نافع ہے۔ اور جمیع محرورین کو بروقت استعمال مخدرات کے نافع ہے اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر بھی پر ضرور ہے انہیں دواؤں سے جو دھتورہ کے باب میں لکھی گئی ہیں اور زفت اور دھواں بجھی ہوئی بتی کا ناک میں پہنچائیں اور اُن کے سر دن پر سرکہ اور شراب اور روغن گل لگائیں اور اتنی مہلت نہ پائیں کہ سو جائیں بلکہ اگر نیند آئے خواہ اُونگھ پیدا ہو بال اکھیڑ اُکھیڑ کر پیدا اور متنبہ کئے جائیں اور چھینک لانے کی تدبیر اور انکھوں کی جڑوں کو چپکانے کے ذریعہ سے بیداری اُن پر طاری کرتے ہیں دروفیسون یہ بھی دوا از قسم مخارات کے ہے اور طبیعت بھنگ کی رکھتی ہے اور سکر پیدا کرتی ہے پہلے پہل اس سے متلی اور ہچکی اور مقص یعنی مڑوڑ پیدا ہوتا ہے اور ایک حالت مثل ابلاؤس کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی قے الدم بھی عارض ہوتی ہے اور اسہال

خونی بھی پیدا ہوتا ہے اور نجام کار میں غشی بھی پیدا ہوتی ہے اور سبات عارض ہو کر موت واقع ہوتی ہے درمیان چوتھے اور ساتویں دن کے لیکن موت سے پہلے دونوں ہاتھں میں خدر یعنی سن پیدا ہوتا ہے علاج اُسکا مشترک ہے یعنی اور محذرات کا علاج اس کا بھی علاج ہے۔ بنج یعنی بھنگ جو شخص بھنگ کا استعمال کرے اس کے اعضا میں استرخا اور زبان میں ورم اور منھ سے کف نکلتا ہے آنکھیں دونوں سرخ ہو جاتی ہیں اور دوا اور پردہ انکھوں میں پڑ جاتا ہے اور حنیق نفس پیدا ہوتا ہے کان بہرے ہو جاتے ہیں بدن میں کھجلی اور مسوڑھے میں اور سکر اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے کبھی عجیب عجیب قسم کی آواز بھی لگاتے ہیں اور گاتے ہیں کبھی گدھے کی بولی بولتے ہیں کبھی گھوڑوں کی طرح ہنہناتے ہیں کبھی کوے اور شتر مرغ کی آواز لگاتے ہیں اور کبھی بکری چرانے والے کی آواز خوہ زاغ اور ناقہ کی سی آواز لگاتے ہیں علاج بہت جلد پانی اور شہد اور شیر مادہ اور شیر نر اور شیر گوسپند بھی ہمراہ شہد کے پلائیں خواہ بدون شہد کے اور روغن زرد اور حب صنوبر شراب میں جوش دیکر ہمراہ زیت کے پلائیں اور نور صنوبر کا استعمال کریں ایضاً طبیخ شراب شیریں بمقدار کثیر ایضاً بصل مشوی یعنی پیاز بھنی اور تخم ترب اور خردل اور حرف اور تخم ڈھنگن اور جو دوا تیز اور حریف اس کا بھی استعمال کریں جس سے تقطیع کا فائدہ ہوتا ہو اور پیاز اور لسن اور مولی اور اس کے بیج کا بھی استعمال میفد ہے پھر بھی سرہ دو یطوس اور تریاق کبیر اور سنجر نیا وغیرہا ور تریاق افیون یعنی جو زیاق مخصوص افیون خوردہ کے علاج میں مذکور ہو چکا ہے اور اُن سے بہتر یہ ادویہ مزکورہ بالا نہیں ہیں اور قے کرانا علاج خاص اس کا ہے شوکران کے استعمال سے خناق اور بردا طراف اور تمدد شدید اور جیسے سانس گھٹتی ہے اور عشاوہ بصر ایسا کہ مطلق دکھائی نہیں دیتا ہے اور تخلیل بھی باطل ہوتی ہے اور بردا طراف پیدا ہوتا ہے اس کے بعد تشنج اور خناق پیدا ہو کر قتل کرتا ہے علاج پہلے حقنہ کا استعمال کریں اور قے کرایں اسہال پیدا کریں انہیں قواعد پر جیسا بیان ہوتا چلا آتا ہے شروع معالجہ حقنہ سے کریں اُس کے بعد

شراب خالص تھوڑی تھوڑی گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد پلائیں کہ یہ علاج نفع عظیم دیتا ہے اس کے بعد شیر مادہ گاؤ اور افسنتین کا استعمال اور فلفل ہمراہ شراب کے بھی اور اس طرح جندبیدستر اور سداب اور پودینہ اور ہینگ اور ورق غار لور حب الغار اور رب عنب بھی مفید ہے اور تریاق افیون جو ابھی مزکورہ ہو چکا ہے بھی بہت مفید ہے اور تخم اور ٹنگن اور انجدان قرومانامعیہ یہ سب چیزیں شراب کے اور طبیخ پوستہائے توت اور روغن بلسان ہمراہ دودھ کے نافع ہے واجب ہے کہ اس کے بطن اور معدہ پر ضماد آردگندم اور شراب کا کیپ کریں مکوئے محذر اور ردی۔ ایک قسم خاص کی مکو ہے اس کے استعمال سے تیرگی رنگ کی اور خشکی زبان اور ہچکی اور خونی قے جس میں بہت سا خون برآمد ہو اور نفث الدم اور اسہال بھی اور مخاطی عارض ہوتا ہے اور منہ کا مزہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے دودھ کا مزہ علاج اُن کا وہی علاج عام ہے اور شیو مادہ خر بھی پلانا چاہیۓ ہمراہ سہد کے اور شیر گوسپند ایضاً حلتیت ہمراہ انیسو کے اصداف یعنی سیپسیاں جمیع اقسام کی نافع ہیں اور سینہ مرغ پتہ کرکے کھلانا اور بادام تلخ کا استعمال بھی نافع ہے کشنیز تازہ جب کوئی شخص کشنیز تر زیادہ کھا جائے اور قریب نصف رطل کے کھا جائے خواہ آب کشنیز تازہ دفعتہً پی جائے اور قریب چار اوقیہ کے نوبت پہنچے اس کے پینے سے سدر اور دوار اور اختلاط عقل اور خلط صوت اور سبات اور ایک حالت مثل حالت سکر کے اور بدزبانی اور فحش بھی مثل مست کے پیدا ہوتی ہے اور دھنیا کی بو بھی اس کے منھ سے آتی ہے علاج واجب ہے کہ پہلے قے کرائیں خصوصاً روغن سوس ناور زیت سے خصوصاً روغن شبت کہ اس میں کس قدر بورق ملا ہو اور زردی بیضہ نمبر شت ہمراہ نمک اور فلفل کے اور شوربائے مرغ فربہ جس میں نمک زیادہ پڑا ہو اور مرچ سیاہ بھی پڑی ہو اور افسنتین اور دارچینی اور فلفل شراب میں ملا کر بھی ان کو مفید ہے اور آب شور اور میفتج اس سے بڑھ کر کوئی علاج نہیں ہے بزرقطون اسبغول کو کہتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں چھوٹی اور بڑی بہت سا اسبغول کھانے سے بھی سقوط قوت اور سقوط قبض

جائے حکیم نے کہا ہے کہ فوراً شوروہ پلانا چاہئے پس یہی اس کا علاج ہے بعض اطبا نے لکھا ہے کہ جنگلی نیولا پوست اور بوجھ سے پاک اور اصف کر کے نمک سود کریں اور بریاں کر کے ہمراہ دو مثقال شراب کے استعمال کریں۔ مجھے ایک تجربہ کار سے معلوم ہوا ہے کہ آدمی کا برابر بھی اس زہر کا تریاق ہے مقالہ دوسرا سموم حیوانی کے بیان میں جو دویات زہر دار کی چند قسمیں ہیں کسی کا گوشت زہر دار ہے اور تمام بدن اس کا کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کسی حیوان کا کوئی عضو خاص سم ہے اور کسی حیوان کے بدن کی ایک رطوبت خاص میں سمیت ہوتی ہے پھر ان تینوں کی دو دو قسمیں ہیں کوئی بنظر اپنے جوہر کے سمیت رکھتا ہے جیسے سڑے ہوئے گدھے کے مینڈک کا گوشت اور کسی کی بوجہ عارضے کے ہوتی ہے جیسے مک باردا اور شوائے مغموم یعنی کباب ایرمیں خراب ہوا باڈھانپ کر رکھا ہو کہ اس میں سڑاپن آجائے اور دودھ جو معدے میں بستہ ہو جائے جن حیوانات کے تمام اعضا سم قاتل ہیں اور یہ اثر ان کا جوہری ہے اور عارضی نہیں ہے اُن کی مثال جیسے چھپکلی اور ذرارتح اور مینڈک اور ارنب بحری اور خردوں ایک جانور برنگ گرگٹ کے رنگین ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مشابہ سوسمار کے ہے اور دوسری قسم جس کی سمیت عارضی ہوتی ہے جیسے مک باردا اور شوائے مغموم ذرارتح کا بیان تیز اور قتال ہوتے ہیں ان کے استعمال سے معض اور راو جھ میں درد خلاصہ یہ ہے کہ درد فم معدہ سے پیڑو تک پھیلا ہوا ہوتا ہے اور ورک اور گردہ اور شراسیف کے قرب بھی درد ہوتا ہے اور مثانہ میں تقرح ایسا ہوتا ہے کہ درد اور الم اور قضیب میں ورم پیدا کرتا ہے اور پیڑو اور اُس کے گرد کے مقامات بھی سوج جاتے ہیں اور اس ورم میں التہاب شدید ہوتا ہے پیشاب کا خطرہ معلوم ہوتا ہے اس وقت اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اور جب پیشاب کرنے کا ارادہ کرتا ہے یا تو قادر رار بول پر نہیں ہوتا اور یا تو خون کا پیشاب کرتا ہے اور گوشت کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے پیشاب کی طرف سے گرتے ہیں اور گرتے وقت پارہ ہائے گوشت خواہ خون کے پیشاب کرتے

عسر البول اور بول الدم خواہ بول برنگ بنفشہ اور درد معدہ اور قے بافراط زرد رنگ یا
خون کی قے اور یرقان اور کرب اور درد ایسا جس سے بے چینی زیادہ ہو اور اینٹھا
جائے یہ سب اعراض پیدا ہوتے ہیں جب اس قدر درد میں کمی ہو کہ اینٹھا وقوف
ہو جائے وہی وقت اس کی صحت اور نجات کا ہے اور سڑی مچھلی کا مزا اپنے منہ میں پاتا
ہے اور ڈکار میں بھی ایسی ہی بو آتی ہے اور نمکینی لیئے ہوئے اکثر جو شخص مرنے سے بچ
جاتا ہے مرض سل میں مبتلا ہوتا ہے علاج شیر گوسپند کا پلانا بہت نافع ہے اور رغر ماؤ خر بھی
اسی طرح اور شیر زنان جو پستان سے پلایا جائے اور شاخہائے تر و تازہ خبازی اور خطمی
ک اوپر کا پوست اتار کر اور شوربا سرطان نہری کا خاص کر کے اُس کے کھانے پر
قدرت اس کو ہوتی ہے اور باقی مایعات اور تر چیزوں کو نہیں کھا سکتا ہے اور قنفذ بریان
جو تازہ ہو خواہ اُس کا خون اور خوردون بحری اسے ناگوار معلوم نہیں دیتی ہے اُس میں
کس قدر رکھا تا ہے۔ ادویہ تو یہ سے فوتنج نہری جو گرم اور تازہ ہوا اور خوم غابی گرم اور
تازہ اور بول انسان بہت دنوں کا رکھا ہوا ریح بخور مریم بودن آٹھ ابولو سا ہمراہ شا
کے یا قطر ان کے بمقدار مذکورہ پلائی جائے خواہ بطور رطلا کے استعمال کی جائے اور
تھوڑی سی جز تو شراب میں ملا کر جب دوسرا دن ہیجان اعراض کا آ جائے اور کس قدر
سکون ہیجان میں پیدا ہو اس وقت خربق سیاہ اور سقمونیا اور غاریقون اور رب السوس
اور کتیر اسب کے سب چورن لیکر گولی بنائی مقدار شربت ایک درہم خواہ اس سے کس
قدر زیادہ ہمراہ جلاب کے استعمال کریں علامت صحت کی یہ ہے کہ مچھلی کے دیکھنے سے
اُچھل نہ پڑے بلکہ اس میں سے کس قدر رکھائے اور اگر مرض سل میں مبتلا ہو اُس کا
علاج خاص کرنا چاہئے۔ چھپکلی اور گرگٹ کا بیان چھپکلی کا گوشت زہر قاتل ہے کبھی
شراب میں چھپکلی گر کر مر جاتی ہے اور پاش پاش ہو جاتی ہے وہ شراب بھی زہر ہو جاتی
ہے اور جو اُس شراب کو پیتا ہے اس کو وجع الفوار بہت شدت کے ساتھ عارض ہوتا ہے
گرگٹ بھی اس طرح قاتل اور زہر ہے اور اُس کا بیضہ بھی سمیت رکھتا ہے حتی کہ بعض

دریائی کچھوے کے انڈے اور مینڈک فورنج کے ساتھ پختہ کی اہوا بھی نافع ہے گڈھون کے سبز مینڈک اور دریا کے سرخ مینڈک جو شخص ان کا استعمال کرے اُس کا رنگ تیرہ مائل بزردی ہو جاتا ہے اور بدن پر ورم بطور تربل کے پیدا ہوتا ہے یعنی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام بدن خون آلودہ ہو کر سوج گیا ہے اور حلق میں اور منھ میں سوزش پیدا ہوتی ہے اور سانس بدشواری آمد و رفت کرتی ہے آنکھ میں ظلمت اور تاریکی سر میں چکر اور دوار موںھ میں بدبو پیدا ہوتی ہے اور کبھی تشنج میں گرفتار ہوتے ہیں اور کبھی استداد اعضا میں اُن کے پیدا ہوتا ہے اور کبھیا سہال ذوسنطاریا اور متلی اور قے اور اختلاط عقل اور غشی عارض ہوتی ہے اور کبھی منی اور فضول اور قسم کے بلا ارادہ نکلتے ہیں اور اگر کوئی شخص ہلاک ہونے سے بچ بھی جاتا ہے دانت اُس کے ضرور گر جاتے ہیں علاج زیت اور گرم پانی سے قے کرائیں یا شراب المقدار سے قے کرائیں اور ریاضت کرائیں اور حمام میں لیجا کر عرق اور پسینہ نکالیں اور آب زن گرم کریں اور ادہان گرم کی تمریخ اور مالش کریں اور دوائے کرکم بھی نافع ہوتی ہے اور دوایا للک بھی نافع ہوتی ہے اور جو دوا ستسقا کو مفید ہوتی ہے انہیں بھی نافع ہے اور شراب کثیر القمدار ہمراہ تین درہم بیخ نے خواہ بانس کی جڑ کے بھی اور اس طرح سعد اور قصب الزریرہ شراب میں حل کر کے بھی مفید ہے زرد مینڈک کے کھانے سے اشتہائے طعام جاتی رہتی ہے اور ڈکار کھٹی پیدا ہوتی ہے اور فساد لوں اور متلی اور قے اور وجع الفواد ورم شکم اور دونوں سافون کا پیدا ہوتا ہے علاج اس کا تنقیہ اور تمام علاج فطر کا کریں قسم دوسری جن کی سمیت عارضی ہوتی ہے اور بنظر جوہر اور جسم کے اس میں سمیت نہیں ہوتی ہے پہلی مچھلی سرد خصوصاً اگر یہ مچھلی کسی ایسی جگہ رکھی جائے جہاں تری اور نمی ہو کہ اُس میں وہی اعراض خبیثہ پیدا ہوتے ہیں جو فطر میں پیدا ہوتے ہیں اور کبھی ایک دن خواہ دو دن تک کچھ اثر سمیت کا ظاہر نہیں ہوتا علاج اس کا تنقیہ اور تمام علاج فطر کا جو کچھ ہے وہی کرنا چاہئے۔

دوسرے کباب بسا ہوا اور گوشت بگڑا ہوا۔ واجب ہے کہ جب گوشت پکایا جائے اُس بند کر کے اور ڈھانپ کے نہ رکھیں بلکہ اتنی دیر تک کھلا رہنے دیں کہ اس کے بخارات نکل جائیں اور ہوا پہنچتی رہے اس لئے کہ اگر بند کر کے رکھیں گے زہر ہو جائے گا اور علامات ہیضہ کے عارض ہوں گے کرب اور روانی سکم وغیرہ اور کبھی اس کا کھانے والا دو دن خواہ ایک دن فاقد العقل ہو جاتا ہے اور کبھی اسے سبات عارض ہوتا ہے اور بعد ازاں ہلاک ہو جاتا ہے علاج قے کرائیں اور رمیہ اور مشوس اور شراب ریانی پلائیں ہمراہ عصارہ سفر جل کے اور عصارہ سیب کے اور گل مختوم بھی میف دہے اور بعد قے کے اس کا استعمال عمدہ ہے اور ہیضہ جو اس کے کھانے سے عارض ہو اس کا علاج خاص ہیضہ کے علاجس سے کرنا چاہئے جنس دوسری سموم حیوانیہ کی جن کے بعضا عضا میں سمیت ہوے تمام جس سمی نہیں ہے از انجملہ مرارات اور تلخہ ہائے حیوانات ہیں اور کنارہ یعنی لوگ بارہ سنگھے کی دم کی مرارہ افعی یہ ایسا زہر ہے کہ اگر بطریق مؤثر اس کا استعمال ہو اور جس طرح کے استعمال سے یہ مہلک ہوتا ہے اس طرح استعمال کیا جائے متواتر غشی پیدا ہو گی اور دوا بہت کم نفع کرے گی علاج اگر سودمند ہونے کی امید ہو پہلے قے کرائیں روغن زرد پلا کر اور مگر قے کراتے رہیں بہت جلد بعد قے کرانے کے زیاق اور مژ دیطوں کا استعمال کریں اور فادزہر دوائے جلیل الشان ہے اس کے واسطے اور مچھلی بھی اُس کی دوا ہے اور غشی پے در پے آنے لگے قطرہ قطرہ شراب اس کے حلق میں ٹپکائیں اور ماء اللحم چوزہائے مرغ کا تھوڑی سی مشک خواہ دوا رالملک ملا کر ٹپکائیں مرارت نمر یعنی چیتہ کا پتا جو شخص اُس کھائے مرہ سبز اُس کی قے میں برآمد ہوتا ہے خواہ مرہ زرد کی قے ہوتی ہے اور ایلوہ کی بُو اُس کی کی ناک میں آتی ہے اور اسی لیلوہ کا مزا اسکے منہ میں ہوتا ہے اور آنکھ میں زردی یرقان کی پیدا ہوتی ہے اور ان اعراض کے بعد مر جاتا ہے بچنے کی امید نہیں رہتی پھر اگر تین گھنٹے ٹھہر جائے اور نہ مرے امید حیات کی ہو گی علاج قے کرائیں جس طرح معلوم ہے اور

تریاق جو خاص اس کا ہے وہ بھی استعمال کریں وہ تریاق یہ ہے گل مختوم حب الغار ہر واحد ایک جزو نیپر مائیہ آہو چار جزو تخم سداب اور مرکی ہر واحد نصف جز رسب کو شہد میں ملا کر معجون بنائیں مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے اور باین ہمہ قے بھی کرائیں اور آب زن میں اس کے ریاحین اور خوشبو پھول داخل کریں دریائی کتہ کا تلخہ بعض اطبا نے کہا ہے جو شخص تلخہ کلب آبی کا استعمال کرے بقدر دانہ مسور کے سات دن کے اندر مر جائے گا علاج روغن گاؤ ہمراہ خطبا نا رومی کے اور دارچینی کے استعمال کریں اور پنیر مائیہ ارنب بھی اور تمریخ روغن خوشبو سے اور تلطیف تدبیر کرنی چاہئے فقط بارہ سنگھا کی دم کا کنارا جو شخص اس کو استعمال کرے ذرب شدید یعنی اسہال اور غشی عارض ہوتی ہے اور یہ سم قاتل ہے علاج پہلے قے کرانی چاہئے جیسا مزکور ہوا اور بہت ریہ ہے کہ روغن زرد پلا کر قے کرائیں اور روغن زرد میں کنجد اور پھٹکری ملی ہو اسکے بعد بندق اور پستہ اور ماہیر زبرج ملا کر واہ معجون ماہیز ہرج کھلائیں ہر روز بقدر ایک بندقہ کبیرہ کے اور اس کا استعمال ایک روز میں چار مرتبہ کرنا چاہئے جنس تیسری از قسم حیوانات کے یعنی سے طوبت کسی حیوان کے بدن کی جو سمی ہوتی ہے خون نرگاؤ کا تازہ جو شخص خون تازہ بیل کا پی جائے اس کو دوردلوزتین اور سرخی زبان اور ٹکڑے خون کے جمے ہوئے دانت اور مسوڑھے پر اور متلی شدید اور کرب اور اضطراب عارض ہوتا ہے اور کبھی دانتوں میں سڑاہن پیدا ہوتی ہے بعد اس کے خناق اور کزاز پیدا ہوتا ہے علاج بہت جلد حقنہ کرانے کی طرف متوجہ ہوں اور اسہال کی تدبیر کریں اور قے کرانے میں ایسے شخص کے خطرہ ہے کہ بعض اوقات ایسی شے برآمد ہوتی ہے جس کے دفع کرنے کی طاقت نہیں ہے اس وجہ سے خناق میں گرفتار ہو کر مر جاتا ہے اور جو دوا جمود خون میں نافع ہے جیسے انجیر خان اور ایسا نرم کہ اس میں دودھ بھرا ہوا اور تخم کرنب اور بیخ انجدان اور حلتیت اور بورا اور خاکستر چوب انجیر سرکہ ملا کر اور مرچ سیاہ سرکہ میں ڈال کر اور عصار برگ توت سر گل سرکہ میں اور بھی ساتھ سرکہ کے جب دواؤں کے استعمال سے

پے عارض ہوگی اور اگر مثانہ میں بستہ ہوگا اور اس طرح اگر اما میں بستہ ہوگا اُسے اعراض بھی انہیں اعراض مذکور کے قریب قریب ہیں ادویہ عامہ جمہود خون کے سب اقسام میں یکساں میفد ہیں اقحوان سپید اور اقوان احمر بھی ایسا ہی مفید ہے اور مفصل اور حاشا اور پنیر مایہ حیوانات مزکور بوزن متن الوجات خصوصا پنیر مایہ خرگوش کا اور انجیر کا دودھ اور تیز سرکہ اور حلپست اور آب خاکستر چوب انجیر سوختہ جومکرر بنایا جائے یہ ترکیب مارنور مد بالا ازانجملہ یہ دوا بھی عجیب النفع ہے کہ دودھ گوسپند کا بقول اطبا حرف میں تمام خون بستہ کو پگھلا دیتا ہے یا انجدان اور کبریت ہموزن لیکر سرکہ میں ملا کر پلائیں اور یہ دوائے جلیل ہے اور عجیب النفع ہے معدہ اور مثانہ کے خون بستر کا علاج کس قدر بیان اس کا کتاب سوم امراض جزئیہ میں ہو چکا ہے اور دونوں باب معدہ اور مثانہ کے امراض کو مقابلہ کر کے پھر دوبارہ یہاں کچھ زیادہ امور بیان کرنے میں پہلے اس مریض کو تا امکان قے کرانی لازم ہے اور عصارہ کرفس اور شہد کے ذریعہ سے قے کرائی جائے اور تریاق طین مختوم بھی اسے مفید ہوتا ہے اور قرلم سائید جو آب گرم میں پگھلائی گئی ہو بھی زیادہ نافع ہے اور یہ دوا بھی نافع ہے طین مختوم آٹھ درہم پنیر مائیہ خرگوش چھتیس درہم پنیر مایہ آہوان نیس درہم خطیانا چار درہم زراوحرج چار درہم تخم سداب بری چار درہم حلتیت چار درہم شہد میں طیار کریں مقدار شربت بقدر ایک کے آب گرم اور سکنجبین کے ہمراہ استعمال کریں۔ ایضاً خاکستر چوب انجیر دو درہم ہمراہ مغز ساق ارنب کے جو بمقدار ایک مثقال کے ہو اور مجھے گمان ہے کہ پنیر مایہ یہ ارنب سرکہ شراب میں بھگو کر پلائیں اور ملح اندرانی ہمراہ پنیر میاہ جدی کے کواہ ایک مثقال سرگین سگ کا استعمال کریں میں واسطے اس خون بستہ کے جو مثانہ میں منعقد ہوتا ہے تجویز کرتا ہوں کہ عصارہ برگ زریں درخت کا استعمال کیا جائے کہ اس میں ایک خاصیت ہے اور عجیب النفع ہے اس بارہ میں اور ہمیشہ استعمال سکنجبین اور تریاق اور مشرودیطوس اور مدرات قویہ اور برگ برنجاسف اور حلتیت اور عصارہ کرفس

اور تخم ترب کہ یہ سب سکنجبین میں ارسر کہ میں گھول کر دیا کریں اس لئے کہ دوا کے جید ہے خون بستہ کے علاج میں اس طرح مثقال قرونا آب گرم کے ساتھ خوا نصف مثقال حلتیت خواہ ایک مقدار شربت غاریقون سے اور سیسالیوس خواہ کس قدر پنیر مایہ خواہ ایک درہم حب بلسان یا دو درہم اطفار الطیب یا دو درہم عود قاروانیا کا استعمال کریں اور ادویہ مفتت حصات یعنی جنسے پتھری ٹوٹ کر ریزہ ہو جاتی ہے اس کا استعمال بھی ضرور ہے واہ مشروبات میں خواہ حقنہ میں خواہ طلا کے طور سے اور شانہ ٹورو غیرہ میں بقدر ایک نوات یعنی پانچ درہم یا دو روانگ یا تین مثقال خواہ نیم درہم کے نمک پسا ہوا پانی میں خواہ خاکستر چوب انگور کے پانی میں بھر کر استعمال پچکاری کا کریں اگر یہ تدبیرات کارگر نہ ہوں چاک کر کے کون بستہ کو مثل پتھری کے نکال لیں دودھ کا بستہ ہو معدہ میں کبھی معدہ میں کسی سبب سے دودھ بستہ ہو جاتا ہے خواہ بوجہ اس تعداد کے جو دودھ میں ہوتی ہے یا انفحہ ہمراہ دودھ کے پی جانے کی وجہ سے اور بعد دودھ کے منجد ہونے کے پسینا سرد اور غشی اور حمی اور لرزہ عارض ہوتا ہے اور اگر یہ انجماد بوجہ انفحہ کے عارض ہوا ہو نہایت ردی ہی اور بہت جلد خناق پیدا کرتا ہے معدہ میں دودھ کا بستہ ہوتا ایسا ہے جیسے خون کا معدہ میں بستہ ہونا اور اس سے بھی احوال ردی پیدا ہوتے ہیں جیسے خون کے بستہ ہونے سے پیدا ہوتے ہیں اور یہ بھی از قسم سموم کے ہے کہ بردتمام بدن کا اور صغر نبض اور اختناق جس سے ضیق النفس اور غشی پیدا ہو عارض ہوتا ہے اور کبھی اُس شخص کا پیٹ پھول جاتا ہے۔ جس کے معدہ میں دودھ بستہ ہو جائے علاج واجب ہے کہ دودھ کے پھاڑنے کی چیزوں سے پرہیز کریں جو معدہ میں دودھ کو پھاڑ دیتی ہیں جیسے نمکین چیزیں اس لئے کہ اس سے ثخن دودھ کا زیادہ ہوتا ہے مگر سرکہ تنہا خواہ پانی ملا اُسے ضرور پلائیں اور قوتنج خشک بوزن پانچ درہم کے اُسے پلائیں کہ عجیب النفع ہے اور فوراً شیر بستہ کو محلول کر دیتی ہے اور چونکہ قوت حلیل کی اس مین زیادہ ہے لبن حلیب کو جمود سے باز رکھتی ہے اس طرح انافح کا بھی استعمال بوزن ایک مثقال

کے کریں کہ یہ بھی سیر بستہ کو پگھلا دیتی ہیں یا بذریعہ قے کے اخراج اُس کا کردیتی ہیں خواہ اسہال کے ذریعہ سے اخراج کردیتی ہیں اور جو دوائیں معدہ کے خون بستہ کے واسطے اوپر لکھی گئی ہیں خصوصاً جو دوائے مرکب گل مختوم سے لیا ہوتی ہے اور دوائے انجدان اور دوائے کبریت خواہ دونوں برابر پلائی جائیں سرکہ میں اور آب خاکستر چوب انجیر بھی جب مکرر خاکستر ڈال کر قطیر کریں مقالہ تیسرا تدبیر عام نہش کی یعنی کاٹنے سے جانوروں کے جو زہر پیدا ہوتا ہے اُس کی تدبیر اور حشرات کے بھگانے کی تدبیر اور علاج لذع حیات کا علاج اور قسم حیات کا بیان ابتدائے قول نہوتن کے بیان میں قانون عام اس زہر کے علاج میں تقویت حرارت غریزی کی اور اس کو برانگیختہ کرنا مدافعت پر جیسا تریاق بھی فعل کرتی ہے اور لعبت بر یہ تا کہ سم کو علا دے اور بطرف خارج کے دفع کرے اور احشا کی تقویت کی مراعات بھی ضرور ہے اس کے بعد دفع کم اور ابطال اس کے فعل کا مشروبات اور اطلبہ کے سکریں جن اطلاؤں میں یہ اثر ہو خواہ بنظر اپنی طبیعت کے اس میں یہ اثر معروف ہو چنانچہ ہم آئندہ ذکر کریں گے اور بیشتر ان اعراض میں اور قسم کے اعراض بھی درپیش ہوجاتے ہیں مثلاً تقلیل رطوبات بدنی اس لئے کہ نفوذ سمیت کا اصلی اعضا میں بہ دقت اور دشواری ہوتا ہے یہ سبب اس کے کہ رطوبات میں نفوذ کرتی ہے جس وقت رطوبات کو پائے اور اس پر سوار ہو یعنی دخیل ہو اور کبھی اسی غرض سے فصد اور اسہال کرتے ہیں بہترین اوقات نصد کا وہ زمانہ ہے جب سمیت کا انتشار بدن میں محسوس ہوا اور جذب اس کا نہ ہوسکے خصوصاً جس کا بدن رطوبات اور سوادسے پر ہو کبھی ایک اور غض بھی پیدا ہوتی ہے کہ اخلاط کو حرکت کسی دوسری جہت میں جو مخالف جہت اعضائے رئیسہ کے ہو دینی پڑتی ہے پلانے کی دوائیں جو زہر بدن میں پھیلنے کے بعد استعمال کی جاتی ہیں یا تریاقات اور فادزہرات کلیہ میں یا تریاق اور فادزہر خاص ہر ایک سم کا جو ادویہ مضاد اور مخالف سم کے ہیں بنظر مزاج کے جیسے حلتیت جو عقرب کی سمیت کا مضاد ہے خواہ بالخاصیت

اُسے مفید ہے یا ایسی دوائیں جو سمیت کو بطرف خارج متوجہ کریں اس طرح کہ اخلاط میں حرکت دیں جس طرح سے ادویہ معرقہ یعنی پسینہ نکالنے والی دوائیں لیکن ایسی دوائیں جو اخلاط کو دور ہٹا دیں اور بطرف زہر کے متوجہ نہ ہونے دیں ایسی ادویہ مرکبات میں مثل ادویہ مسہلہ اور مقہ کے لسوع کے واسطے اور اس طرح مدرات کا حل ہے یا ادویہ ایسی ہیں جو محرک مواد ہیں کہ اعضائے رئیسہ سے دور ہٹا دیتی ہیں اور جو ماد حرکت میں آتا ہے اُسے دفع کر دیتی ہیں جیسے یہی ادویہ مسہلہ اور ملینہ اور مقیہ اور مادہ اور جو دوا عضو خاص پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہے اس میں چند اغراض ہوئے ہیں ایک تو یہ کہ نفوذ سم کو بدن میں منع کرے اور یہ بوجہ بندش رباط اور استواری بندش اطراف سے اور نیند کے روکنے سے حاصل ہوتی ہے اس لئے کہ ایسی تدبیر کے بعد حرارت غریزی کو باہر کی طرف حرکت پیدا ہوتی ہے اس وجہ سے مدافعت سمیت کی کرتی ہے اور از یں قلیل عضو ملسوع کو کاٹ ڈالنا یا اُن داؤں سے کا مکوئی ہیں اور داغ دینے میں استعمال کی جاتی ہیں اور جو اسباب جذب ک ہین اور اس وجہ سے قابض چیزیں مضر ہوتی ہیں اس لئے جو دوا زہر کو بطرف خارج کے جزب کرتی ہے اور اندر کی طرف نفوذ کرنے کو منع کرتی ہے اس سے زیادہ کوئی چیز نافع نہیں ہے خصوصاً یہ دوائے جاذب اس وقت زیادہ مفید ہوتی ہے کہ ابھی تک زہر کی سمیت منتشر نہ ہوئی ہو از یں قبیل محاجم کا استعمال ہے اور کبھی احتیاج شرط کی بھی ہوتی ہے اگر زہر اندر کی طرف ساری ہو گیا ہو اور اگر ابھی نہ پہنچا ہو مگر پہنچے کے طریقہ میں ہو اس وقت فقط جونک کا استعمال کافی ہوتا ہے اور فقط چوس لینے سے بھی جب تک زہر کاٹنے کا جلد میں ہے نکل جاتا ہے اور فقط یہی تدبیر کافی ہو جاتی ہے لیکن جو شخص زہر کو چسے لازم ہے کہ وہ فاقہ سے نہ ہو بلکہ کس قدر کچھ کھا چکا ہو اور منہ اپنا دھو چکا ہو اور اس کے دانت جن سڑی ہوئی بوئے بدنہ آتی ہو اور شرار یحانی س کلیان کرلے اور کس قدر شراب پی لے اور منہ میں روغن گل اور روغن بنفشہ تھوڑا سا بھر لے اور اگر اس کے منہ میں اور کسی قسم کی آفت عارض ہوتا

خیر کرے اور پہلے اسکے دفع کی تدبیر کرے اور س قدر چوستا جائے اتنا تھوتا جائے دوائیں لسع کے واسطے وہی تجویز ہوتی ہیں جو پسینہ نکالیں اور سرخی پیدا کریں اور جاذب ہوں اگر طلا استعمال کی جائیں اور بقول جالینوس جو ادویہ جاذب کم ہوں اُن کا جذبہ کبھی تو بقوت مسخنہ ہوتا ہے اور کبھی بہ نسبت مشا کات کہ اپنی ہم صورت کو جذب کرتے ہیں جیسی متاح کی چربی متاح کے کاٹنے کو مفید ہوتی ہے اور گوشت سانپ کا سر اور دم کاٹ کر مارگزیدہ کو مفید ہوتا ہے اور سمیت کو جذب کرتا ہے نا بعض ادویہ سمی دفع سموم کا کردتی ہیں لیکن ان کا اثر ضعیف ہوتا ہے اور شاید ایسی دوا کا مزاج دریان مزاج سم اور مزاج بدن کے بین بین ہوتا ہے اور اس دعوے میں خواہ ثبوت میں اس دعوے کے حکیم طبعی کو بحث اور محض کرنی چاہئے اور وہی اس کی استواری اور نادرستی دریافت کرسکتا ہے اور طبیب اگر بہت سے ایسے امور دریافت نہ کرسکے کچھ اُسے بنظر فن خاص کے مضر نہیں ہے اکثر نطول جاذب ایسے بھی ہوتے ہی جیسے قرصہ خواہ آبلہ پڑ جاتا ہے پس واجب ہے کہ جو چیز اس میں ایسی ہو وہ گرادی جائے یہی شرط دوائے طلا کی ہے اور ایک شرط یہ بھی ہے کہ طبیعت ہم کو کسی طرح کا احالہ اور تبدل ضرور حاصل کردے یا تو رطوبت کو منجمد کردے تا کہ اثر زہر کا پھیل نہ سکے جیسے بیخ سیروج کی یہی خاصیت ہے یا احراق سمیت کردے جیسے داغ دینے سے رگ کی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اگر زیت اور زفت کے ذریعہ سے خصوصاً زفت پگھلایا ہوا کہ اس سے داغ دینا طریقہ اہل مصر کا ہے خواہ کوئی خاصیت مخالف زہر کی خاصیت کے اس دوا میں ایسی ہو کہ مزاج سم کو متغیر کردے خواہ کیفیت حرارت اور برودت بین نفاذ کی وجہ سے سمیت کو تبدیل پیدا ہوا گر ابتدا میں ادویہ جاذبہ خواہ تراکیب جاذبہ کا استعمال کیا جائے اور کس قدر اثر ظاہر ہو کہ نفع میں پیدا نہ ہو اور آثار سمیت کے زیاد ظاہر ہوں اور امر عظیم ہو گرو اگر و مقام لسع کے کاٹ ڈالنا چاہئے اور تمام گوشت جس قدر ہڈی تک ہے سب کا سب نکال ڈالنا چاہئے اور اگر خوف سمیت کا اس سے بھی زیادہ ہو پہلے عضو مذکور

اور رائحہ کبریت اور کبیر کی پتی سے بھی بھاگ جاتے ہیں ہمارے ملک میں ایک گھاس ہے کہ اس کا نا کیوانہ یعنی حشیشتہ البراغیث ہے جس وقت اسے بچھونوں پر رکھیں کھٹمل بے ہوش ہو جاتے ہیں اور اُن میں تخدیر پیدا ہوتی اور پھر زندہ نہیں رہتے پسو اور مچھر کے بھگانے کی تدابیر انگیٹھی میں برادہ چوب صنوبر کو سلگائیں خواہ قلقدلیس کو خواہ کلونجی کو سلگائیں اور بہتر یہ ہے کہ سب کو یکجا کرکے سلگائیں اس طرح خشک آس اور کبریت اور مقل اور شوکہ منتہ جس کا نام قولوں ہے اور اخشابقر اور حرمل ان سب کی دھونی دیں اور بچھونے پر رکھیں اور بورق السر دجوز سرو کا استعمال کریں اگر مکان کو طبیخ اصل ترمس سے چھڑکیں نفع کریگا یا طبیخ کلونجی کا یا جوساندہ حرمل یا جوشاندہ افنتین خوا جوشاندہ سداب نیولے کے بھگانے کی تدبیر یہ ہے کہ سداب کی بو سے بھاگ جاتا ہے چوہے کا بھگانا اور مار ڈالنا اس کی تدبیر یہ ہے کہ مرداسنگ اور خربق سے مرجاتا ہے ایضاً خربق اور بزرالبنج اس طرح بیخ کرنب بھی اس کی قاتل ہے اور خبث الحدید اور زعفران الحدید اور لصبل الفار اور سک سے اگر نر چوہے کی کھال نکال کر کسی گھر میں ڈال دیں خواہ موش نو کر خصی کرکے یا اس کی دم کاٹ کر چھوڑ دیں جب بھی بھاگ جاتا ہے لیکن کھال اُدھیڑ کے ڈالنا بہت اچھا ہے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک چوہے کو دوڑے سے صوف وغیرہ کے پاؤں باندھ کر اگر کسی گھر میں چھوڑ دیں جتنے چوہے اس گھر میں ہیں سب بھاگ جائیں گے اور مجھے اس میں تردد ہے چیونٹی کے بھگانے کی تدبیر چیونٹی کے سوراخ پر اگر قطران کو رکھیں بھاگ جائیں گی اس طرح مقناطیس اور تلخہ گاؤ سے اور اس طرح زفت اور حلتیت سے اور خود چیونٹی کو بطور دھونی کے اگر سلگائیں اس کے دھوئیں سے بھی بھاگ جاتی ہیں۔ مکھی کے بھگانے کی تدبیر ہرتال کو دودھ میں ملا کر رکھیں اس کے پینے سے مکھیاں مرجاتی ہیں اور ہرتال کے دھوئیں سے بھی اور کندر کے دھوئیں سے اور طبیخ خربق سیاہ سے بھی مرجاتی ہیں شہد کی مکھی اور بھنورہ کے بھگانے کی تدبیر۔ گندھک کے دھوئیں سے اور لہسن س بھاگ جاتی ہیں اور

جو شخص اپنے بدن میں خطمی کا ضماد لگائے اس کے پاس نہیں جاتی ہے خواہ عصارہ خبازی اور زیت کو ملے کیکڑے کے بھگانے کی تدبیر بنا بر قول ارباب تجربہ کے چنار کی دھونی سے اور خصوصاً برگ چنار کے دھوئیں سے بھاگ جاتا ہ دیمک کے بھگانے کی تدبیر جس گھر میں ہدہد کا آشیانہ ہو خواہ اور کس طرح رہتا ہو وہاں دیمک نہیں رہتی ہے اور تفتیر اور تدخین اعضائے ہدہد اور اس کے پر کی دیمک کو قتل کرتی ہے جیسا اہل تجربہ کہتے ہیں سوس کے نکالنے کی تدبیر۔ کپڑوں میں جو کیڑا لگتا ہے اگر افسنتین کپڑے میں رکھیں تو کیڑا نہ لگے گا اس طرح فودنج اور اس طرح پوست اترج کا یہی فائدہ ہے اقسام سانپ کے جو لوگ سانپ پکڑ لیتے ہیں اور جن کا فن یہی ہے کہ سانپوں کا حال اور ان کے طائع سے خوب واقف ہوتے ہیں انہوں نے سانپ کی تین قسمیں کی ہیں ایک تو وہ قسم ہے کہ اس میں حدت زیادہ ہے اور بعد کاٹنے کے تین گھنٹے سے زیادہ مہلت نہیں دیتا ہے اس کے کاٹنے کا کچھ علاج نہیں ہے اور اسی میں اصم یعنی بجا گر اور اصلات داخل ہے اور اس میں سوائے عضو کے کاٹنے کے اور کچھ نفع نہیں دیتا ہے اور خواہ بہت گہرا داغ لگائیں جو ندرتک پہنچ جائے اور سمیت کو جلا دے اور ریچاری سمیت کے پھیلنے کی تنگ کرے کبھی اس کے علاج میں بعد اس تدبیر مذکورہ بالا کے مچھلی خوب پیٹ بھر کے کھلا کرتے کراتے ہیں اس کے لع دمعالجات اور قسم کے کرتے ہیں اور اگر سانپ کمزور ہو اور زیادہ سمیت اس میں نہ ہو فقط بندش مقام لسع کی کافی ہوتی ہے اس کے بعد اور سب علاج مشترک سے تدبیر کرتے ہیں دوسری قسم سانپ کی ضعیف الاثر ہے اور کمتر اس کے کاٹنے سے موت واقع ہوتی ہے اور تیسری قسم درمیانی ہے کہ تین روز یا سات روز تک اطبا کہتے ہیں کہ جنگلی اژدہا خواہ اور بڑے بڑے سانپ جو خبیث اور زیادہ ردی اس سمیت ہوتے ہیں ان کا علاج فقط اس جگہ کیا جاتا ہے جہاں زخم کاٹنے سے پڑ گیا ہے اور سمیت کے لحاظ سے تریاقی علاج نہیں کیا جاتا ہے اہل تجربہ نے کہا ہے کہ پہلا طبقہ جو شدید الردارت ہے اس کے بھی چند اقسام ہیں ایک قسم

کا نام ملکر ہے اور یونانی میں اسے باسلیقوس کہتے ہیں اس کی سمیت کا یہ حال ہے کہ جس کی طرف دیکھے خواہ جو شخص اس کی آواز سنے فوراً مر جائے ایک قسم وہ ہے جس کا نام خطاف ہے اس کا رنگ مشابہ خطاف یعنی ثپرہ کے ہوتا ہے اور طول قریب ایک ذراع کے ہوتا ہے اور دو گھنٹے پہلے سے قتل کرتا ہے خواہ وہ سانپ جس کا نام امقلیس خشک ہے کہ اس کی جلد ظاہری نہایت درجہ خشک اور کھری ہوتی ہے اور لانبا تین ہاتھ سے پانچ ہاتھ تک ہوتا ہے اور رنگ اس کا خاکستری خواہ مائل بہ زردی ہوتا ہے آنکھیں اس کی زیادہ چمکتی ہوئی ہوتی ہیں اور دو گھنٹے سے تین گھنٹے تک قتل کرتا ہے انہیں اقسام میں سے ایک وہ بھی سانپ ہے جس کا نام بڑاقہ ہے اس کو قدرت ہے کہ اپنے کف دہن کو تھوکے اور دانت کو ایک دوسرے سے چوس کر لعاب دہن کو کسی شخص پر ڈالے اور جس پر یہ تھوک پڑتا ہے مر جاتا ہے خواہ جو شخص اس کے تھوک کی بو سے کس قدر اس کے دماغ میں چڑھ جاتی ہے وہ بھی مر جاتا ہے اور طول اس کا دو ہاتھ تک ہوتا ہے اس کا رنگ بھی خاکستری مائل بزردی ہوتا ہے اور جسی کاٹا ہے وہ بھی مر جاتا ہے قبل ازاں کہ مقام لسع میں درد پیدا ہوں اقسام کا زکر کتب طبیہ میں اس غرض سے نہیں کرتے ہیں کہ اُن کے علاج کی کوئی تدبیر بیان ہو اور اُن کے کاٹے ہوئے کے بچنے کی امید ہو ہاں یہ غرض تو ضرور ہوتی ہ کہ ان اقسام کی شناخت ہر شخص کو ہو جائے کہ اُس سے احتراز کرے۔ اور شاید کبھی وہ علاج جو اوپر مذکور ہوا ہے شاذ و نادر نافع بھی ہو جاتا ہے۔ صم مقعصہ یعنی جو سانپ گونگا اور فی الفور مہلک ہے اس کے بھی چند اقسام ہیں اور حدود مصری بکثرت ہوتے ہیں اور کبھی بعض اقسام میں دو زیادتی بطور شاخ اور سینگھ کے ہوتی ہیں اور رنگ اس کے مختلف ہوتے ہیں سپید اور سرخ اور شقر اعسلیہ اور خاکستری اور کبھی خلقت اس کی سانپ کی سی ہوتی ہے اور کبھی بعض اقسام کے واسطے دندانہ مثل صنعابر یعنی قبضہ سپر کے ہوتے ہیں اژدہے جو قاتل ہیں فی الحال وہ بھی اسی طبقہ میں داخل ہیں اور دوسرا طبقہ افاعی وغیرہ کا بھی مختلف ہوتا ہے بعض ان میں سے

افاعی اصلیہ ہوتے ہیں اور بعض افاعی بلوطیہ یعنی بشکل بلوط اور بعض افاعی معطشہ یعنی پیاس لگانے اسلے ہوتے ہیں اور بھی بہت سے اقسا اس طبقہ میں ہیں جس کا ہم بیان کریں گے کبھی سانپوں کو اختلاف بھی عارض ہوتا ہے لیکن نوع میں اختلاف ہوتا ہے نر میں دانت کم ہوتے ہیں اور زہر زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور بعض سپسر ے کی یہ رائے ہے کہ مادہ ہی زیادہ بری ہے کہ اس کے دانت زیادہ ہیں اور بلحاظ عمر اور سن کے بھی اختلاف ہوتا ہے جوان سانپ بہ نسبت سن کے زیادہ برا ہے اور بنظر خباثت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ بڑا سانپ زیادہ برا ہے بہ نسبت چھوٹے کے اگر ایک ایک ہی قسم کے دونوں ہوں اور بنظر مکان اور جائے سکونت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً جو سانپ ٹیلے اور پہاڑوں پر رہتے ہیں اُن کی سمیت زیادہ ہے بہ نسبت ان کے جو سر رزمین اور ترائی میں خواہ پانی میں رہتے ہیں کبھی بنظر بھوک اور سیری کے بھی سمیت میں سانپ کے اختلاف پیدا ہوتا ہے بھوکھا سانپ زیادہ زہردار ہوتا ہے بہ نسبت سیر کے کبھی بنظر انفعالات نفسانی کے اختلاف ہوتا ہے جیسے غصہ ور سانپ اگر حالت غضب میں کاٹ کھائے زیادہ برا ہے بہ نسبت اس کے کہ وہی سانپ خواہ اسی قسم کا دوسرا بدن حالت غیظ کے کاٹے زمانہ اور فصول کی رہ سے سمیت میں اختلاف پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ گرمیوں کی فصل میں سمیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت جاڑوں کے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک ہی قسم کا سانپ جو زیادہ لانبا اور موٹا ہو اس کی سمیت زیادہ ہوتی ہے بعض لوگوں کو گمان فاسد ایسا ہوا ہے کہ سانپ کا زہر بارد ہے جیسے افیون وغیرہ حالانکہ یہ گمان محض غلط ہے اور جو سردی مارگزیدہ کو لاحق ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حار غریزی یعنی روح بوجہ مضادت اور مخالفت تاثیر سم کے فوت ہو جاتی ہے اور اُسی کی بقا سے حرارت بدن میں ہے لہذا بعد فنائے حرارت غریزی کے برد اور سردی محسوس ہوتی ہے حار غیزی کے انتشار سے تمام بدن میں حرارت پھیلتی ہے اور جب یہ حرارت بدن میں نہ رہے اور قلب میں کس قدر خفیف گرمی رہے کچھ ضرور نہیں کہ اطراف بدن

سے ایک تیر کے پٹے تک جو آدمی خواہ جانور سنے مرجاتا ہے اور جس شخص پر دور سے اس کی آنکھ کا آثر پہنچے وہ بھی مرجاتا ہے اور اتنی تیزی اس میں ہے کہ جو شخص اس کی طرف دیکھے جو بھی مرجاتا ہے جسے یہ سانپ کاٹے اس کا بدن پگھل جاتا ہے اور پھول کر صدید اور پانی بدبو اس کے بدن سے جاری ہوتا ہے اور بعدازاں مرجاتا ہے اور جو اس میت کے قرب جائے وہ بھی مرجاتا ہے اور کمتر اسکے جوار اور قرب کے ضرر سے نجات پاتا ہے ہاں اگر کسی عصار اور چھڑی وغیرہ سے اُس کو ہٹائے خواہ چھوئے البتہ کمتر مضرت پہنچتی ہے اور یہ بھی مشاہدہ میں آیا ہے کہ ایک سوار نے اپنے نیزے سے اُس سانپ کو مس کیا سوار مع گھوڑے کے مرگیا اور گھوڑے کی تھوتھنی میں اس نے کاٹا گھوڑا اور سوار دونوں مرگئے۔ یہ سانپ بلاد ترک اور توبیہ میں اکثر پیدا ہوتا ہے علامت ملکہ یا بجا گر سانپ کے کاٹنے کی آدمی خود بخود بغیر کسی سبب ظاہر کے مرجائے خصوصاً اگر ایسی جگہ پر مرے جہاں اُس سانپ کے رہنے کا یقین ہو اور ہرگز اس کے کاٹنے کا علاج نہیں ہے۔

حرمان کا بیان حرمان کا ذکر ہم نے یا ہے اور کہا ہے کہ اُس کے صفات قریب ملکہ کے ہیں کہ وہ سیدھا نہیں چلتا اور رفقط کاٹنے کے ذریعہ سے وہ قتل نہیں کرتا ہے بلکہ دیکھنے اور صفیر کے سنانے سے بھی قتل کرتا ہے اور جس حیوان کو یہ سانپ کاٹتا ہے اس کا گوشت مہرہ ہوکر رہ جاتا ہے اور مرجاتا ہے اور جو حیوان اس کے قریب جاتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن ارباب تجربہ نے اس کا قد خلاف قد ملکہ کے لکھا ہے اور گمان کیا ہے کہ ایک ذراع سے ڈیڑھ ذراع تک لابنا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حرمان کے کاٹے ہوئے کو کوئی علاج نفع نہیں کرتا ہے اور کس قدر جو دوا نفع کرتی ہے اور وہ یہی ہے کہ تخم خشخاش دو درہم تک اور جند بیدستر بھی اس قدر وہ بھی مفید ہے اس کا مشاہدہ ایک قوم نے کیا ہے علامات کاٹنے اس سانپ کے جس کا نام خطاف ہے اور یہ سانپ صم کی قسم میں ہے۔ جس کی یہ سانپ کاٹتا ہے اُسے ہچکی اور تغیر لون اور خدر اور

برد اعضا اور سبات اور پلکوں کا بند ہونا اور شدت خفقان بھی اس کو بالخصوص عارض ہوتا ہے اور درد بھی بہت زیادہ ہوتا ہے اور علاج اس شخص کا وہی ہے جو علاج بجاگر کا ہے اور اُسے ہم بیان کر چکے ہیں علامات اس سانپ کے کاٹنے کی جس کا نام اسقیوس ہے اور یہ بھی بجاگر کی قسم میں ہے یہ سانپ جسے کاٹے اس پر وہی اعراض طاری ہوتے ہیں جو حظاف نامی سانپ کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں کہ رنگ اس کا متغیر ہوتا ہے اور بدن میں سن پیدا ہوتا ہے اور ہچکی زیادہ آتی ہے اور اعضائے بدن سرد ہو جاتے ہیں اور پلکیں بند ہو کر خشکی اُن میں پیدا ہوتی ہے علاج اس وہی ہے جو صم کا علاج ہے بزاقہ اور اسقلیوس کے کاٹنے کا بیان جس کو یہ دونوں سانپ کاٹتے ہیں وہ شخص بحس و حرکت بحالت سکوت مبتلا ہوتا ہے اور یہ کیفیت اُس کی بعد اُن احوال کے ہوتی ہے جو اسقیوس کے باب میں مذکور ہوئے ہیں اور جمائی پے در پے آتی ہے اور آنکھوں کے بند ہونے کی نوبت پہنچتی ہے اور گردن اینٹھنے لگتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے نبض کا انتظام بالکل باطل ہو جاتا ہے اور درد کا احساس اسے نہیں ہوتا ہے اور کبھی ابتدا میں ایسا درد جس سے قے پیدا ہو محسوس ہوتا ہے جو اس کے پاس موجود ہوتا ہے اُسے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی اُنگلی حلق میں ڈالتا ہے تاکہ قے ہو جائے اور بعض ارباب تجربہ نے ذکر کیا ہے کہ اسقلیوس اپنا سر اُٹھا کر زہر تھوکتا ہے اب مجھے یہ بخوبی معلوم نہیں ہے کہ یہ قسم وہی ہے جس کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں یا اینکہ یہ دوسری قسم ہے اور بصافات کی قسم میں داخل ہے لیکن اس تجربہ کار نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس کے کاٹنے کا مقام اس قدر ہوتا ہے جیسے سوئی چبھ گئی اور اس جگہ ورم نہیں ہوتا ہے اور تھوڑا تھوڑا سا خون سیاہ اُس سے بہتا ہے اور غشاوہ چشم بھی اُس شخص کو عارض ہوتا ہے جس کو یہ کاٹے اور اوجھ اور فم معدہ میں درد پہلے پیدا ہوتا ہے اس کے بعد تعمیس بصر اور سبات پیدا ہوتا ہے اور ایک روز کی تہائی یعنی تخمیناً آٹھ گھنٹے سے زیادہ زندہ نہیں رہتا ہے علاج اس کا وہی ہے جو صم کا علاج مذکور ہو مقرنہ کا بیان یہ بھی صم کی ایک قسم ہے طول میں ایک ذراع سے لیکر

وفوراع تک ہوتا ہے اس کے سر پر دو بلندی مثل دو سینگھ کے ہوتی ہے اور اس کے بدن رنگ مثل ریگ کے ہوتا ہے اور اس کے پیٹ پر فلوس خشک اور سخت ہوتے ہیں چلتے وقت آواز کھڑ کھڑ کی پیدا ہوتی ہے اور دانت اس کے برابر اور سیدھے ہوتے ہیں ترچھے نہیں ہوتے اور اکثر ریگستان میں پیا ہوتا ہے ایک قوم نے کہا ہے اس میں ایک قسم وہ بھی ہے جسے قصیرہ کہتے ہیں اور قصیرہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے قرن چھوٹے ہوتے ہیں اور چھوٹے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کس قدر ٹوٹ کر گر جاتے ہیں اور اس کے بھی چند اقسام ہیں چھوٹے اور صغیر اور دونوں طرف کے جبڑے اس کے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور اس وجہ سے اس لحیانہ بھی کہتے ہیں علامت اس کے کاٹنے کی۔ ایسی چبھن مقام لسع پر ہوتی ہے جیسے سوئی کسی نے گڑ دی ہے خواہ ایک کیل چھوتی کسی نے گاڑی ہے اور گڑ کر جم گئی ہے اور تمام بدن اس کا گران اور بھاری ہو جاتا ہے اور دونوں پپوٹے سوج جاتے ہیں اور دوران ظلمت بصر اور ذہاب عقل پیدا ہوتی ہے علاج اس کا بھی صم کا علاج ہے اور خاص علاج اس کا یہ ہے کہ تخم ترب ہمراہ شراب کے پلایا جائے اور خصوصاً اگر قے یہ دوا پلا کر کرائی جائے بہت عمدہ ہے اور قے ہو جانے کے بعد زیرۂ ہندی اور سمسم بھی نافع ہوتی ہے شراب پلا کر اور جند بیدستر ہمراہ شراب کے اور فونج بری ہمراہ شراب اور تخم ترب کے عجیب النفع ہے اور کاٹنے کی جگہ پر نمک سائیدہ ہمراہ قطران کے اور پیاز سرکہ میں کوئی ہوئی نافع ہے اُس سانپ کا بیان جس کا نام اودریس اور کدوسوذ روس ہے۔ یہ سانپ اگر پانی میں پایا جائے اہل یونان اس کو اوزروس کہتے ہیں اور اگر خشکی میں پایا جائے اس کا نام کدوسوذ روس ہے اور اصلہ صم سے یہ چھوٹا ہوتا ہے اور اس سے اس کی گردن بھی چوڑی ہوتی ہے اور اس کا شر اور ضرر بھی نسبت اس کے زیادہ ہوتا ہے اور جہاں کاٹتا ہے اس جگہ درد شدید پیدا ہوتا ہے اور التہاب اور سوزش بھی پیدا ہوتی ہے بعد ازاں وہ مقام سبز ہو جاتا ہے اور سڑ جاتا ہے اور جسے کاٹے اس کو دوران اور قے بد بو صفرادی اور حرکت غیر منظم اور ضعف

قوت عارض ہوتا ہے اور اکثر اوقات تین گھنٹے کے اندر وہ شخص مر جاتا ہے اور تین گھنٹے سے زیادہ گزرنے نہیں پاتے اور اگر بوجہ اس کے کہ دریائی قسم میں زہر کم ہوتا ہے کوئی شخص بچ جائے خواہ اس جوہ سے کہ ملسوع کا مزاج قوی ہو اس پر اثر زیادہ نہیں ہوتا۔ پھر بھی امراض ایسے لاحق ہوں گے کہ ان سے اچھا ہونا اس کا دشوار ہو گا علاج پہلے علاج عام سے معالجہ کریں اور خاص معالجہ اس کا ایک یہ ہے کہ جوز السرد پاک کی اہوا اور حب الآس ہر ایک بوزن ایک درخمی ہمراہ ماء العسل کے خواہ ہمراہ شراب کے استعمال کریں اس طرح زراوند دودرہم ہمراہ شراب کے یا ہمراہ سرکہ کے جس میں پانی ملا ہو اس طرح عصارہ مغز اسیون بھی مفید ہے اور ضماد چونہ اور زیت اور فونج کوہی کا اور پوست بیخ بلوط وغیرہ تنہا ایک ایک جز وخواہ سب کو ملا کر اور نیز آرد جو ملا کر کریں۔

آذریس کا بیان۔ میں آذریس کا ذکر اس مقام پر اس لحاظ سے کرتا ہوں کہ کہ مجھے شبہ اس بات کا ہے کہ آذریوس اور اذریس میں کچھ فرق ہے یا دونوں ایکقسم ہیں اور وجہ اشتباہ کی یہ ہے کہ نساخ اور کاتبوں کا تصرف ان دونوں لفظ میں ایسا ہوا ہے جیسے اور الفاظ یونانی میں اس طرح ہو جاتا لیکن می نے جس کتاب سے یہ مقام لکھا ہیاس کے مصنف نے اس کے کاتنے کے چند اعراض اور بھی ذکر کیے ہیں اس مصنف نے کہا ہے کہ اس کے کاٹنے سے جراحت پیدا ہوتی ہے اور زخم چوڑا ہوتا ہے اور رنگ تیرہ ہو جاتا ہے اور اس مقام سے رطوبت سیاہ بکثرت نکلتی ہے جو بدبو اور متعفن ہوتی ہے اور علاج ان لوگوں کا بہت دیر میں منج ہوتا ہے اور علاج میں دشواری بھی واقع ہوتی ہے ب مناسب ہے کہ اس مقام میں کوئی اور شص نامل اور نظر کرے اور اس کی تحقیق کر کے لکھے تا کہ اشتباہ برطرف ہو جائے اور اس کی اصلی کیفیت کو پہچان لے اب ہم طبقہ ثانیہ کی طرف منتقل ہو کر بیان اُن کا بہ تفصیل کرتے ہیں اور جتنے امور متعلق بہ لسع ہیں انہیں مشروحا بیان کرتے ہیں بیان عام لسع افاعی اور اس کی احکام کا بدترین افاعی اور بدترین اژدہے کی وہی قسم ہے جو نر ہے اور مادہ بہ نسبت نر کے اسلم ہے اور مادہ کا

اگر تو م بہم نہ پہنچے اطبانے ذکر کیا ہے کہ اہل یعنی گوزن برشتہ اگر کھلائیں فوراً مفید ہوتا ہے حرمل بھی ایسی دوا ہے جو سانپ کے کاٹنے سے نجات دیتی ہے اس طرح لب حب اترج کا خاص تریاق سانپ کے کاٹنے کا جو قوی الاثر تریاق ہے ایک یہ ہے انسیوں اکسوفافن یعنی بائیس درہم فلفل چار درمی پوست زراوند مدحرج جند بیدستر ہر واحد ایک درخمی بذریعہ طلا یعنی دوشباب انگور مطبوخ سے معجون کریں مقدار شرت بقدر ایک جوزہ کے ایضاً مرمکی جند بیدستر فلفل زرنیخ امر ہر ایک ایک درہم تخم مثبہ دواوقیہ طلا کے ذریعہ سے معجون کریں۔ ایضاً تخم خندتوقی زراوند مدرج سداب بری اور وہ حرمل نہیں ہے جیسا بعض لوگوں نے بغلط گمان کیا ہے بلکہ وہ خود سداب کی ایک قسم خاص ہے واجب ہے کہ مسکہ بکثرت کھلائیں اور خصوصاً رنا مکھن کہ اکثر فقط اسی کے استعمال سے شفا حاصل ہوتی ہے اور اب زن میں دودھ کے بٹھائیں اور بہ تکلف اسے تنبہ اور پیدا کرتے ہیں اور چلنے اور ٹہلنے کی اجازت دیں اور بعض اوات میں حمام معرق کرائیں یعنی جس حمام سے پسینہ نکلتا ہے اور انفحہ وغیرہ کا استعمال کریں بعد حمام کے بہتر یہ ہے کہ تازہ انفحہ ارنب کا کھلائیں کہ وہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے اگر چار اوقیہ شراب کے ہمراہ خوب ملا کر استعمال کریں اور انفحہ ایل کا بھی عمدہ ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو پیاز دریائی دستیاب ہو اور اُسے چبا کر نگل جائے اس رطوبت کو جو اس میں ہے اور بھوک کو ضماد استعمال کرے مقام لسع میں ہرگز نہ مریگا ایک اور قوم نے شوربا مینڈک کا براہ تجربہ ایسا مفید پایا ہے کہ اس کے استعمال سے مارگزیدہ کو نجات ہوتی ہے اور نیولے کا گوشت جو سرکہ اور نمک میں پکایا جائے اور دریائی سرطان بھی اس طرح مفید ہیں ایک گروہ نے یہ کہا کہ حجر حیہ اگر کسی ڈورے وغیرہ من لٹکائیں وہ بھی عافیت پید اکرتا ہے بیان تمام مشروبات ممدوحہ کا جو سانپ کے کاٹنے میں لوگوں نے دیکھے ہیں۔ کہتے ہیں کرفس صحرائی جسے سمرنیون خواہ سمرنیون کہتے ہیں اس کا پینا بھی بہت مفید ہے اور وج ترکی کی جڑ اور برگ زراوند اور زنج زراوند اور ریخ فاشرستینا ور

غاریقون جو دوا ان میں سے بہم پہنچے شراب مثیرین ملا کر بقدر ایک ورم کے پلائیں
اس طرح عصارہ اباغلس یعنی اذان الفار کا اور اس طرح عصارہ کمون یعنی زیرہ
خصوصاً زیرہ کوہی اور عصارہ کرنب یا قسط ہمراہ ابولوسیین اور بیخ بخور مریم خواہ بزر کاشم
خواہ بیخ کاشم یا بیخ حرمل ہمراہ عصارہ گندنا کے با حرشف کا۔ ایضاً انفحہ ارنب اور دقیق
کرسنہ خاص کر کیا ور زنجبیل ہمراہ سیر زنان کے اور بیخ حرا اور بیخ خرنبل جو بنوای بنر دمعرو
ف ہے وہ بھی نہایت درجہ مفید ہے اور پوست زراوند اور بیخ خندقوقی بھی اس طرح
مفید ہے بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ ترید کو جس وقت شیر دوشیزہ میں ملا کر استعمال
کریں خوب نفع کرے گی اور لبن لاغیہ اور میرے گمان میں تریاق فرادی وہی ہے اور
کونجی بھی نافع ہے سانپ کے بلکہ جمیع ہوام کے کاٹنے سے یا جاوشیر بوزن دو درہم
ہمراہ سرکہ کے ایضاً قسط بوزن میں مثقال اور خطبیانا۔ ایضاً مینگنی بھیڑی کی شراب میں
ریزہ ریزہ کر کے ڈالیں اور پلا دیں اور کل ایسی چیزیں جو مقطع ہیں اور تیز ہیں خصوصاً
لہسن اور پیاز اور گندنا اور مولی کا پانی اور سب نمکین چیزیں خصوصاً جوف بنولے کا اور
عقرب بھنا ہوا ور تلخہ مرغ اور کل طیور کا تلخہ جو عصارات شدید النفع ہیں ان میں سے
عصارہ سداب اور عصارہ برگ سیب اور عصارہ مرزنجوش اور سرکہ تنہا چار اوقیہ جوش
دیکر اور عصارہ اطراف کرنب بنطی کا اور آدمی ک اپیشاب جیسا لوگ کہتے ہیں
ضمادات جو باہر سے لگائے جائیں یہ ضمادات وہی ہیں جو سمیت کو جذب کریں اور اُن
کا استعمال قبل از حدوث ورم کے ہوتا ہے اور یہ ضمادات ابہل اور حب الغار اور اسقیل
بریان خصوصاً اور آرد کرسنہ تنہا ایک ایک دوا خواہ شراب میں ملا کر استعمال کریں اور
پرانا پنیر کا ضماد بھی بہت نافع ہے اور مرغ کا پیٹ چاک کر کے نہایت درجہ مفید ہے اگر
باندھا جائے اس طرح ضماد گوشت افاع کا خواہ مینڈک چاک کر کے اور ادہان میں
روغن غار کا خواہ کوئی اور روغن جس میں ورق الغار کو پکایا ہو بیان اُن سانپوں کا جو کل
مساوات بدن سے خون رواں کر دیتے ہیں جیسے اموریوس اور سطس یہ قسم سانپ کی

بہت ردی ہے ان کو کاٹنے کے بعد تمامی مسامات اور منافذ بدن سے خون جاری ہوتا ہے حتیٰ کہ جو قروح جسم میں کسی زمانہ میں ہوئے ہوں اور مندمل ہو چکے ہوں وہ بھی از سر نو شگافتہ ہو کر اُن سے خون رواں ہوتا ہے اور درد متصل پیدا ہوتا ہے اور رتی الدم اور نفث الدم بھی عارض ہوتا ہے قدمائے اطبا نے بیان کیا ہے کہ یہ دونوں سانپ جن کا ذکر ابھی کیا گیا ہے اُن کے بدن کا رنگ خاکستری ہے اور اُن کے بدن پر نقطہ ہائے سپید ہوتے ہیں اور طول نقطوں کا بقدر طول نقطہ ہائے مقرر کے ہوتا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کے قد افعی سے چھوٹے ہیں اور سر اور دم ان کی باریک رن ان کا خاکستری اور بیشتر سیاہ اور سرخ یا سپید ہوتا ہے اور اُن کے سر پر لکیریں سپید رنگ متقاطع ہوتی ہیں اور اُن کے دانتوں میں آواز کڑکڑانے کی بوجہ پوست کے پیدا ہوتی یعنی پوست اندروں دانتوں کے چونکہ خشک ہوتی ہیں جیسے کوئی غضب میں آکر دانت پیسے اور چال اُن کی بھاری ہوتی ہے دانت اجن کے ہموار اور برابر ہوتے ہیں یہ شخص جس نے ان حیات کے یہ صفات بیان کئے ہیں ان کو طبقات اولی ہمیں داخل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ سانپ نہایت زبوں ہیں اور ان کے کاٹنے سے تمام مسامات بدن کے کھل جاتے ہیں اور تمام مجاری طبعی کھل جاتے ہیں اور ان سے خون بکثرت جاری ہوتا ہے اور کس طرح نہیں رکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی رطوبت مائی بھی بدن سے رواں ہوتی ہے تا اینکہ جو قروح مندمل ہو چکے اُن سے بھی پگھل پگھل کر یہ رطوبت جاری ہوتی ہے بلکہ آنکھوں میں جو رطوبت ہے وہ بھی بہ بہ کر نکل جاتی ہے اور بکثرت خون کی روانگی اور نفث الدم اور رعاف عارض ہوتا ہے اور با این ہمہ معدہ میں درد بھی پیدا ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مقام لسع میں ورم پیدا ہو کر سیاہ ہو جاتا ہے اور اسی مقام سے تھوڑی سی رطوبت مائی برآمد ہوتی ہے اور دست جاری ہوتے ہین اور سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے عسر بول عارض ہوتا ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے سب اعضا سترخی اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور تمام بدن پر ایک احالت ایسی غالب ہوتی ہے جیسے نسیان کی

کیفیتی ہوتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے اور دانت گر جانے کے بعد وہ شخص مرجاتا ہے علاج ان لوگوں کا قریب یہ علاج اُن لوگوں کے ہے جنہیں اصلات اور افاعی کے کاٹنے کا صدمہ پہنچے اس طرح کہ شراب کثیر پلا کر تے کرائی جائے بعد غذا دینے کے اور غذا ان کی طریخ یعنی ایک مچھلی سے جو بہت چھوٹی بقدر ایک بالشت کے ہوتی ہے اور حلب میں اس کا شکار کیا جاتا ہے خواہ سک مالح اور ثوم س تجوزی کی جائے اور مکرر انہیں تے کرائی جائے اس کے بعد روتی مچھلی کے ساتھ کلائی جائے جو انگیٹھی وغیرہ پر اُلٹی کر کے سینکی گئی ہو اور رهیب اور تخم ترب ان کو کھلائی جائے کہ نافع ہے خصوصاً ہمراہ شراب کے اور عصارہ خشخاش ہمراہ اصل السوس کے جو آسمان گونی ہو وہ بھی شراب کے ہمراہ اور کبھی سپیدہ بیضہ مرغ ہمراہ شراب کے بھیا نہیں نفع کرتا ہے اور کبھی بوجہ نزف الدم ضماد خرفہ اور آرد جو اور برگ انگور کا جو مطبوخ ہو اور بارتنگ یا مازو اور داغ دینے سے بھی اکثر حبس خون کا اچھی طرح سے ہو جاتا ہے اور داغ اس میں کراث اور اجوائن اور سداب سے ہمراہ آرو جو اور سپیدہ بیضہ سے لگاتے ہیں حبہ معطشہ کہتے ہیں کہ جس سانپ کے کاٹنے سے پیاس کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے اس کا طول بقدر ایک بالشت کے ہے اور اس کے بدن پر نشان آئے سیاہ بہت سے ہوتے ہیں اور سر اس کا چھوٹا گردن اس کی موٹی اور حلق اس کی موٹی گردن سے شروع ہو کر دم تک باریک ہو جاتی ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اکثر یہ قسم سانپ کی بلا دولبیہ اور شام میں ہوتی ہے اور صورت اس کی مثل افاعی کے ہوتی ہے اور رنگ اُس کے پچھلے دھڑ کا دم تک مائل بہ سیاہی ہوتا ہے اور دم اٹھائے ہوئے چلتا۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قسم اکثر سواحل اور کنارے دریا کے پیدا ہوتی ہے کہتے ہیں کہ جسے یہ سانپ کاٹے اس کا پیٹ جل جاتا ہے اور التہاب اور سوزش پیدا ہوتی ہے پھر اسکی پیاس کسی طرح نہیں بجھتی ہے اور پانی سے کبھی سیراب نہیں ہوتا اور ہمیشہ پانی پیتا رہتا ہے اور پسینہ خواہ پیشاب کی راہ سے کس قدر نہیں برآمد ہوتا تاآینکہ اس کا پھول جاتا ہے اور تمام بدن پھول جاتا ہے

اور تمام رگوں میں پانی بھر جاتا ہے علاج بعد تدبیرات مشترکہ کے اور روغن کیثر کے پلانے کے اور قے کے پھر خاص علاج اس کا یہ ہے کہ ثقل اور رطوبات اندرونی کا اخراج کریں اور پانی جس قدر رپ گیا ہے اُسے نیچے کی طرف جذب کریں اور مدرات کا استعمال جیسے طبیخ کرفس اور سنبل ہندی اور دار چینی اور اسارون اور سیسا الیوس اور فطر اسالیون وغیرہ کا استعمال کرائیں اور خارج بدن پر ضماد نمک اور چونہ اور زیت کا کریں اور وہ ضماد لگائیں جسے ہم دیوانے کتے کے کاٹنے مین بیان کریں گے قفازہ اور طفارہ یہ سانپ چھوٹے اور پتلے باریک جسم کے ہوتے ہیں اور یہ سانپ درختوں پر لٹکے ہوئے ہوتے ہیں اور جو شخص ان اشجار کے نیچے پہنچتا ہے ان پر اپنے تئیں گرا دیتے ہیں اور حملہ آور ہوتے ہیں اس طرح پر جیسے کوئی نیزہ خواہ بھالا مارے میں کہتا ہوں کہ ایک قسم ان سانپوں کی میں نے خود دیکھی ہے اطراف دھتان میں کالا مائل بہ سرخی اور وہ نہایت ردی اور زلبون ہے کہتے ہیں کہ اس کے کاٹنے ے درد شدید اور ورم گرم تمام بدن میں پیدا ہوتا ہے اگر اس قسم کا ہو جسے ہم نے دیکھا ہے اور ہلاکت بھی عارض ہوتی ہے کہتے ہیں کہ علاج اس کا مشترک ہے اور مثل علاج افاعی کے ایک سانپ کا زکر اس طرح کیا ہے کہ نام اس کا مفسنیا ہے اور کہتے ہیں کہ وہ دونوں طرف سے چلتا ہے اور جب گرتا ہے یعنی سر اور دم دونوں طرف س جست کرتا ہے اور مجھے تحقیق اسکی نہیں ہے کہ قفازہ یہی ہے یا کہ وہ اور قسم ہے مگر اتنی صفت اس کی وہ لوگ کرتے ہیں کہ اس کے سر اور دم برابر ہوتے ہیں گندگی میں اور جتنا بیچ میں موٹا اور گندہ ہوا ہے اتنا ہیس را اور دم کے پاس ہوتاہ اور مجھے گمان قطعی نہیں ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے یہ وہی ہے یا نہیں بلوطیہ جسے دروبوس بھی کہتے ہیں یہ سانپ ان پتھروں کے نیچے رہتا ہے جو گھروں میں رکھے ہوئے ہوار جس شخص کو یہ کاٹتا ہے اس ک بدن کی کھال اتر جاتی ہے اور جو شخص اس مس کرے اس کے بدن کی جلد بھی از جاتی ہے خواہ جو اس کی دوا کرے یعنی دوا کرنے کی وجہ سے اس کا قرب بدنی پیدا ہو بواس سانپ کی نہایت

خبیث اور بدبو ہوتی ہے اور جو کوئی قتل کے درپے ہو کر تلاش کرے بزریعہ بدبو کے اس کا پتہ لگ جاتا ہے اور جو اعراض لسع افاعی سے عارض ہوتی ہیں وہی اس کے کاٹنے سے بھی پیدا ہوتے ہیں علاج وی ہے جو افاعی کا علاج ہے اور خاص ان لوگوں کو زراوند طویل کا شراب میں ڈال کر پینا اور اس طرح بسکھپڑا اور بیخ خنثے جو گیاہ مشہور ہے اور افاعی کے علاج میں مزکورہ ہو چکی ہے مفید ہے کہ اُسے شراب کے ساتھ پلائیں اور ثمر بلوط کی تضمید کریں جاورسیہ یہ قسم سانپ کی گویا بوجہ زردی رنگ کے اس کا رنگ مشابہ باجرہ کے ہوتا ہے اور جسے یہ سانپ کاٹتا ہے اس پر اعراض ردی طاری ہوتے ہیں جیسے افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور علاج بھی بعینہ اس طرح کیا جاتا ہے بیان اس سانپ کا جس کا نام رقاسیسہ طالی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ سانپ مشابہ طفارہ دونوں طرف سے ہوتا ہے یعنی منھ اور دم کی طرف سے مگر اس سے زیادہ بڑا اور قاتل ہے اور اعاض اس کے بعینہ وہی اعراض ہیں اور علاج بھی وہی ہے جو بیان ہو چکا جیہ رقا جس کے رنگ مختلف ہوں بعض مجربین نے ذکر کیا ہے کہ یہ سانپ ایسا خبیث ہے کہ دوسرے دن مسلوع کا جگر سڑ جاتا ہے اور امعا ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑتے ہیں اور ہلاکت عارض ہوتی ہے اس کا علاج وہی ہے جو افاعی معضہ کا علاج ہے جیہ بارسطالیس اس سانپ کا بیان اس طرح کیا ہے کہ اعراض اس کے افاعی کے اعراض کے سے ہیں مگر مقام لسع میں انتفاخ پیدا ہوتا ہے اور صلابت ہو جاتی ہے اور نفاخات عارض ہوتے ہیں اور سیلان رطوبت خونی اور سیاہ رطوبت کا اس مقام سے عارض ہوتا ہے اور عقل میں بھی تغیر اور غشاوہ بصر اور گزار مہلک عارض ہوتا ہے علاج اس کا مثل علاج افاعی کے ہے اور میں نے اس سانپ کو اس مقام پر تخمیناً ذکر کیا ہے اسے پہنچانتا نہیں اور نہ اُس کی طبیعت کو پہچانتا ہوں اور نہ اس کی جنس کو تحقیق جانتا ہوں او رنہ مجھے معلوم ہے کہ اس کا ذکر مر رہا ہے یعنی کسی اور قسم میں داخل ہے یا نہیں فیجر میوس کہتے ہیں اس کا کاٹا شبیہ لسع افاعی کے ہے مگر گوشت میں ملسوع کے فساد اور

استر خا ایسا عارض ہوتا ہے جیسے کو عارض ہوتا ہے اور سبات اور نسیان اور استقام جگر اور امعائے صائم اور قولوں میں لاحق ہوتے ہیں اور میرا قول اس قسم کی نسبت بھی رہی ہے جو بارسطالیس میں کہا ہے یعنی میں نے اسے بھی تخمیناً ذکر کیا ہے اور کبھی اس طبقہ میں اس کا ذکر نہیں ہوتا ہے بلکہ طبقہ معفنہ میں ہوتا ہے اور علاج اس کا مثل علاج افاعی کے ہے۔

انمودوطیس اور مواعیر وس کا بیان

طول ان سانپوں کا ایک ذراع کا ہوتا ہے اور رنگ ان کے مثل ریگ کے اور اُن کے بدن میں نشانات ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ جس کو یہ سانپ کاٹے درد شدید موضع لسع میں اور ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور صدید دموی اس سے روان ہوتا ہے اور مثانہ میں اور جگر میں مراق بہت سدید اور پائدار عارض ہوتا ہے اور کاٹنے سے تیسرے روز ہلاکت ملسوع کی عارض ہوتی ہے اور ساتویں دن کے بعد پھر مہلت نہیں ملتی علاج اس کا بطور عام کے کرنا چاہئے اور جندبیدستر اور دارچینی اور بیج قنطوریوں جو دوا میں سے ہو بوزن دو درہم کے ہمراہ شراب کے علاج خاص اُلگا ہے اور بیج رزاوند خصوصاً زراوند طویل کی منفعت عظیم ہے نسبت ان اقسام کے اس طرح اصل شواصری یعنی مشک انجن خواہ اس کا عصارہ خاص کر اور بیج حنبطیانا بھی علاج خاص ہے اور ضمادات میں شہد کو پکا کر خشک کریں اور کوٹ کر لیپ لگائیں۔ اس طرح انار کے چھلکے اور اس طرح قنطوریون اور تخم کتان اور کاہو اور تخم حرمل اور لبلاب اور سداب دشتی اور جو ضاد مختص بہ قروح معفنہ ہیں وہ بھی ان کو مفید ہیں وہ سانپ جس کا نام سیسر ہے اور یہ معفنہ ہے کہتے ہیں کہ یہ سانپ بلاد شام اور مصر میں پیدا ہوتے ہیں سر انکے چوڑے اور گردنیں پتلی اور دم چھوٹی پیٹ ان کے گول سر پر ان کے لکیریں اور خطوط ہوتے ہیں اور اُن کے بدن پر خطوط مختلف الوان کے ہوتے ہیں اور جب چلے خواہ چلنے میں پلٹے وہ کسیریں اور خط سیدھے نہیں رہتے بلکہ ترچھے ہو جاتی ہیں اور جس شخص کو یہ سانپ کاٹے اسے

ورم موجع اور عفونت بدن کی بعد ریزہ ریزہ ہونے بدن کے اور گر پڑنے بالوں کے پید اہوتی ہے اور کبھی عفونت بہت جلد اسرایت کرتی ہے تو اچھے بھلے آدمی کو ہلاکت عارض ہوتی ہے اور گویا یہ بھی ایک قسم افاعی کی ہے علاج وہی علاج اور جو علاج متوسط ہے درمیان افاعی کے اس کے بعد علاج اعراض کا جو اسک کاتنے سے عارض ہوا ہے کرنا چاہئے۔

ان سانپوں کا بیان جو بوجہ جراحت کے ایذا دیتے ہیں نہ بوجہ زہر کے اس قسم میں وہی سانپ معتد یہ ہیں جو بڑے بڑے ہیں اور خبیث ہیں تنین اژدہے کو کہتے ہیں اہل تجربہ کا قول ہے کہ چھوٹا سا چھوٹا اژدہا پانچ ذراع کا ہوتا ہے اور بڑا تمیں ہاتھ اور اس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے اور اژدہے کی دوانکھیں بڑی بڑے ہوتی ہیں اور نیچے والے جبڑے کے تحت ایک بلندی مثل ذقن کے ہوتے ہیں اور دانت اس کے بہت سے ہوتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اژدہے کی پیدائش اطراف نوبہ اور ہندوستان میں زیادہ ہوتی ہے اور ہند کا اژدھا بڑا ہوتا ہے اور وہ اژدھا نوبیہ جو بلاد سیہ میں ہوتا ہے چار ذراع تک لابنا ہوتا ہے اور ہند کا اژدھا بہت ہی بڑا ہوتا ہے کہتے ہیں ان کے اوصاف وہی ہیں جو ہم نے بیان کیے ہیں اور چہرے اسکی زرد اور سیاہ اور منھ بہت بڑے بڑے اور حاجب ایسے ہوتے ہیں کہ آنکھوں کو ڈھانک لیتے ہیں اور گردن اس کی تفلیس یعنی گول گول فلس مثل فلس ماہی کے اور ہر ایک جبڑے میں تین تین دانت ہوتے ہیں میں کہتا ہوں کہ بچشم خود دیکھا ہے ایک ایسا اژدہا کہ اُس کی گردن کے کناروں پر بال گھنے اور موٹے اگے ہوئے تھے کہتے ہیں کہ اژدہے کہ کاٹنے سے درد تھوڑا پیدا ہوتا ہے اس کے بعد التہاب عارض ہوتا ہے اور نرقسم اژدہے کی بہ نسبت مادہ کے زیادہ خبیث ہے میں کہتا ہوں خبر صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ سوائے ہندوستان کے اور بلاد میں بھی اژدہے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور علاج اژدہے کا وہی ہے جو علاج قروح رویہ کا ہے اغاذیمون اور ثیز شاید یہ بھی اقسام سے اژدھے کے ہے کہتے ہیں

جسے اغاز یمون کاٹے وہی اعراض جو اژدہے کے کاٹنے سے عارض ہوتے ہیں اس شخص پر بھی طاری ہوتے ہیں اور شیر کا حال یہ ہے کہ اس کے دانت شدید اور سخت ہوتے ہیں اور اس کا خاصہ یہ ہے کہ جسے کاٹتا ہے اس کے گوشت میں بدبو اور خشکی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے بڑی مشکل پڑ جاتی ہے اور اس کا قرحہ اس علاج کا محتاج ہوتا ہے اور جو قروح رویہ میں بکار آمد ہے دریائی اژدہا کے کاٹنے کا بیان۔ گندھک اور سرکہ اُس مقام پر لگائیں جہاں اس نے کاٹا ہو اور تماح کی چربی کا ضماد بھی ہوتا ہے اور طرلیلا نامی لیک مچھلی ہے اُسے ساتھ قلعی کے اگر مقام پر زخم کے مالش کریں یہ بھی نافع ہے اور جو ادویہ باب رتیلا میں ہم نے لکھے ہیں خصوصاً تریاق اول اور بادردج اس کا پلانا خواہ لیپ کرنا بھی نافع ہے دو حیوان دریائی۔ ایسے ہیں کہ انہیں بعض علما نے ذکر کیا ہے کہ اور مجھے گمان یہ ہے کہ وہ دونوں دریائی اژدھے کی قسم میں داخل ہیں خواہ اُن میں داخل نہیں ایک نام سموریا ہے اسی عالم نے کہا ہے کہ اس کے کاٹنے سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور شاید اس کا علاج بھی مثل علاج افاعی کے مناسب ہے، دوسرا طروغورون ہے اُسی عالم کا قول ہے جس شص کو طرزغورون کاٹے وجع شدید اور برودت بکثرت عارض ہوتی ہے اور خدر بھی پیدا ہوتا ہے اور موت بہت جلد لاحق ہوتی ہے اور یہی شخص حکیم کہتاہ کہ اس کا علاج اس طرح پر کرنا چاہئے جو سرد زہر کا علاج ہے اور یہی حکیم کہتا ہے کہ زخم کاٹنے کا نطول نیم گرم سرکہس ے کرنا چاہئے اور ورق غار سے ضماد کرنا واجب ہے اور مالش روغن قسط کی اور روغن عاقرقرحا وغیرہ کی جو روغن ایسے ہیں اور جن روغنوں میں قوت عنصل اور انجرہ کی ہو اور مشروبات ان کے واسطے قشردہ ورق غار ہمراہ سرکہ انجدان کے اور ہمراہ سداب کے خواہ مر اور فلفلا ور سداب ہموزن لیکر بقدر ایک ورمی کے مقدار سربت تجویز کریں اور ریاق اول جو باب رتیلا میں مذکور ہوا ہے اس کا استعمال کریں چوتھا مقالہ آدمی اور چوپائے کے کاٹنے ک علاج کا بیان اس مقالہ میں وہ آفات بیان

ہوں گی جو آدمی اور کتے اور بھیڑیئے وغیرہ کے کاٹنے سے عارض ہوتے ہیں خواہ اور درندے اور رمتاج اور بندر اور نیولا اور قلا کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور قلا مرغابی کو کہتے ہیں۔ بیان عام کاٹنے کے علاج کا بہت بڑا وہی کاٹنا ہے جو بھوک کی حالت میں سرزد ہو آدمی بھوکا ہو خواہ اور کوئی گزندہ جانور بھوکا کاٹے جو شخص کاٹنے کے علاج کرنے کا قصد کرے پہلے مقام عض پر ایک کپڑا ازیت میں ڈبو کر رکھے خواہ فقط زیت سے اس مقام کو پہنچے اگر یہ تدبیر کافی نہ ہو اور غرض اصلاح کی پوری حاصل نہ ہو شہد اور پیاز کا اور باقلا کا ضماد کریں لیکن کچا باقلا اور کچی پیاز کو بچا کر تازہ دم ضماد کریں کہ اس طرح سے ضماد کرنا عجیب النفع ہے ایضاً لامرداسنگ اور ضماد مٹر کے آتے کا عجیب النفع ہے اور اگر مقام ماؤف میں اور کس طرح فساد نظر آئے پہلے اُسے پاک کرلیں چوسنے کے ذریعہ سے خواہ پونچھنے سے خواہ کسی دوائے جاذب سے اور بعد تنقیہ کے اور پاک کرنے کے اس چھوڑ دیں اور نگران رہیں اگر قیح اور ریم اس میں زیادہ متعفن پیدا ہو معلوم ہوگا کہ تنقید اور جزب قوی اور پورا نہیں ہوا تھا پھر ان ادویہ جاذبہ سے علاج کریں جس کا باب لسوع میں ہم نے بیان کر دیا ہے اور اگر عضو مذکور میں فساد کسی طرح کا نہ ہو اس وقت معالج کو ایسی تدبیر کرنی ضرور ہے کہ ورم نہ ہونے پائے اور جراحت کے التئام کی بھی تدبیر کرے عمدہ قسم مرہم کی کاتنے سے جو زخم پیدا ہو اس کے واسطے خواہ چنگل کے لڑنے اور پنجہ کے ناخن وغیرہ کے گڑنے کے واسطے وہی مرہم اسود ہے کہ اس کا اسعمال بعد جذب فساد موضع مجروح کے کیا جائے بشرطیکہ اس کی حاجت ہو اور استعمال سے پہلے نمک اور پانی سے موضوع رخم کو دھونا ضرور ہے۔
آدمی آدمی کو کاٹے اور گہرا زخم ہو تو اس جگہ پیاز اور نمک رکھنا چاہئے سہد ملا کر اور ایک دن اور ایک رات برابر اس طرر کھا رہنے دیں بعد ازاں علاج اس کا مرہم اسود سے کریں جو موم اور چربی اور زیت سے طیار کیا جائے اور بارزو کا ضماد آدمی کے کاٹے ہوئے زخم کے واسطے بہت عمدہ ہے اس طرح جو سرکہ میں ملا کر بطور ضماد کے لگائی

چھوڑا اور یہ سر کہ پہلی دو قسم کے واسطے بھی مفید ہے دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال
دیواہ کی صفات کا بیان کتا وغیرہ جو حیوانات ابھی مذکورہ ہوئے کبھی انہیں ایک بیماری
جسے کلب کہتے ہیں عارض ہوتی ہے کہ بعد عروض اس مرض کے ہر ایک حیوان ان میں
سے دیوانہ اور بوڑھا ہو جاتا ہے یہ بیماری اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اس کا مزاج
سودائے خبیث کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے اور اس خلط میں سمیت آ جاتی ہے اور یہ
تبدیل مزاج خواہ استحالہ کبھی بوجہ فساد ہوا کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ غذا اور اشربہ کے
یہ فساد پیدا ہوتا ہے ہوا کی وجہ سے مزاج کا فساد سو اواسطے ہوتا ہے کہ حرارت شدید
اخلاط میں احراق پیدا کرے پس خریف مں دیوانہ ہو جائے یا برد شدید خون کو منجمد
کر دے کہ مائل بہ سوداویت ہو جائے پس ربیع میں دیوانہ ہو گا غذا اور شراب سے
دیوانگی اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ جہاں قصاب حیوانات کو ذبح کرتے ہیں اور خون
مجتمع ہوتا ہے جیسے لکھنو میں بلوچپورہ کی گڑھیا وہاں یہ کہ کتا خواہ بھیڑیا پہنچے اور
مردار سڑی ہوئی چربی کھا کر سڑا ہوا پانی ہے اس وجہ سے اس کے اخلاط مائل بہ
سوداویت ہو جائیں اور سودائے متعفن پیدا ہو اس کی خلقت میں بھی یہ بات پیدا ہوتی
ہے کہ تشویش افعال میں بروقت تغیر مزاج کے پیدا ہوتی ہے جیسے مجذوم کا حال بھی ایسا
ہی ہوتا ہے اور کبھی سگ دیوانہ وغیرہ کا بدن سوج جاتا ہے اور رنگ اس کے بدن کا
خاکستری ہو جاتا ہے اور اسباب فساد مزاج اس کے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں اس
واسطے کہ بعد یوانگی ک چونکہ وہ بےخبر اور بے ہوش ہوتا ہے نہ بھوک میں کچھ کھاتا ہے اور
نہ بروقت پیاس کے سیراب ہوتا ہے اور جب پانی کے قریب پہنچتا ہے ڈر جاتا ہیاور
پینا اسے ناگوار ہوتا ہے کبھی باقی کے دیکھنے سے اس ک جوڑ بند میں رعشا ور تھرتھری اور
زیادہ اس کے چہرے کی جلد میں ہوتی ہے بلکہ اکثر پانی دیکھ کر اس قدر خوفناک ہوتا
ہے کہ مر جاتا ہے خصوصاً جب مرض دیوانگی اخیر درجہ کو پہنچے آنکھ میں اس کے غشارہ اور
پردہ پڑ جاتا ہے اور ہمیشہ لہو میں جہالت جنون بتلا رہتا ہے اور اپنے ہمراہیوں کو ہرگز

نہیں پہچانتا ہے اور بوجہ عدم شناخت کے سرخ آنکھوں سے بغور غصہ وردن کی طرح انہیں دیکھتا ہے اور بری صورت بنا کر گھورتا ہے زبان اس کی ہروقت ہر نکلی ہوئی لعاب اس سے بہتا ہوا اور کف موتھ سے نکلتا ہوا ناک سے رینٹھ بہتی ہوئی دونوں کان دبائے ہوئے اور سر جھکائے ہوئے پیٹھ میں کوبڑ نکالے ہوئے اور کسی ایک طرف پشت کو پھیرے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کج ہو گیا ہے خواہ اوپر کی طرف کجی پیدا ہوتی ہے دم کو پیٹ کی طرف دبائے ہوئے چنے میں ڈرتا ہوا اور جھومتا ہوا جیسے متوالا خواہ کوئی رنجیدہ خاطر اور مولم چلے اور قدم قدم پر اس کا حال بدلتا رہتا ہے جب کوئی شبیہ یا صورت اس کی نظر میں آتی ہے اس طرح چٹ کر حملہ کرتا ہے چاہئے وہ شکل دیوار کی ہو یا درخت یا کسی حیوان کی اور اکثر حملہ بھونکنے کے ساتھ نہیں ہوتا ہے جیسے تندرست اور صحیح کتوں کا قاعدہ ہے کہ بھونکتے بھونکتے حملہ ور ہوتے ہیں بلکہ دیوانہ کتا چپ چاپ اور آہستہ حملہ کرتا ہے اور جب بھونکتا ہے اور آواز اس کی پڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور صاف آواز بھونکنے میں نہیں نکلتی ہے جس راہ سے وہ نکلتا ہے کتے وغیرہ دور دور بھاگتے اور اس کے قریب نہیں آتے بلکہ جس طرف وہ جاتا ہے ادھر رخ نہیں کرتے اور شاید اگر بھولے سے کوئی کتا اس کے قریب پہنچ جائے دم پلانے لگتا ہے اور چاپلوسی اور خوشامد کے حرکات کرتا ہے اور اس کی سامنے بہت خشوع اور فروتنی سے پیش آتا ہے اور دلی ارادہ یہی ہوتا ہے کہ کب آنکھ بچے اور بھاگے بھیڑیا دیوانہ کتے سے زیادہ برا ہے اور اس طرح جو حیوان مقدار جسامت میں قریب بھیڑیئے کے ہے اور شغال یعنی گیڈر کے قریب ہے یا قیماندہ حیونات جو دیوانہ ہو جاتے ہیں بعض اہل تجربہ نے کہا کہ خرگوش بھی دیوانہ ہو جاتا ہے اور نیولا بھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک ثقلب یا خچر دیوانہ ہو گیا تھا اور اپنے ہمراہی جو اسی سم میں سے تھا کاٹا وہ بھی مجنون ہوا اور اس کا جنون بھی ویسا ہی تھا جیسے کاٹنے والے کو جنون عارض تھا احوال جو دیوانے کتے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں جب کسی آدمی کو بوالا کتا کاٹتا ہے اس وقت

تو سوائے اس زخم کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا جس میں درد ہوتا ہے جیسے اور حیوانات
کے کاٹنے سے درد اور زخم پیدا ہوتا ہے پھر تھوڑے دنوں بعد فکر بد اور خوابہائے فاسدہ
اس شخص پر طاری ہوتے ہیں اور ایک حالت مثل حالت غضب کے پیا ہوتی ہے اور
وسواس اور اختلاط عقل اور بدون سوال کے جوابات واہی تباہی دینے خواہ سوال از
آسمان اور جواب از ریسمان واقع ہوتا ہے اور انگلیاں اپنی اینٹھتا اور اطراف بدن کو
سمیٹتاہ اور روشنی اور چمک سے بھاگتا ہے اور حجاب معدہ میں اختلاج پیدا ہوتا ہے
اور ہچکی اور پیاس اور خشکی موبھ کی اور اژدھام سے گریز کرنا تنہائی کو پسند کرنا اور کبھی
بعض صورتوں کو بالخصوص ناپسند کر کے اور اُن کی دشمنی پیدا کرنی اعضا میں سرخی پید
اہوتی ہے خصوصاً چہرہ میں اور پھر چہرہ میں قرعہ پیدا ہوتا ہے اور درد زیادہ پیدا ہوتا ہے
آواز بیٹھ جاتی ہے اور اکثر رویا کرتا ہے آخر میں پانی سے بلکہ سب تر چیزوں سے
ڈرنے لگتا ہے جو شے اس کے قریب جاتی ہے اس کتا خیال کر کے ڈرتا ہے اور کبھی
ڈرتا تو نہیں مگر مکروہ اور ناپسند جانتا ہے اور کبھی مٹی مس لوٹنے کو پسند کرتا ہے ارکبھی
سیلان منی بلاشہوت اسے عارض ہوتا ہے اور آخر کار مودی بطرف تشنج اور کزاز کے
ضرور ہوتا ہے اور سرد پسینا نکلتا ہے اور غشی طاری ہو کر مر جاتا ہے اور کبھی قبل پیدا ہونے
ان احوال کے مر جاتا ہے اور فقط پیاس کا غلبہ اس کا مہلک ہوتا ہے اور کبھی پانی پینے کا
ارادہ کرتا ہے پھر قریب منہ کے لیجاتا ہے ناگوار ہوتا ہے اور پھینک دیتا ہے اور کبھی
ایک جرعہ خواہ دو ایک گھونٹ پی لیتا ہے تو اچھو ہو جاتا ہے اور گلے مس پانی پھنس جاتا
ہے اور اس وجہ سے مر جاتا ہے اور کبھی کتوں کی طرح بھونکتا ہے آواز بیٹھی ہوئی ہے اور
گلا پڑا ہو اور کبھی آواز اس کی بند ہو جاتی ہے اور مثل سکوت کے ہو جاتا ہے اگر کوئی
پکارے جواب نہیں دیتا ہے اور اور کبھی اس کے بول میں ایک شے بھی عجیب طرح کی
برآمد ہوتی ہے گمان ہوتا ہے کہ یہ کوئی حیوان زندہ برآمد ہوا ہے اور گویا گتے کے پلے
ہیں کہ پیشاب کی راہ سے نکلتے ہیں اور اکثر اوقات اس کا بول رقیق ہوتا ہے اور کبھی

کاٹنے سے جو مرض پیدا ہوتا ہے اس مریض میں سب سے زیادہ اسلم وہ مریض ہے جس کے مقام زخم سے خون بہ کثرت جاری ہو اس طرح اگر بعد استعمال ادویہ تریاقیہ کے خون کا پیشاب کر کے کہ وہ شخص پانی سے ڈرنے کی حالت پر پہنچنے سے بے خوف ہو جاتا یعنی اس روارت حال اس کا انجام نہیں ہوتا ہے فرق دیوانے کتے کے کاٹنے میں اور باولے حیوانات کے کاٹنے میں کیا ہے کبھی بعض آدمیوں کو کتا کاٹتا ہے اور جو جو آثار اوپر مذکور ہوے ہیں ان میں سے کوئی اثر اس پر طاری نہیں ہوتا ہے اور فقط اس کے علاج کی وہی تدبیر درکار ہوتی ہے جو علاج میں زخم کے لائق ہے اور رندمال زخم کا کردیتا پس اس قدر ضرور ہوتا ہے اور کچھ نہیں لیکن اگر زخم کا ندمال کریں اور اس زخم کو متقیح نہ ہونے دیں چونکہ یہ زخم دیوانے کتے کے کاٹنے سے پڑ گیا ہے اور اس کا متقیح ہونا ضرور ہے باین نظر یہ علاج منافی اس کے ہوتا ہے اور یہ اشکال اس وجہ سے درپیش ہوتا ہے کہ ابھی تک کوئی اور اثر سوائے زخم کے ظاہر نہیں ہوا اور آئیندہ اور آثار کے ظہر کا احتمال قوی ہے اور جب اُن اثار کا ظہور بقوت محتمل ہے پھر اگر زخم کو بلا تقیح مندمل کر دے ہلاکت مریض کا مظنہ قوی ہوتا ہے ایسے وقت میں حاجت ہوتی ہے کہ چند علامات ایسے تاش کیے جائیں جنسے اس مریض کا حال بخوبی ظاہر ہو جائے ایسی مریض کے علامات میں بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر جوز بلو کی لیکر خواہ کوئی اور جوز زم پر رکھیں اور ایک گھنٹہ کے بعد مرغ کو کھلائیں اگر مرغ اُسے سونگھ کر چھوڑ دے اور نہ کھائے معلوم ہوگا کہ اس شخص کو دیوانے کتے نے کاٹا ہے اور کھا کر مر جائے تب بھی دیوانہ کتے کا کاٹا ہوا ہے یا ایک ٹکڑا روئی کا لیکر جو رطوبت اس زخم سے ٹپکی ہو اس میں تر کریں کتوں کے سامنے پھینک دیں اور سونگھ کے چھوڑ دیں دریافت ہوگا کہ دیوانے کتے کا زخم ہے یہ بھی ایک علامت اس کی بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی سرد چیز اس کے بدن تک پہنچے بدن میں سخونت پیدا ہوگی میں کہتا ہوں یہ علامت کچھ اس مرض سے خصوصیت نہیں رکھتی ہے علاج پہلا علاج تو یہی ہے کہ اس کا زخم پر ہونے نہ پائے بلکہ

یہی ہے کہ شاید اوائل ایام میں اس کا فائدہ کچھ ہوگا برودت سے بچانا مریض کا پر ضرور ہے اور کبھی اس وقت خواہ بعد ازاں احتیاج قصد کی دوبارہ بھی ہوتی ہے پھر اس وقت دوبارہ فصد ضرور کھولنی چاہیئے اور خون کے رنگ پر کچھ نظر کرنی ضرور نہیں ہے جیسے اوپر مذکور ہو چکا پھر اگر قرائن سے دریافت ہو جائے کہ رد الصحت ہے اس وقت زیادہ اہتمام کو کے ریاضت معتدل اور حمام معتدل کی تکلیف دینی چاہیئے اور بہت سا انی نیم گرم اس کے بدن پر ڈالنا چاہیئے۔

اور روغن معتدل سے مالش اس کے بدن کی کرنی لازم ہے جب اس کا حال اس درجہ کو پہنچے کہ پانی سے ڈرنے کا خوف ہو پس محض آثار سے اس حالت کے ڈرنا کچھ ضرور نہیں جب تک وقوع اس حالت کا بالفعل نہ ہو جائے اور یہ کیفیت طاری نہ ہو جائے کہ اس کو اپنا چہرہ آئینہ میں پہچان نہ پڑے اطبا کہتے ہیں کہ یہ شخص کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ مطلق نہیں پہچانتا ہے اور کبھی آئینہ دیکھ کر اُسے کتے کی صورت آئینہ میں متخیل ہوتی ہے بہر حال اس کو لوہا بجھا ہوا پانی پلانا چاہیئے اور اس پانی کے پلانے میں جو تدبیرات اور حیلے ہم آئندہ ذکر کرتے ہیں ان کا لحاظ رکھنا چاہیئے اور یہی علاج عمدہ ہے اور جس حلیہ سے پانی پلانا ممکن ہو اس میں فروگذاشت نہ کرنا چاہیئے اگر چہ ہاتھ پاؤں باندھنے اور اجبار اور اکراہ کی نوبت پہنچے اور رمدہ پر تصمید مبروات کی کرنی ضرور ہے تجرہ میں آچکا ہے کہ شراب میں نصف پانی ملا کر بہت نفع پیدا کرتی ہے اور کبھی ایسے وقت یہ دوا مفید ہوتی ہے انفحہ ارنب اور طین بحیر جو اسکندریہ سے لائے ہوں حسب عرعر حنطیانا ہر ایک چار درخمی حب الغار مرمکی ہر ایک آٹھ درخمی سہد میں معجون کریں مقدار بقدر ایک باقلائے مصری کے چاہیئے۔

ایضاً سر بہر مٹی بحیرہ کی اور حب عرعر ہر ایک دس جزو اور انفحہ طبعی انفحہ ارنب چھ جزو وزراوند مدحرج حب الغار مرمکی حماما تخم سداب بری ہر واحد تین درخمی شراب شیریں میں اسے گوندھ کر مدبر کریں اس کے بعد شہر اور مقدار شربت بقدر ایک باقلا کے ایضاً

ہو چکے ہیں سرطان نہری سوختہ اور حنطیا نا السویہ ہر واحد پانچ درہم کندر فو ونج ہر واحد تین درہم گل مختوم دو درہم نہار منہ بقدر تین درہم کے ہمراہ آب نیم گرم اور تین درہم ہم شب اس طرح چند روز اندر چالیس دن کے استعمال کریں نسخہ دوا الذراریح کا جو خاص ان لوگوں کو نافع ہے ذرا یعنی پرندہ زہر دار اور جس کے پر دن پر خال سرخ اور سیاہ ہوں اُن میں سے جو خوب فربہ اور بڑے ہیں پکڑیں اور قوائم اربعہ یعنی ہاتھ پاؤں اور سر اور پر بازو توڑ ڈالیں اور صاف کریں اُن میں سے ایک حصہ اور عدس مقشر بھی اس کے برابر ایک حصہ زعفران سنبل الطیب قرنفل فلفل دارچینی ہر واحد سدس جزا سب کو زم زم پیس خصوصاً ذراریح کو پانی میں گوندھ کر قرص طیار کریں بمقدار دو وانگ کے ایک قرص ہو اور ہر روز ایک قرص ہمراہ آب نیم گرم کے استعمال کریں اور اگر مثانہ میں کس قدر پیچ اور مڑوڑی پیدا ہو جوشاندہ عدس مقشر اور روغن بادام اور مسکہ اور گھی کا استعمال کریں اور حمام میں ہر روز داخل کریں بعد اس طبیخ کے پلانے کے اور آبزن میں اتنی دیر تک بٹھائیں کہ اس میں پیشاب کردے اور غذائے مرطب کا از قسم شوربہ بچہ ہائے مرغ فربہ استعمال کریں اور نبیذ کو پلائیں اور سردی سے بچائیں نسخہ مختصر دوا الذراریح کا ذراریح اسی طریق سے جو ابھی مذکور ہوا ہے لیکر وہی میں ایک شبانہ روز بھگوئیں اس کے بعد وہ مقدار جغرات کی گرا کر تازہ وہی چھوڑ دیں اور پھر اک سبانہ روز بھیگا رہنے دیں اس طرح تین مرتبہ وہی بدلیں اس کے بعد سایہ میں خشک کریں اور بعد خشک کریں گے ہموزن عدس مقشر ملا کر پیش اور پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کریں مقدار شربت دو وانگ ہے ہمراہ شراب خواہ نیم گرم پانی کے ساتھ اور بعد اس دوا کے استعمال کے ایسی تدبیر کریں کہ پسینا خوب برآمد ہو چلنے س خواہ اوڑھنے سے پھر اگر اس دوا کے استعمال سے کسی طرح کا کرب پیدا ہو بقدر ایک سکرجہ کے زیت خواہ روغن زور پلانے چاہئے اور آبزن کا استعمال بدستور سابق کرے اور اس میں پیشاب کرے اگر خون کا پیشاب ہوجائے پانی سے ڈرنے کا خوف جاتا رہیگا

شہد مکھی کے چھتے کے خانہ خواہ موم کی گھر بان بنا کر اس مس پانی بھریں اور علیل کو پلا دیں اور یہ بھی نافع ہوتا ہے چیتا اور باڑھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور اُن کے بچوں کے زخموں کا علاج یہ جانور درندہ خواہ ان کے مثل حبشہ میں اور جانور مثل صحیح کتے اور آدمیوں کے نہیں ہیں بلکہ ان کے دانت اور چنگل بالطبع خالی سمیت سے نہیں ہیں اگر چہ بجائے خود صحیح اور سلیم ہوں اس واسطے اول علاج اُس شخص کا یہی ہے جس کو اُن کے دانت خواہ چنگل کا صدمہ پہنچا ہو کہ جزب سمیت بطرف خاجر کے کیا جائے اس کے بعد زخم کے التحام اور پر ہونے کی تدبیر کرنی چاہئے اور تھوڑی سی تدبیر اُن کی سمیت جذب کرنے میں کافی ہوتی ہے تمساح کے کاٹنے کا بیان جس کو تمساح نے کاٹا ہو جائے پہلے وہی تدبیر کرے اور جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کتے کے کاٹنے میں یعنی جو کتا دیوانہ نہ ہو اس کا علاج اور تمساخ کا کاٹنے کا علاج یکسان ہے لیکن تمساح کے زہر کو بطرف خارج کے جذب کرنا ضرور ہے اس لئے کہ اگر چہ اس کا کاٹنا مجرب بہ سلامت ہوتا ہے تاہم مقام گزند سمیت سے خالی نہیں ہوتا ہے اور جذب اس کا نظروں اور عدس وغیرہ سے کرنا چاہئے جب تنقیہ سے فراغ ہو جائے روغن زرد اور چربی بارہ سنگھا اور مرغابی کی زخم میں بھری چاہئے شہد ملا کر اور اس کے زخم کے پر ہونے کی تدبیر کرو اور خود تمساح کا گوشت التحام زخم کے واسطے بہت نافع چیز ہے بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ جس شخص کا تمسا نے کس قدر عضو لحمی وغیرہ چبالیا ہو اور بدن میں کمی پید اہوئی ہو اس پر تمساح کی چربی لگانے سے شفا حاصل ہوتی ہے اور عضو ناقص پورا ہو جاتا ہے بندر کے کاٹنے کا علاج جس شخص کو بندر نے کاٹا ہو وہ بھی پہلے ایسی تدبیر کرے کہ سمیت زخم کا جذب بطرف خارج کے ہو جائے بشرطیکہ آثار سمیت کے ظاہر ہوں اور جذاب اس کا تضمید سے ادویہ ذیل کے کرنا چاہئے جیسے خاکستر اور سرکہ اور پیاز اور بادام تلخ اور انجیر خصوصاً انجیر خام یا مرداسنگ ہمراہ نمک اور بیخ رازیانہ اور شہد اور ورم میں سکون مرداسنگ کے لگانے سے پیدا ہوتا ہے اور تفتیح ورم کی شہد اور کلونجی

اور مٹر اور شہد سے کرنی چاہئے۔

بلی کے کاٹنے کا علاج کبھی بلی کاٹنے سے درد شدید اور سبز ہو جانا بدن کا عارض ہوتا ہے علاج ان لوگوں کا وہی علاج عام پہلے طریقہ سے کر کے پھر ضماد پیاز اور ضماد فودنج بری کا کرنا مفید ہے اور اس کا استعمال کھانے میں بھی مفید ہے اور کلونجی اور تل کا ضماد بھی مفید ہے نیولے کے کاٹنے کا علاج کہتے ہیں نیولے کے کاٹنے سے درد بہت جلد پھیل جاتا ہے اور رنگ میں کمودت عارض ہوتی ہے علاج اس کا قریب بہ علاج مذکور ہے کہ پیاز اور لہسن کا ضماد کریں اور کھانے میں بھی انہیں کا استعمال اور شراب خالص کا استعمال ان دونوں کو کھا کر کرنا چاہئے اور انجیر خام ہمراہ آور کرسنہ کے کتاب تریاق میں بعض لوگ لکھتے ہیں کہ خود بندر کا پوست ادھیڑ کے اس کے کاٹے ہوئے زخم پر خواہ دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے پر اگر لگائیں فوراً صحت حاصل ہوتی ہے موغالی کے کاٹنے کا علاج اور اس کو قلاء بھی کہتے ہیں بعض اطبا کہتے ہیں کہ جانور نیولے سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اس کا مائل بہ تیرگی بالطافت اور باریکی خواہ نزاکت ہوتا ہے اور منھ اس کا بہت ہی لابنا اور چوڑا ہوتا ہے اسی حکیم کا قول ہے کہ یہ جانور کسی حیوان کو دیکھتا ہے جست کر کے اسکے خصیصہ میں لٹک جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کی شکل چوہے کی سی ہوتی ہے اور رنگ بھی اس کا ویسا ہی ہوتا ہے اور بلندی اس کے پشت کی یعنی ریڑھ اس کی بطور باڑھ کے تیز ہوتی ہے اور آنکھیں دونوں چھوٹی ہوتی ہیں اور دانت اس کے تین طبقہ رکھتے ہیں ایک پر ایک جما ہوا اور تھوڑا سا خم اور کجی بھی اس میں ہوتی ہے اوپر کی طرف رکھتے ہیں اس کے کاٹنے سے اوجاع شدید اور نخس پیدا ہوتا ہے تمام بدن میں اور چند مقامات پر سرخی پیدا ہوتی ہے جہاں جہا اس کی دانت لگتے ہیں واہ جیسے دانت زیادہ اور کم سمیت رکھتے ہوں اور کاٹنے کے زخم کے گرد چھوٹے دانہ پڑ جاتے ہیں ان میں رطوبت دموی بھر جاتی ہے اور قواعد یعنی تہ میں اُن دانوں کے کمووت اور تیرگی ہوتی ہے اور گرد قاعدہ کے بھی رنگ تیرہ ہوتا ہے اور جب

پہلے جنگلی حشرات کا ذکر کریں گے اصناف عقرب کے ایک قوم نے بیان کیا ہے کہ مادہ بچھو بہ نسبت نر کے بڑا ہوتا ہے اور دو کے برابر ہوتا ہے اس لئے کہ بچھو پتلا اور نحیف ہوتا ہے اور مادہ موٹا اور بڑا اور ڈنک مادہ کا باریک اور نر کا گندہ اور بھاری ہوتا ہے۔ کبھی حسب اتفاق ایک ہی بچھو کے دو ڈنک ہوتے ہیں جیسا بعض اہل تجربہ نے گمان کیا ہے اور دو سوراخ پیدا ہوتے ہیں اس شخص کے بدن میں جسے ڈبتا ہے اور مقام لسع ٹھنڈا اور تمام بدن می گرمی پیدا ہوتی ہے اور کبھی سرد پسینہ بھی نکلتا ہے وہ بچھو جو بال و پر دار ہو حبشہ میں بڑا ہوتا ہے اور اکثر اُسے ہوا اُڑنے میں گرنے سے منع کرتی ہے پس ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف سفر کرتا ہے کبھی بچھو کی دم پر گریان اور حلقے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ بعض اقسام کی دم پر چھ عدد گنڈے ہوتے ہیں کہ ان میں چمک دک زمانہ طلوع شعری عبور میں جو عین بھادوں میں ہے زیادہ ہوتی ہے ایسے بچھو کا ڈسا ہو زندہ نہیں دیتا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ ایک جانور چھوٹا مشابہ بچھو کے جسے چھ بندا کہتے ہیں اس کی سمیت البتہ ہندوستان میں اس قدر مشہور ہے جیسا شیخ لکھ رہا ہے متن بعض بچھو کی دم بر چھ عدد سے کم مثلاً پانچ گریاں ہوتی ہیں ایک قوم نے کہا ہے کہ بچھو کے رنگ تو قسم میں سپید زرد سرخ خاکستری اور رمکعب یعنی سرخی سیاہی مارتا ہوا اور سبزی سنہری جس کا وہانہ اور کنارہ دم کا سیاہ ہوا ایک میگون ہوتی ہے اس کے ڈسنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بدن میں کانٹے سے چھبتے ہیں اور درد موزی پیدا ہوتا ہے ایک قسم دخانی رنگ کی ہوتی ہے اور اس کے ڈسنے سے قہقہہ اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے بچھو کے کاٹنے سے کیا کیا عوارض پیدا ہوتے ہیں۔ جس مقام پر ڈنک مارتا ہے فوراً ورم سخت اور سرخ پیدا ہو کر آئیں درد اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور کبھی التہاب اور سوزش اور کبھی سردی بدن میں پیدا ہوتی ہے اور ایسا خیال کرتا ہے جیسے اس کا بدن کوفتہ بوجہ سنگ سار ہونے کے ہوا ہے اور برف گرا پڑتا ہے اور دفعتہً درد پیدا ہوتا ہ اور بدن میں کاٹنے سے چھبنے لگتے ہیں اور اس کے بعد پسینا نکلتا ہے اور ہونٹھ میں اختلاج اور پھرکن اور

سردی پیدا ہوتی ہے اور قے میں خواہ لعاب کے طور سے ایک رطوبت لزج ایسی نکلتی ہے اور نکلنے کے ساتھ ہی منجمد ہو جاتی ہے اور قشعریرہ اور ملتیہ ہو جانا بالوں کا پیدا ہوتا ہے اور ارتعاش یعنی جوڑ بند میں تھرتھر پڑ جاتی ہے دونوں پر اونچے ہو جاتے ہیں قضیب لا بنا ہو جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے کبھی بچھو کا مارا بیساختہ گوز پر گوز لگاتا ہے خصوصاً اگر ڈنک نیچے کے اعضا میں لگا ہو بغلوں میں ورم پیدا ہوتا ہے اور ڈکار بکثرت آتی ہے خصوصاً اگر ڈنک اوپر کے اعضا میں لگا ہو رنگ بدن کا صغیر ہو جاتا ہے اور جو بچھو نہایت ردی اور دلون قسم کا ہو اس سے زیادہ اعراض رویہ پیدا ہوں گے اور یہ احوال مذکورہ باقراط عارض ہوں گے اور ڈنک کا زخم مثل داغ سوختہ کے سوزش اور جلن میں ہوگا اور تمام بدن میں لرزہ اور سردی پڑ جائے گی اور ہونٹ کے اوپر رطوبت لزجہ پیدا ہو کر اس پر بستہ ہو جائے گیا اور آنکھ سے رطوبت نکلا گی اور اس کے بعد کیچڑ جم جائے گی دونوں کولے میں اور سحنہ کا تغیر پھیلتا ہوا نظر آئے گا اور مقام براز باہر آئے گا اور ذکر میں ورم پیدا ہوتا ہے اور زبان موٹی ہو جاتی ہے اور دانت پر دانت بجنے لگتے ہیں اور اعضائے اصلیہ میں تشنج پیدا ہوتا ہے اور کبھی دانت پر دانت بیٹھ جاتے ہیں پھر ان کا جدا ہونا دشوار ہوتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ اگر بچھو کا ڈنک شریاں پر لگتا ہے غشی پید اہوتی ہے اور اگر پیٹھ پر لگے تشنج پیدا ہوتا ہے اور اگر اوروہ پر لگے عفونت اخلاط پیدا ہو گی علاج پہلے قوانین عامہ سے علاج کرنا لازم اور تکمید نمک اور باجرہ وغیرہ سے کریں اور سب سے پہلے چوسنے کی تدبیر کریں اور شروط اس کے سب ملحوظ رہیں جو اکثر بیان ہو چکے ہیں اور جتنے طریقے جذب کے مذکور ہو چکے وہ سب کام میں لائیں اور ادویہ حاوۂ لطیفہ جن سے بسرعت التہاب پیدا ہو جیسے حلتیت اور لہسن اور عاقرقرحا کا استعمال کریں اور مہندی تو نہایت عمدہ دوا ہے اس طرح ریٹھے کا چھلن اور جس گھانس خواہ بیخ کا پتا مثل مرزنجوش کے ہو اور زمین پر بشکل مدور پھیلے اور قرا اس کا ایک بالشت کا ہو اور اس کے مزے میں لزوجت ہو اور بعینہ مزا اس کا نخ یعنی بیر کا وہ بیر جو تازہ ہوتا

ہے اور اس کو پانی میں پیس کر پلاتے ہیں پس درد میں سکون پیدا ہوتا ہے اطبا نے بہت سے حشائش اور بہت سے درخت نام بنام ذکر کیے ہیں کہ ہم انہیں اچھی طرح نہیں پہچانتے ہیں اور پھر ایک درخت کا ذکر کیا ہے کہ اس کی شاخ زمین سے ایک بالشت اونچی ہوتی ہے اور ڈالیاں برابر برابر اس کے پیدا ہوتی ہیں اور بقدر ایک ذراع کے بلند ہوتی ہی اور ان پر مثل برف کے ایک شے منجمد ہوتی ہے مزہ اس کا ویسا ہی ہوتا ہے جیسا مزہ برف کا ہے اس کے پلانے سے درد میں سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور بعت بربری جو مشابہ سورنجان ک ہوتی ہے بہت مفید ہے اور بصل اسقیل بھی عجیب النفع ہے اگر اکلا استعمال کریں اور تریاق فاروق اور شروریطوس اور تریاق غرہ نامی حکیم کی اور تر اربعہ اور سنجرینا اور دوائے حلتیت اور خود حلتیت بھی اچھی دوا ہے اور ماشر اور حرمل آج کل تجربہ میں آئے ہیں اور قرطم بری ایسی ہے کہ بشہادت جالینوس اس کا فائدہ اتنا دریافت ہوا ہے کہ اگر عقرب زدہ کے بدن میں باندھ دی جائے درد میں سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور یہ قرطم از قسم خراشف خاردار کے ہیں اور مترجم کے نزدیک چٹ چٹا جسے بعض بلاد میں انجھا جھاڑا کہتے ہیں شاید اس سے مراد متن بعض لوگ کہتے ہیں کہ بمقدار ایک تل کے بیش کا استعمال کریں سکون درد میں پیدا ہوگا اور اس کی سمیت بھی دفع کرتی ہے اور اتنی مقدار قاتل بھی نہیں ہے اس لئے کہ مہلک کی مقدار نصف درہم تک ہے اور منجملہ ادویہ جیدہ کے لہسن ہے شراب کے ساتھ اس طرح کہ پہلے لہسن کا استعمال کریں اس کے تھوڑی دیر بعد شراب پلائیں خصوصاً اگر ثوم کے ہمراہ اس قدر جو رہی ہو اور ہر روز قریب ایک اوقیہ کے استعمال کرنا چاہئے اور بعد استعمال ثوم اور شراب کے کسی ایسے مقام پر جہاں پنبئی پردہ وغیرہ کے ذریعہ سے ہوا بند ہو کچھ اڑھا کر اُسے بٹھانا چاہئے اور اگر کوئی حیلہ ایسا بن پڑے کہ آب گرم کے بخار کے اوپر اُسے اٹھائیں یعنی نیچے گرمی بخارات آب گرم کی اُسے پہنچے یہ بھی نافع ہوگا اور غرض ان تدبیران سے یہ ہے کہ پسینا نکل آئے اور پسینا نکالنے سے یہ غرض ہے کہ مواد کی

تحریک بطرف خارج کے ہو اگر حمام میں داخل کر کے پسینا نکالا جائے وہ بہت نافع

ہے اور بعد خرچ کے حمام سے شراب خالص پانی چاہئے تریاق جید خاص ایسے لوگوں

کے واسطے یہ ہے زروانداطویل حنطیا ناحب الغار پوست بیخ حنظل افسنتین نبطی عروق

صفر فاشرا سب کو شہد ملا کر معجون کریں دوسرا تریاق بھی جید ہے تخم سداب بری کمون

حبشی تخم خندقوقی ہر واحد سے بقدر ایک اکسوتافن سرکہ بقدر ضرورت ضمغ عربی اتنا میں

سرکہ بالزوجت ہو جائے سب ادویہ کو جمع کریں اور مقدار شربت کی ایک درخمی ہے

اُس سے زیادہ خطرناک ہے بلکہ اگر زیادہ مقدار کی ضرورت ہو بعد نصف گھنٹے کے

نصف درخمی پھر دینا چاہئے تریاق دیگر بھی جید ہے ثوم اور جوز ایک ایک جزو برگ

سداب یابس اور حلتیت اور مرمکی ہر واحد نصف جز بھیگے ہوئے انجیر میں معجون کریں

اسے دھو کر مقدار شربت تین درہم ہمراہ شراب کے تریاق جید جندبیدستر فلفل ابیض

مرافیون ہموزن لیکر قرص طیار کریں مقدار شراب تین ابولوسات ہمراہ چار اوقیہ شراب

کے ایضاً رتیلا کے کاٹنے میں بھی یہ دوا مفید ہوتی ہے ایضاً جاؤشیر مرمکی قنہ جندبیدستر

فلفل سپید کومعیہ اور شہد ہموزن میں معجون کریں دوائے عسکری اور اس کے بنانے کی

ترکیب بیخ حنظل بیخ کبر افسنتین زراوندی طرخشقوق یہ سب اجزا برابر لے کر طیا

رکریں مقدار شربت لڑکے کے واسطے دو دانگ اور جوان کو ایک درہم ہے اور یہ دوا

عجیب النفع اور بےنظیر ہے جملہ مشروبات منجملہ ادویہ مشروبہ کے حلتیت ہے ایضاً فاشر

اور قرومانابوزن ایک درہم ہمراہ شراب کے اور سعد یعنی ناگرموتھ اور حب الاس اور

بادروج اور تخم بادروج اور تخم حماض بری اور طرخشقوق اور اور کاسنی سکنجبین یہ سب ادویہ

پلانے میں اور طلا کرنے میں مفید ہیں اور قوتنج بری اور سرطان نہری اگر ہمراہ شیر مادہ خر

کے پلائیں وہ بھی مفید ہے اہل عرب گوشدم گزیدہ کو دو درہم بیخ حنظل پیس کر پلاتے

ہیں اس سے بھی نفع میں ہوتا ہے ایک قوم نے تجربہ کیا ہے کہ نمک شور بقدر ایک

کفدست کے بھی زیادہ نافع ہے اور ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ اشنان سبز جب روغن

گاؤ میں کوٹ کر اور چھان کر پلائیں اور اس سے بقدر قریب دو مثقال خواہ نو ماشہ کے استعمال کریں بہت نافع ہوگی اور جو مولی خواہ بادروج کھا چکا ہو اسے عقرب سے ضرر نہ پہنچے گا جرادہ جس کے بال و پر نہیں ہوتے اور عظیم الجثہ ہوتی ہے اور اس کا نام خرکوک ہے جب سوکھ کر ہمراہ شرب کے پلائیں وہ بھی نافع ہے ایک معتبر شخص کا قول ہے کہ عقرب گزیدہ کو اس نے افیون اور بزرالبنج ہموزن شہد ملا کر کھلائے اور نافع ہوئے بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ مدار ہندی بھی شرباً نافع ہے جیسی بطور رطلا کے مفید ہے غاریقون کی منفعت عجیب ہے ثمرہ خنثی اور اس کی کوپل اور حب الغار خصوصاً اور تخم خندقوقی اور برگ ترب اور کاخ حرا یعنی انار پختہ بھی شرباً نافع ہے ایضاً زرواند کلونجی بیخ جاؤشیر بزرحرمل یہ اجزاء ہموزن لے کر مقدار شربت دو درمی ہمراہ شراب کے استعمال کریں ایضاً عاقرقرحا زرواند ایک ایک جزو فلفل نصف جزو محروث یعنی ربع جزو اور مقدار شربت بوزن ایک باقلا کے۔ ایضاً زرواند طویل عاقرقرحا ہموزن شہد میں معجون کر کے مقدار شربت دو درہم ہمراہ شراب کے۔ ایضاً مرمکی جاوشیر افیون ہموزن فاشرا چار جزو ان سب سے اقراص طیار کریں۔ ایضاً قشور بیخ زراوند طویل عاقرقرحا ہر واحد ایک جزو بقدر واجب ان اجزا سے استعمال کریں بعض اطبا نے کہا ہے کہ دردی شراب چھ جزو کبریت زرد یہ آٹھ جزو تخم سداب تین جوز جندبیدستر تخم جرجیر ہر واحد سے دو درہم دریائی کچھوے کے خون میں یکجا کریں اور رملائیں اور ایک درہم پانچ اوقیہ شراب کے ہمراہ استعمال کریں اطلیہ اور اضمدہ کا بیان خود بچھو کو پیس کر ضماد کرنا ایک عمدہ ضمار ہے واسطے جذب سمیت عقرب کے بوجہ مشاکلت کے ایضاً۔ بچھو کی دم کا ضماد بھی عجیب الاثر ہے ایضاً ایک گھاس جس کا نام ذنب العقرب ہے اور شانبہ بچھو کی دم سے ہوتی ہے اس کا ضماد بھی مجرب ہے اور اس کی یہ خاصیت ہے کہ اگر حالت صحت میں کسی مقام پر بدن کے اس کا ضماد کریں خدر اور سن پیدا کرتی ہے اور جس قدر خون اس مقام پر ہے اُسے مردہ اور بے حس کر دیتی ہے جیسا بعض بہود نے

گمان کیا ہے اور چوہے کا پیٹ پھاڑ کے بچھو کے مقام لسع پر رکھیں با جماع سمیت مفید ہوگا یعنی تمام زہر کو ایک ہی جگہ کھینچ لیتا اور پھیلنے نہیں دیتا اور اس طرح مینڈک کا بھی حال ہے اور ہم نے خود تجربہ کر کے دریافت کیا ہے کہ طلائے مداد ہندی بہت نافع ہے اور درد میں سکون پیدا کرتی ہے اس طرح کچی انجیر میں جو رطوبت سپید مثل دودھ کے نکلتی ہے اور جند بیدستر اور بلادر بھی بقول اطبا عجیب النفع ہے کہ درد میں سکون پیدا کرتی ہیں اور بیجی ہمراہ سرکہ کے ضماد کرنا بھی عمدہ ہے اور کبریت زندہ یعنی کشتہ نہ کیا ہو ہمراہ راتیخ کے خواہ علک البطم کے ساتھ اور گوشت سمک مالح گاؤ لہسن مطبوخ اور گھی گرم گرم ضماد کرنا ایضاً تخم کتان تخم خطمی جدا جدا خواہ دونوں یکجا کر کے ہمراہ نمک کے ایضاً دقیق شعیر عصارہ سداب کے ہمراہ خواہ اس کا جوشاندہ ایضاً چنے کی بھوسی اور پنجال کبوتر کو پختہ کر کے ضماد کرنا بادروج بھی اطلیہ نافع سے ہے کہ فی الحال مسکن وجع ہوتی ہے اس طرح بیخ حنظل اور بیخ کاسنی اور طرحشقوق اور بادروج کے طلائے جید ہے اور خشک مرزنجوش بھی نافع ہے طحلب البول بھی ایسی دوا ہے کہ اس کے بعد کوئی دوا نافع نہیں ہے ایک یہ بھی طریقہ نافع ہے کہ جس مقام پر بچھو نے کاٹا ہو سنگریزہ کو آگ میں گرم کر کے اس پر سرکہ ڈالیں اور جو دھواں اٹھے اسے مقام لسع تک پہنچائیں۔ منجملہ مطولات خاص کے یہ ہے کہ طبیخ انگن اور طبیخ بابونہ بھی عجیب النفع ہے آب دریائے شور گرم کے اس کا نطول بھی مفید ہے عصارہ حذقوقی خواہ اس کا طبیخ بھی عجیب النفع ہے اور نفط ابیض گرم کیا ہوا بھی زیادہ مفید ہے اور زیت میں چھپکلی پختہ کر کے اگر مقام لسع پر ٹپکائیں زیادہ مفید ہوتا ہے اور عجیب النفع ہے فصل بیان میں عقرب جرارہ کے یہ اقسام جرارہ مثل اُن بچھوؤں کے ہوتے ہیں جو انجدان میں ہوتے ہیں اور یا خبائث ہوتے ہیں دم اُن کی کھچی ہوئی اور زہر ان کے تیز اور اکثر گروہ پر خواہ لشکر بزرگ پر حملہ آور ہوتا ہے اور مقام اس کا بھی وہیں ہے اور معاون انجدان مس بھی پیدا ہوتا ہے جس وقت ڈستا ہے فوراً کچھ اثر ظاہر نہیں ہوتا ہے بلکہ دوسرے دن خواہ اس

کے بعد اس کا زہر منتشر ہوتا ہے اس طرح کہ اس پر کرب ظاہر ہوتا ہے اور یوں میں تغیر پیدا ہوتا ہے اور کبھی یرقان بھی ظاہر ہوتا ہے اور زبان سوج جاتی ہے اور مقام لسع پر قرحہ پڑ جاتا ہے خون کا پیشاب کرتا ہے اور کبھی طبیعت میں حبس ہوتا ہے اور کبھی انجام کار اس کا ہلاک کی طرف ہوتا ہے اور ابتدا خفقان سے ہوتی ہے اور غشی بھی ابتدا میں نمودار ہوتی ہے اگر کسی شخص کو عقرب جرارہ کاٹے اور درد کم ہو اس دھوکے سے اس کے علاج میں سستی نہ کرنی چاہئے اس لئے کہ اس کا ہر نہایت ردی اور برا ہوتا ہے

علاج بعد علاج حام اور مشترک کے افضل معالجہ یہ ہے کہ موضع لسع کو داغ دیں اور مشروبات میں سے آب کاہوئے تلخ اور طرخشقوق اور ماء الشعیر اور جمیع اشربہ مطفیہ خصوصاً جس وقت بھڑک میں شدت ہو اور اس کا افضل علاج اور مجرب یہ ہے کہ سویق تفاح آب سرد کے ہمراہ دیں اور ایک قوم نے کہا ہے کہ بیخ جادہ پانی کے ہمراہ پلائیں وہ بھی نافع ہوگی راسن بھی دوائے جید ہے جیسا لوگ کہتے ہیں اور تریاق عسکری بھی اس کی دوائے جید ہے۔ نسخہ تریاق عسکری کا۔ پوست کبر حنطیانا افسنتین رومی زراوند مدحرج طرخشقوق بابلس سب کو ہموزن پسیں اور مقدار شربت اس کی دو درہم ہے دوسرا تریاق انہیں لوگوں کے واسطے طرخشقوق یابس اور برگ تفاح ترش کشنیز سب اجزا ہموزن لیں اور کوٹ پیس کر طیار کریں اور بقدر تین کفدست کے مقدار شربت ہے اگر التہاب میں شدت زیادہ ہوگی آب فواکہ کے استعمال سے تسکین پیدا ہوگی اور جو عصارات مبردہ فواکہ کے ہیں ان کے استعمال سے اور اگر خفقان پیدا ہوگا شراب تفاح شامی اس کو نافع ہوگی اور سویق تفاح اور دوغ ترش ہمراہ قرص کافور کے اور جب کرب میں شدت ہو آب فواکہ ہمراہ روغن گل کے جو سرد کرلیا ہو اور اگر طبیعت میں احتباس پیدا ہو حقنہ کریں اور اگر بول الدم عارض ہو فصد کھولنی چاہئے اور جو علاج خاص بول الدم کا ہے وہ کرنا چاہئے اور اگر زبان میں ورم پیدا ہو اس رگ کی فصد کھولیں جو زبان کے نیچے ہے اور آب کاسنی سے غرغرہ کرائیں اور اگر مقام لذع میں

آ کلہ پیدا ہو دائے حادہ سے اُسے دفع کریں اور اس کے گرد طین ارمنی اور سرکہ کو طلا کریں اور قروح خبیثہ کا علاج جو مذکور ہو چکا ہے اس سے علاج کریں بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا۔ رتیلات کے اقسام ارباب تجربہ اور احتیاط نے فقط چھ قسم کے ذکر کیے ہیں پھر تفصیل میں ہر ایک صنف کے اور صفات میں اُن کی عبارات مختلف ہوتی ہیں بعض معتمد اطبا کا یہی قول ہے کہ پہلی صف اس کی جس کا نام راذغیون ہے مدور الشکل ہوتی ہے اور عناب رنگ اور عنابی رنگ سے وہ رنگ مراد لیتے ہیں جو سرخ مائل بسیاہی ہو دوسرے قسم کا نام لوقوس ہے اور یہ قسم میں چوڑی زیادہ ہوتی ہے پہلی قسم سے جس کو ہم نے مدور الشکل لکھا ہے اور جو اجزا جسم کے قریب گردن کے ہیں انہیں گریان گربان سی ہوتی ہیں اور منھ پر اُس کے تین چیزیں بلند نمودار اور متخلص چکنی چکنی ہوتی ہیں تیسری قسم مورمیقون ہے ان کا سر چیونٹی کے برابر ہوتا ہے وہ بڑی چیونٹی جس کا نام مجروف ہے اور رنگ اس کا مائل بہ خاکستری اور اس کے بدن کو چھوٹے اجسام اور نیچے اور سرخ رنگ ڈھانپے ہوئے ہیں خصوصاً بروقت اس کے ظاہر ہونے کے چوتھی قسم سقلبر ومقلون ہے اس کا سارا بدن اور سرخت اور باصلات ہوتا ہے اور اس کے بازو چیونٹی کے ایسے ہوتے ہیں وہی بڑی چیونی جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے پانچویں قسم سقلیقون اس کا جسم طویل اور باریک ہوتا ہے اور اس کے بدن پر نقطہ ہائے چند خصوصاً اور گردن کے قریب چھٹی قسم قریقواطیس یہ طویل الجسم ہے سبز رنگ مثل ابرہ کے یعنی سوئی کے اس کی گردن کے نیچے ہوتا ہے اور یہ طبیب جس نے اقسار رتیلات کے یہ سب بیاں کیئے ہیں سب کے اغراض یکساں کر گئے ہیں ادر اور لوگوں نے کچھ اعراض اقسام کے زیادہ بھی لکھے ہیں جو ہر قسم کے خاص اعراض میں سوائے اس طبیب کے اور دوسرے شخص نے کہا ہے کہ رتیلا ایک دانہ ہے مشابہ اس عنکبوت کے جس کا نام ذئبید ہے اور وہ مکھی کا شکار ہے یعنی جس مکڑی کو مکھی شکار کرتی ہے اس کے مشابہ رتیلا ہے۔ پھر یہ بھی کہا ہے کہ اقسام رتیلات کے بہت ہیں اور بنا بر قول

جالینوس کے اقسام رتیلات کے بارہ ہیں سب سے بری قسم وہ ہے جو مصری کھلائی ہے
انہیں اقسام میں سے سرخ رنگ ہے گویا کہ گول لکڑی کیا یسی ہوتی اور انہیں اقسام
میں سے سیاہ رنگ وخانی جو مشابہ عنبیہ کے ہوتی ہے اور انہیں اقسا میں سے رقطا ہے
اور انہیں اقسام میں سپید اور گول پیٹ کی ہوتی ہے اور منہ اس کا چھوٹا اور انہیں اقسام
میں سے کوکبیہ ہے اور اس کی پیٹھ کی جانب پر اور خطوط اس پر نمایاں براق ہوتے ہیں
اور انہیں اقسام میں سے زرد رنگ اور ایسے ہوتے ہیں کہ خطوط زرد پہلے اس کے
سامنے آتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور انہیں اقسام می سے عنبیہ ہے جو اسے نام سے
خاص ہے اس کا منہ اس کے سر کے بیچ میں ہوتا ہے اور اس کے پاؤں چھوٹے چھوٹے
پیچھے کی طرف پھرے ہوئے اور جب کاٹنے کا ارادہ رتی ہے دونوں پیر فقط زور دیکر تن
جاتی ہے اور قریب ڈنک مارنے کی تھوڑی رطوبت منہ سے گراتی ہے اور یہ قسم پہلی قسم
جو عبیہ کی گذر چکی ہے اس سے زیادہ الطف ہوتی ہے انہیں اقسام میں سے ایک قسم علیہ
بھی ہے مشابہ مور سرخ گردن سیاہ سر کی ہوتی ہے اور مختلف طور کے نقطہ رنگ برنگ
اس کے بدن پر ہوتے ہین انہیں اقسام میں سے ذروحیہ اور انہین اقسام میں سے
زنبوریہ ہے اور سرخ رنگ مشابہ زنبور کے ہوتی ہے پھر یہ سب بیان کر کے اسی شخص
نے ہر قسم کے اعراض خاص کر ذکر کیا ہے اور انہیں اقسام میں سے کرسینہ سے اس کا نام
کرسینہ اس واسطے رکھا گیا ہے کہ چھوٹی ہوتی ہے اگر گویا مٹر کے دانے کے برابر گول
گول ہوتی ہے منہ اس کا چھوٹا پیٹ اس کا اشقر اور قوایم اربعہ سفید رنگ اور پھولے
پھالے زیادہ اور مصریہ جس کا ذکر ابھی ہوا ہے وہ نہایت خبیث قسم ہے اور اس کا پیٹ
بڑا اور سر بھی اس کا بڑا ہوتا ہے اور اُس مکھی سے مشابہ ہوتی ہے جو چراغ کے گرد اُڑتی
پھرتی ہے شبکور رتیلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا بیان اجماتی
وتفصیلی یہ ہے جالینوس نے کہا ہے کہ رتیلا کا ڈنک اس قدر اندر جسم کے نہیں سرایت کرتا
جیسا بچھو کا گہرا ہے اس وجہ سے پسینا اس کے کاٹنے سے نہیں نکلتا اور نہ رنگ سبز ہوتا

ہے اکثر اوقات جالینوس کہتا ہے کہ جس شخص کا یہ بیان ہے کہ رتیلات کی کل چھ قسمیں ہیں اور ان چھ قسموں کو اسامی مخصوصہ سے نام زد بھی کیا ہے چنانچہ اوپر اُن کا بیان ابھی ہو چکا ہے وہ سب قسمیں اس بات میں شریک ہیں کہ مقام لسع پر ورم پیدا ہوتا ہے اور وہی مقام کمتر اوقات سرخ ہو جاتا ہے اور اکثر تیرہ رنگ ہو جاتا ہے اور سبزی مائل کہ اس میں کھجلی زیادہ اُٹھتی ہے اور جو مقام اس کے گرداور قرب کا ہے اس میں بھی کھجلی ہوتی ہے اور کبھی یہ کھجلی بڑھتے بڑھتے ساق تک پہنچتی ہے اور بعض لوگ اتنا زیادہ کہتے ہس کہ نتو اور بلندی ورم میں زیادہ نہیں ہوتی اور ہمیشہ یعنی ہر وقت زانو اور قطن اور پشت اور ہتھیلیاں ہاتھ پاؤں کی سرد رہتی ہیں اور کبھی سارا بدن بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور اس وقت رعشہ اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے وہی حکیم کہتا ہے کہ ایسے وقت درد بھی موضع لسع میں شدید اور بے چین کرنے والا پیدا ہوتا ہے اور سہر یعنی بیداری مفرط اور زردی رنگ کی چہرہ پر نمایاں ہوتی ہے آنکھیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے عادت سے زیادہ اُن میں رطوبت پیدا ہوا آنسو قطرہ قطرہ متواتر ٹپکتے ہیں اسفل بطن خصوصاً پیڑو کے قرب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل خالی ہو گیا ہے اور کچھ نہیں ہے اور اوپر کی راہ سے طبیعت مادہ مانیہ کا دفع شروع کرتی ہے اور نیچے کی راہ سے ایسا ہی ماد اخراج کرتی ہے کبھی اسی مادہ میں ایک چیز مشابہ لکڑی کے جالہ کے برآمد ہوتی ہے اور دونوں چڈھوں میں اور انثیین میں انتفاخ سا پیدا ہوتا ہے اور مفاصل میں تقبض اس طرح کا پیدا ہوتا ہے جس طرح تشنج میں ہوتا ہے۔ اور برابر انبساط میں نہیں ہو سکتا وجع الفواد بھی عارض ہوتا ہے اور متلی بھی پیدا ہوتی ہے بدن سے پسینا ٹھنڈا برآمد ہوتا ہے اور کبھی دردسر شدید ایسا ہوتا ہے جیسے برسام والوں کے سر میں ہوتا ہے اور اطبا نے علامات میں یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ چہرہ پر زردی اور تمام بدن میں گرانی اور بول میں حرقت اور کبھی حرقت کے ہمراہ عسر البول بھی اور کبھی بااین ہمہ پیشاب میں ایک شے مثل عنکبوت کے برآمد ہوتی ہے اور قضیب اور عانہ اور رکبہ میں تمدد شدید پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح معدہ میں بھی اور

زبان میں انکسار اور بستگی او جاع میں شدت پیدا ہوتی ہے پھر اول حکیم جن سے چھ قسمیں کی ہیں وہ کہتا ہیں چھٹی قسم قریقو اطلیس کے ڈنک مارنے سے درد شدید معدہ میں لرزہ شدید اور اختلاج بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے یہی شخص کہتا ہے کہ جالنیوس وغیرہ نے جو تفصیل ذکر کی ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ قسم حمرا یعنی سرخ رنگ کے کاٹنے سے تھوڑا سا درد پیدا ہوتا ہے جس میں سکون بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور سودا اور قطا کے کاٹنے سے وجع شدید اور پھر ہری اور سردی اور عشر اور رانوں میں گرانی پیدا ہوتی ہے اور سپید قسم جس کا پیٹ گول اور مدور ہوتا ہے اس کے ڈنگ سے تھوڑا سا درد مع کھجلی اور مڑوڑے کے اور استرخائے شکم اور اختلاف بطن بھی عارض ہوتا ہے اور کوکبیہ کے کاٹنے سے درد شدید اور کھجلی اور پھر ہری اور خدر اور گرانی سر اور استرخائے بدن عارض ہوتا ہے اور عنبیہ کی وجہ سے درد شدید موضع لسع اور ضربت میں اور برودت بدن میں اور اشتعر ار اور انعاش اور کزاز اور عرق سیال وہ بھی سرد اور بند ہونا آواز کا اور سن تمام بدن میں اور پیٹ ورم اور قضیب کا توتر یعنی سیدھا کھڑا رہنا اور نعوظ اور ایک شے بدون ارادہ کے قضیب کی طرف سے نکلتی ہے اور بول میں کدورت پیدا ہوتی ہے اور وہ سیاہ قسم جو دخانی رنگ کی ہے بڑی خبیث ہے اس کے کاٹنے سے درد معدہ اور ہمیشہ متواتر ہوتی ہے اور دردسر اور کھانسی پیہم اور تھکاؤ اور ماندگی پیدا ہوتی ہے اور بہت جلد ہلاکت عارض ہوتی ہے اور زرد رنگ جو پھولا پھالا ہے اس کے ڈنک مارنے سے درد شدید اور رعشہ اور عرق بارد اور پیٹ پھول جانا پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد قتل کرتا ہے اور بعض لوگوں نے عنبیہ کے کاٹنے میں چند اعراض اور بھی لکھے ہیں کہ الفاظ اور کھڑا ہونا قضیب کا اور آواز کا بند اور منقطع ہو جانا اور منی بکثرت خارج ہونا اور کزاز کا پیدا ہونا بھی عارض ہوتا ہے لیکن اس شخص کا تو چندان معتبر نہیں ہے کہ ہم اس کی رعایت کریں عنبیہ کا کائنات سلیم ہے اور الم بھی اس میں کم کرتا ہے اور روز وجیہ سے تمام بدن میں آبلہ پڑ جاتے ہیں اور زبان میں ثقل بھی پیدا ہوتا ہے اور زنبوریہ کی وجہ سے ورم موضع

لسع میں اور کزاز اور سبات غالب اور ضعف دونوں زانو میں پیدا ہوتا ہے کہ سینہ کے کاٹنے سے چونکہ یہ بھی خبیث زیادہ ہے وہی اعراض پید اہوتے ہیں جو عنبیہ کے بیان ہو چکے لیکن عنبیہ کے اعراض سے یہ سخت اور باصعوبت زیادہ ہیں مصر یہ کیوجہ سے بھی صداع شدید اور سبات اور اس کے بعد موت عارض ہے علاج ان کا بھی وہی ہے کہ پہلے قانون کلی کا استعمال کیا جائے یعنی جذب اور قبض اور چوسنا مادہ کا اور نطول موضع ماؤف پر آب نمک سے جو گرم ہو اور تریاقات کا استعمال کرانا جو باب عقرب میں مذکور ہیں اور حمام اور آب زن سے بھی بہت جلد سکون اُن کے اعراض میں پیدا ہوتا ہے اور درد بھی ٹھہر جاتا ہے اس لئے کہ یہ لوگ ادھر آب زن میں بھیگے اور درد میں سکون پیدا اور ادھر آب زن سے نکلے اور پھر درد پیدا ہوالہذا واجب ہے کہ ہر ساعت حمام کرائے جائیں۔ تریاق جید۔ ریتلا اور تنین بحری اور سانپوں کی اکثر اقسام کو مفید ہے کہتے ہیں کہ سموریا اور طرعون کے کاٹنے میں یہ دوا پلانی چاہئے فلفل سپید زراوند طویل بیخ سوسن آسمان گوئی ناردیں عاقرقرحا دوقو خریق سیاہ زیرہ حبشی ورق ینبوب ابوبطون انار کی ٹہنیاں پنیر مایہ خرگوش دارچینی سرطان نہری معینہ عصارہ خشخاش حب بلسان ہر واحد ایک اوقیہ کوٹ کر عصارہ کبر میں گوندھ کر قرض طیار کریں اور ہر ایک قرض کی مقدار ایک درخمی ہے اور وہی اس کی مقدار شربت بھی ہے کہ ہمراہ شراب کے استعمال کریں اور بعض نسخوں میں اصل السوس ابیض درد دونوں لکڑیاں بلسان کی اور تخم حندقوقی اور جوز السرو اور تخم کرس مذکور ہے تمام اقسام مشروبات کے حب صنوبر زیرہ حبش برگ درخت ولب اور اُسی کے چھلکے اور تخم خندقوقی اور نخود سیاہ خصوصاً بری یعنی جنگلی چنا حب الآس بھی بہت خوب ہے اور تخم قیصوم تخم شبت زراوند ثمرۃ الطرفا عصارہ حی العالم کا ہوئے بری کا دودھ اور مقدار شربت ان سب دواؤں سے دو مثقال ہے جسے چاہے اختیار کرے ہمراہ شراب کے اور بھی جس شراب میں جوز السرو خصوصاً دار چینی بھی جوش دی گئی ہے اور شوربائے سرطانات اور شوربائے مرغابی جوشاندہ بیخ

ہلیون ہمراہ شراب کے عمدہ مشروبات میں مرکب کرکے یہ دوا ہے کہ رزاوند اور کمون کرمانی ہموزن لیکر اور تین درہم آب گرم کے ہمراہ استعمال کریں تریاق مجرب اس واسطے ہے کلونجی دس درہم دوقو کمون ہر واحد پانچ درہم ابہل جوز السرو ہر واحد دو درہم شہد معجون کرکے مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شراب کہنہ کے استعمال کریں اطلیہ میں سے بہت عمدہ طلا یہ ہے کہ خاکستر درخت انجیر شراب میں ملاکر اور نمک اور قلقدلیس اور آسفنج سرکہ میں ڈبوکر اور پھر نچوڑیں اور زراوند ہمراہ آرو جو کے سرکہ میں ملاکر استعمال کریں اور برگ بالم اور گندنا اور عصا الراعی اور رزاوند ہمراہ درخت انجیر کے ضماد انار کے چھلکے اور زراوند جو سرکہ میں ملاکر بعد دھونے زخم کے استعمال کریں اور زخم کو پانی اور نمک سے دھوڈالنا چاہئے۔

نطولا۔ جو مفید ہیں منجملہ اُن کے آب دریائی شور ہے گرم کرکے اور طبیخ جوز السرو بھی مفید ہے شبت کا بیان اور علاج اُس کا یہ جانور بڑی مکڑی کے ہم صورت ہوتا ہے اور جب یہ نوبت پہنچ جائے پھر قاتل ہوتا ہے اور اُس شخص کے بچنے کی امید نہیں ہوتی اور قسم مصریہ اس حیوان کی سب سے زیادہ دی ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس قسم مصری کا کیا حال ہے شاید یہ وہی حیوان ہے جو باب رتیلا میں مذکور ہوچکا ہے یا کوئی اور شے ہے علاج اس کا بعینہ علاج رتیلا کا ہے عنکبوت کا بیان اور اس کے علاج عنکبوت جس شخص کو کاٹے اس کے شکم میں ریاح کثیرہ پیدا ہوتے ہیں اور قشعریرہ اور برد اطراف اور انتشار قضیب عارض ہوتا ہے اور علاج اس کا مثل علاج رتیلا کے ہے اور تھوری دیر بعد شراب پلانے سے بھی اُن کو نفع پورا ہوتا ہے اگر تمام روز تا بہ شام اُس کا استعمال چلا جائے اور حمام میں شراب پلاکر تعریق کی تدبیر کرنی بھی مفید ہے اور کلونجی ہمراہ شراب کے اس طرح سداب ہمراہ شراب کے تنہا خواہ سعد کو فی شریک ہو دو حیوان غیر معلوم ایسے ہیں کہ بعض اہل علم نے ان کا ذکر کیا ہے اس طرح پر کہ وہ دونوں بھی اُنہیں حیوانات کے اقسام میں سے ہیں جن کا بیان اوپر ہوچکا ہے یعنی زہردار حیوان ہیں مگر

تو وہی ہے جو عقرب جرارہ کا علاج ہے اور خالص علاج اس کا یہ ہے کہ مقام لسع اگر کسی طریقہ سے پہچاننا چاہئے اس پر فادزہر کو طلا کریں اور عصارہ کا ہو اور صندل سرخ کا بطور طلا کے استعمال کریں اور پلان میں شیر دردشیدہ لبن ماعز اور مسکہ اور گل مختوم اور جدوار اور فرفخ اور اس کا عصارہ اور اسبغول اور لعاب اسبغول اور تمام ادویہ مطفیہ جیسے کاسنی اور آب کا ہو اور آب کدو اور آب خیار وغیرہ طبوع اور خزرالطین کا بیان اس جانور کے پاؤں بڑے بڑے ہوتے ہیں اور زہر اس کا تیز بہت ہوتا ہے اور سب اعراض اس کے ویسے ہیں جو قملتہ النسر کی فصل میں بیان ہوئے زنابیر کا بیان زنبور ہندی میں بھڑ کو کہتے ہیں اس میں تسخین اور گرمی شہد مکھی سے زیادہ ہوتی ہے اس کے کاٹنے سے درد اور سرخی اور ورم پیدا ہوتا ہے یعنی اقسام زنابیر کی بڑی سیاہ رنگ بھی ہوتی ہیں یعنی اُن کے سر کے گرد سیاہ دوائر سے ہوے ہیں یہ قسم مہلک ہے اور جن زنبور کی گریان زیادہ ہوں کسی قسم کی کیوں نہ ہو وہ سب سے زیادہ قاتل ہوتی ہے اور اس وجہ سے کبھی نوبت تشنج کی پہنچتی ہے اور کبھی دونوں زانوؤں میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور چھوٹی قسم کے کاٹنے سے بھی اکثر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے کہ آبلہ پڑ جاتے ہیں اور زبان میں ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے علاج اس کا یہ ہے کہ جس مقام پر اُس نے کاٹا ہوا ہے بطور معلوم خوب سا چوسیں اور اگر زیادہ ایذا ہو اور آثار سمیت کے زیادہ پیدا ہوں تو ایک درہم تخم مرزنجوش پلا دیں کہ درد اپنی جگہ سے زیادہ نہ بڑھے گا اور درد میں بھی سکون پیدا ہوگا۔ یا تیں کف دست کشنیز خشک کا استعمال کریں جن عصارات سے تبرید پیدا ہوتی ہے اور وہ معروف اور مشہور ہیں اُن کا بھی استعمال کرنا ایسے وقت میں بہت مفید ہے۔ کبھی برف کا شیاف دینا بھی مفید ہوتا ہے طلائے خبازی بھی اس میں کرنا چاہئے اور اگر بادروج اور خبازی کو ملا کر طلا کریں عجیب النفع ہے اور اس کا نفع بالخاصیتہ ہے اس طرح خطمی بھی نافع ہے اور چولائی اور مکوے خشک اور کنجد سائیدہ بھی مفید ہے اور الخیر خشک کا ذرور اور سرکہ اور گل خوشبو جسے طین الحر کہتے ہیں اور آب انگور

اُڑنے لگتی ہے میری رائے میں اُس کا حکم علاج وغیرہ میں وہی ہے جو زنبور کا بیان ہوا۔ فصل سام اور ابرص وعطابہ کے بیان میں جب کسی کو یہ دونوں کاٹتے ہیں پچھے کے مقام پر بعد کاٹنے کے چھوٹے چھوٹے دانت اس جگہ رہ جاتے ہیں جب ان دانتوں میں سیاہی آجاتی ہے ہمیشہ اُس مقام پر درد رہتا ہے اور پڑپڑاتا ہے اور کھجلاتا ہے تا اینکہ ریشم بھرنے سے یا قر سے اُن دانتوں کو نکال نہ ڈالیں پس ریشم وغیرہ سے اُن دانتوں کو لیکر الگ جھاڑ دے اُس وقت درد میں سکون پیدا ہو جاتا ہے اور کبھی ان دانتوں کو روغن اور راکھ سے چھڑاتے ہیں اور بعد ازاں اسی مقام کو خوب چوستے ہیں لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ جنگلی کاسنی کھانا اُس کے کاٹے ہوئے کو بہت نافع ہے پھر اگر درد میں زیادتی ہو تریاق رتیلا کا استعمال کریں۔ فصل اربعہ اور اربعون کے بیان میں اس جانور کو دخان اللون بھی مشہور کرتے ہیں بیشتر ایک بالشت کا طولانی ہوتا ہے اور اُس کے ہر ایک طرف جسم کے بائیس پاؤں ہوتے ہیں اور کبھی قدم پر چلتا ہے اور کبھی اُلٹا بھی چلتا ہے یعنی پیٹھ کی طرف کھڑا ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ اس میں سمیت بھی بیان کرتے ہیں اور جو درد اس کے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے تھوڑی دیر تک رہتا ہے اور فوراً سکون پاتا ہے زہرہ الحشی اس کی تریاق ہے اور بیشتر اس کے واسطے استعمال نمک کا ہمراہ سرکہ کے کافی ہوتا ہے۔ فصل بیان میں سالامندرا کے کاٹنے کے۔ میرے زخم میں یہ ایک جانور شبیہ خطابہ کے ہوتا ہے کہ اس کے چار پاؤں ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جوڑ ہر دم کے ہوتے ہیں اور یہ جانور آگ سے نہیں جلتا ہے اگر چولہے یا انگیٹھی میں ڈال دیں اُس کی آگ بجھا دیتا ہے جسے کاٹتا ہے درد شدید اور التہاب اور سوزش ایسی پیدا ہوتی ہے جیسے آگ لگی ہے اور ورم حار زبان میں پیدا ہوتا ہے اور زبان بند ہو جاتی ہے اور تمتمہ یعنی اکثر حروف کو سیم اور تے بولتا اور لرزتا اور رخدر پیدا ہوتا ہے اور اکثر اس کے کاٹنے سے کوئی عضو سیاہ ہو جاتا ہے کہ وہ سیاہی یا ستدارت یعنی گول ہوتی ہے یا سقوط عضو پیدا ہوتا ہے علاج کہا ہے کہ اس کا علاج چوزہ ہائے مرغ کھلانا اور

وغیرہ سے کرنا چاہئے فصل بیان میں جملہ دریائی ہوام کے جتنے زہریلے جانور دریا کے ہیں اُن کے علاج میں اطبا کا یہی قول ہے کہ تریاقات کا استعمال کرنا چاہئے اور سموم باروہ کا جو علاج ہے اُس سے علاج کرنا ضرور ہے اور ادویہ مذکورہ فصل رتیلا میں اور جو تریاقات اُس کے بیان ہوئے اُن سے علاج کرنا لازم ہے۔ الحمدللہ وحدہٗ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فن ساتواں کتاب الزینت۔

مجملی بیان زینت کا ہے اور یہ فن چار مقالات پر شامل ہے پہلا مقالہ شعر یعنی بالوں کے بیان میں اور اس میں خزانہ کا بھی ذکر ہے فصل پہلی ماہیت شعر کی یہ ہے کہ بالوں کی پیدائش بخار دخانی سے ہوتی ہے جس وقت وہ بخار مسام میں بستہ ہو جائے پس وہی بخار بستہ ہو کر بال کی شکل پیدا کرتا ہے اور پھر جس قدر بخار دخانی اُس جگہ آتا جاتا ہے اُسی بال کی طرف مستحیل ہوتا جاتا ہے لہذا بال بڑھا کرتا ہے خصوصاً اگر رطوبت بدن کی بالزوجت ہو اور اُس کے ہمراہ دہنیت بھی ہو اور وہ رطوبت بناتی خواہ س میں طینت کے خواص نہ ہوں چنانچہ درختوں کا بھی ایسا ہی حال ہے کہ جن درختوں میں دہنیت غالب ہے اُن کی پتی زیادہ نہیں پھیلتی ہیں۔ کتاب اول یعنی فن کلیات میں بیان ہو چکا ہے کہ بالوں کی سیاہی کا سبب کیا ہے اور پیری جلد کیوں آتی ہے اور جملہ اقسام کے رنگ جو بالوں کے ہوتے ہیں اُن کے اسباب کو بہ تفصیل وہاں بیان کر دیا ہے مگر زینت اور آراستگی میں بالوں کے جو امور متعلق ہیں اُن میں سے ایک تو یہ ہے کہ جو بال نہ جمے ہوں اُن کو تدبیر سے نکالنا یا ناقص بالوں کو اُکھیڑ کے دور کر دینا (۲) بالوں کے شمار کو زیادہ کر دینا اگر کم ہوں یا بہت گھنے ہوں اُن کو کسی تدبیر سے کم کر دینا۔ (۳) یا حجم میں اگر بہت باریک ہوں اُن کو موٹا کرنا یا موٹے ہوں اُن کو باریک کر دینا یا اُن کو دراز کر دینا (۴) یا شکل بالوں کو سیدھی کرنی بال گھونگروالے بنانا (۵) یا رنگ کی تدبیر کہ ان کو سیاہ کر دینا خواہ میگون اور سپید بنانا الغرض اس مقالہ میں ہم انہیں امور سے

کے بال بھی اس وجہ سے کم پیدا ہوتے ہیں چونکہ بالوں میں خرابی بوجہ اصل طبیعت کے ہوتی ہے جیسے صلع یعنی کھوسا ہوتا کہ یہ امر اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ مادہ جس سے بالوں کی پیدائش ہے اس میں براہ اصل خلقت کے کمی ہوتی ہے یا آنکہ دماغ کو استخوان قحف سے ایسی بیوستگی ہوتی ہے کہ اس حالت اتصال میں مادہ شعریہ وہاں رُک نہیں سکتا جو سبب مقامات روئیدگی میں بالون کے ہوتا ہے اُن کی تین وجہین ہیں ایک تو یہ کہ اُس جگہ مادہ بالوں کا نفوذ نہ کر سکے دوسرے یہ کہ نفوذ تو کر سکے مگر ٹھہر نہ سکے تیسرے یہ کہ نفوذ تو کرتا ہے مگر ٹھہر کے کسی نا مناسب کیفیت یا مناسب کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے نفوذ کرنا اسی سبب سے ہوتا ہے کہ اُس میں تلزز زیادہ ہوتا ہے یعنی گھنے بال ہونا اگر چہ مسام بند ہوں جس طرح یہ کیفیت معین حدوث فرض صلع ہے اور بہت جلد حارمزاج کے آدمیوں میں یہ امر پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے جو ستعہ صلع کے ہونے ہیں اُن کے بدن پر اور سینہ پر بالوں کی کثرت ہوتی ہے اور یہ لوگ چونکہ اُن کے تھوڑی سے بال بھی دشواری سے اُکھیڑے جاسکتے ہیں یا گھناپن بالوں کا بسبب آثار قروح سابقہ کے ہوتا ہے چنانچہ قرع میں یعنی سر کے بال جاتے رہنے کا یہی حال ہے جس شخص کے بدن میں مادہ شعریہ مناسبت یعنی مسامات میں نہیں ٹھہرتا ہے بسبب شدت تحلحل کے اور بسبب اس کے کہ مسامات اس کے زیادہ وسیع ہیں چنانچہ یہ بھی ایک سبب اسباب مانعہ سے داڑھی نکلنے کے واسطے ہے اور اُس کا یہی سبب ہے کہ جس قدر بال داڑھی میں باقی رہیں وہ قریب اور باریک ہو اور بسہولت اُکھڑ جائیں۔ اور آخر عمر میں چونکہ یُبس کا غلبہ ہوتا ہے اور مسام میں تنگی آجاتی ہے باوجودیکہ مزاج میں رطوبت ہوتی ہے حرارت کی قلت کو اثر اس امر میں ہے کہ صلع نہیں ہونے دیتا ہے جیسا کہ عورات اور خصان میں مشاہدہ کرنا چاہئے جس شخص کے بدن میں بالوں کے مواد فاسد ہوجاتے ہیں یہ فساد یا تو کسی خلط خبیث کے سبب سے ہوتا ہے جو کہ مسامات میں ٹھہرا ہوا ہے جیسے کہ وار الثعلب اور دار الحیہ میں جسے بالخورہ کہتے ہیں یہی

سبب ہوتا ہے یا فساد مادہ کا بوجہ قروح خبیثہ کے ہوتا ہے جو ردی اور اکال ہوتے ہیں چنانچہ بعض اقسام قرنع میں یہی سبب ہوتا ہے صلع کا معالجہ دشوار ہے اگر چہ قبل شروع ہونے کے محض بروقت ظہور آثار اور علامات مقدمہ کے اُس کا دفع کرنا ممکن ہے یا ایسی تدبیر کرنی ممکن ہے کہ اس کا ظہور بہ تاخیر ہو۔ بقراط کے کلام میں جو یہ امر مذکور ہے کہ ارباب صلع کو جب دوالی عارض ہوں تو یہ مرض جاتا رہے کہ اور بال اُن کے اگیں گے اُس سے مراد بقراط کی یہ ہے کہ جن لوگوں کے بال مرض وار الثعلب وغیرہ میں گر پڑے ہیں بعد حدوث دوالی چونکہ مادہ اسفل اندام کی طرف آ جائے گا اب اُن کے بال اُگنے کا کوئی مانع نہ رہے گا لہٰذا آئیں گے۔ بھویں اور پلکوں کے بال جلد جو نہیں گر پڑتے اس کا سبب یہ ہے کہ منبت یعنی جائے روئیدگی بالوں کی اُن میں استوار اور عضو غضروفی ہے مستحکم الخلقت ہے اور اسی جہت سے صلع کے پیدا ہونے کی حفاظت کرتا ہے جسم حبشہ یعنی حبشیوں کا اور رنگبار کے آدمیوں کے اس لئے کہ اُن کے بدن کی جلد بوجہ گندہ ہونے اور مضبوطی کے بالوں کو گرنے سے بچاتی ہے۔ جس طرح سخت جلد میں سوراخ بدشواری ہوتا ہے اور بروقت برآمد ہونے والوں کے بھی دشواری اور سختی جلد کی حبشیوں میں باعث پیچیدگی بالوں کی ہوتی ہے ایسے ہی جب بال نکل آئیں پھر بھی سخت جلد بالوں کی بسرعت گرنے اور منتشر ہونے سے حفاظت کرتی ہے اور جو لوگ الثغ ہیں یعنی سین کو ثار مثلثہ اور را مہملہ کو غین معجمہ اور لام کو حائے حطی بولتے ہیں وہ مرض صلع میں مبتلا نہیں ہوتے اس لئے کہ ان کے دماغ میں رطوبت کی کثرت ہے اور اسی سبب سے اُن کو ذرب یعنی ۔۔۔ کو مرض زیادہ ہوتا ہے بوجہ کثرت نوازل کے فصل تیسری بیان میں اُن ادویہ کے جو حافظ بالوں کی ہیں جن دواؤں میں لطیف حرارت ایسی ہے کہ اُس کی جہت سے قوت جذب کی اُن میں حاصل ہے اور قوت قابضہ بھی ہے وہی ادویہ حافظ شعر ہوتی ہیں اور بعض ادویہ بالخاصیت اثر حفظ شعر کا رکھتی ہیں باب ادویہ مفردہ میں ہم نے بسائط کو بہ تفصیل ذکر کیا ہے اور قرابادین میں

مرکبات اسی قسم کے لکھے ہیں اور اس مقام پر بطور مناسب چند ادویہ کا ذکر کرتے ہیں اور ادویہ لطیفہ جو لائق حفاظت شعر کے ہیں اور جس وقت بال گرنے شروع ہوں اُن کا استعمال اس ضرر کا تدارک کرتا ہے بشرطیکہ اُن امور کی رعایت کی جائے جو شروط کہ آگے چل کر ہم بیان کریں گے تدبیر حفظ شعر میں۔ منجملہ انہیں ادویہ کے آس اور حب الآس لادن آملہ ہلیلہ کابلی مُرصبر پرسیاوشان اور کبھی ان ادویہ میں بازو بھی شریک کیا جاتا ہے بوجہ قبض کے اور فیلزہرج یعنی رسوت کا درخت خصوصاً کسی شربت قابض کے ساتھ یا روغن آس اور روغن مصطگی خواہ مار الآس یا عصارہ برگ آزاد درخت اور نمکین پانی کتان سوختہ کات اُسکے تخم کے کسی روغن کے ہمراہ طلا کریں ایضاً قسور جوز سوختہ روغن آس ملا کر یا شراب قابض آمیختہ کر کے ملیں خصوصاً صبیان کے واسطے۔ مرکبات اور یہ حب الآس اور مازو اور نمک کو روغن گل اور روغن آس میں پختہ کریں معلوم سے اور استعمال کریں۔ ایضاً برگ آس تازہ اور تر اور لازن اور عوسج اور اطراف سرد اور حب الآس سے سر پر بطور غلاف کے چڑھائیں زیت میں کوٹ کر۔ ایضاً حب الآس اسود تخم کرفس اور اطراف آس اور تخم چقندر اور اطراف عوسج اور جرجیر پرسیاوشان لازن ہر واحد نصف جزو اور شراب اسود چھ جزو میں ادویہ کو بذریعہ طبخ کے مہرا کریں تا اینکہ مثلث حصہ شراب کا باقی رہے اُس کے بعد زیت کو سعد اور سنبل ہر واحد و جزو سے معطر کر کے از سر نو پھر طب دیں کہ تین جوش آئیں بعد ازاں پانی روغن دار دواؤں سے خوب نچوڑ کے جدا کریں اور کسی برتن میں رکھ کر خوب سا ہلائیں اور بروقت حاجت کے استعمال کریں کہ یہ دوا حفاظت بالوں کی بھی کرے گی اور سیاہی بھی لائے گی۔ ایضاً تخم کرفس تخم چقندر پرسیادشان کندر ہر واحد واوقیہ جوز پندرہ عدد قشور صنوبر ایک رطل رات بھر سب کو تنور میں بریان کریں اور جس برتن میں دوا بھری ہو اُس پر گل حکمت ہو اور اس قدر آنچ دیں کہ سب ایسی جل جائے کہ قابل پیسنے کے ہو جائے بعد ازاں پیس کر ایک رطل چربی دب یعنی ریچھ کی اس میں داخل کریں کہ ریچھ کی چربی

مرغابی اور قاز کی چربی سے اچھی ہے اور چربی داخل کرنے کے بعد دوائے مذکور کو اُٹھا رکھیں بروقت حاجت خوشبو روغن ملا کر استعمال کریں یہ دوا ضلع ابتدائی کو بھی نافع ہے ایضاً ڈیڑھ رطل شراب قابض اور لاذن ایک اوقیہ قشور صنوبر سوختہ دو اوقیہ پر سیاوشان سوختہ دو اوقیہ ریچھ کی چربی ایک رطل عصارہ عنب الثعلب ساڑھے چار اوقیہ لاذن کو طلا یعنی ماہی تو وغیرہ میں پختہ کریں اتنا کہ وہ گرم ہو جائے پھر اس پر سب دوائیں ڈالیں اور مخلوط کر کے اُٹھا لیں جب حاجت ہو اس میں سے تھوڑی سی دوا لے کر کسی روغن خوشبو میں ملا کر استعمال کریں اور بہتر یہ ہے کہ روغن ناروین کے ہمراہ طلا کریں اور بدون آمیزش روغن کے بھی طلا کر سکتے ہیں ایضاً ایک خفیف دوا ہے مر اور لاذن اور روغن آس خصوصاً جو بنایا گیا ہو روغن خبری سے اور مار لا آس اور شراب قابض اور اتنا ملانا چاہئے جو مشاہدہ حکم کرتا ہے اور طلا کریں۔ ایضاً ورق شقائق النعمان ہمراہ روغن آس کے سر پر ملیں اور رات بھر رہنے دیں بعد ازاں نہانا چاہئے حمام خواہ آب گرم سے کہ یہ ترکیب بالوں کی سیاہی کی محافظت کرتی ہے ایضاً پر سیاوشان اور خاکستر قشور صنوبر اور ریچھ کی چربی اور شراب مازو سے اس قدر جو کافی ہو روغن مصطگی اور آس ملا کر استعمال کریں۔ ایضاً مہندی کٹی ہوئی اور مثل غبار کے باریک پسی ہوئی نصف رطل ورمازوئے سبز پسا ہوا دس درہم دونوں کے ہموزن سرکہ کہنہ ملا دیں اور قرع انبیق سے مقطر کریں جو مقطر نکلے گا وہ حافظ شعر ہوگا۔ ایضاً پر سیاوشان اور لاذن ہموزن لیکر بقدر کفایت روغن آس شامل کریں۔ ایضاً کندر اور سوسمار کی پلیدی یعنی غلیظ اور دریائی سیاہی کا غلیظ ہر ایک پانچ درہم شراب کے قابض کے ساتھ پیس کر ریچھ کی چربی ملا کر استعمال کریں۔ فصل چوتھی ابرو کے بالوں کی حفاظت کی ادویہ کا بیان درد اور شقائق اسنعمان چار حصے اور رعی الحمام اور اُس کی بیخ اور اطراف انجیر کے ہر ایک اُن میں سے ایک حصہ لاذن تین حصے پر سیاوشان دو حصے سب کو پیس کر ہموزن روغن مصطگی کے ہمراہ استعمال کریں ایضاً بیخ قاسترابیخ اشراس (جو شیخ کے نزدیک صحبت قویا

شعر کی خاصیت ہے اور کبھی بالوں کی درازی کے واسطے حنظل بھی نافع ہوتا ہے پانی میں بھگو کر یہ بھی مفید رہے کہ لاذن کی قسم جید ایک کوزہ میں گل حکمت کرکے بھریں اور دھیمی آنچ سے کوئلے کی آگ سے بلطافت پگھلائیں روغن زیت کے ہمراہ سفوف کرکے اس پر چھڑکتے ہیں تا آنکہ آگ پر چڑھے چڑھے یہ سب اجزا باہم آمیختہ ہوجائیں اور استعمال کریں آزاد درخت کی پتیوں کو اس بارہ میں اور اس کے برگ کے عرق کو خاصیت جید ہے۔ ایسی کوئلہ کرکے روغن کنجد کے ہمراہ استعمال کریں۔ (مرکب دوا) برگ آزاد درخت پر سیاہ شان دری جو تازہ ہو اور مر اور آملہ ان سب دواؤں کو سر پر تھوپیں بروقت بعض اقسام انتسال مخصوصہ جو مشہور ہیں۔ ایضاً خردل کو طبیخ چقندر میں ڈال کر اُس سے سر کو دھوئیں اُس کے بعد روغن آس یا روغن آملہ بالوں میں لگائیں۔ ایضاً تلخہ اور گاؤ اور تلخہ گرگ اور ہلیلہ اور کابلی اور ہلیلہ اور آملہ اور ہلیلہ سیاہ اور مازو مسلم ہر واحد ایک جز رکوٹ کر عصارہ عنب الثعلب میں سات دن تک پرورہ کریں بعد ازاں خشک کریں اور ہمراہ طبیخ کے طلا کریں اور طلا کرنے سے پہلے سر اور داڑھی کو پانی اور شہد اور آبنگہ سائیدہ سے دھولیں۔ ایضاً جو بریان تیس درہم آملہ پانچ درہم پانی میں خوب جوش دیں کہ پانی میں ان کا اثر آ جائے بعد ازاں اس پانی کو چھان کر اس میں روغن بنفشہ برابر نصف وزن پانی کے اور لاذن تین درہم اور برگ مجند برگ خطمی برگ کدو تازہ ہو یا سوکھا ہر ایک دس درہم ان کو یہاں تک جوش دیں کہ پانی جل جائے اور تیل باقی رہ جائے (نسخہ دوسرا) جو کندی کی طرف منسوب ہے شیر آملہ بیس درہم پانی میں جوش دیں جب چہارم رہ جائے اور ہموزن باقیماندہ کے روغن تاردیں اور شعیر مقشر اور تھوڑی سی لاذن ملا کر اس قدر جوش دیں کہ پانی جل جائے اور روغن باقی رہے۔ فصل چھٹی انبات موہائے قوی کے بیان میں اور اسی میں علاج اُس صلع کا بھی ہے جو ممکن العلاج ہو اور انتشار حواجب یعنی بھوؤں کے بالوں کے آپس میں دوری کا علاج کرکے اُن کا جٹ دار اور گھنا کرنا وغیرہ ذلک۔ جمیع ادویہ

جن کا ذکر باب داء الثعلب میں کیا جائے گا اور جملہ تدابیر مثل مالش سر اور اُس کا سرخ کرنا ملنے سے اور سر پر چوبیون کا استعمال کرنا اس کے بعد ادویہ قویہ کا استعمال کرنا جنہیں قوت جذب اور تحلیل کے ساتھ ہے کہ ایسی تدبیر کو خاصیت ہے داء الثعلب کے ساتھ الغرض یہ جملہ تدبیرات صلع میں بھی نافع ہیں اور حاجب کے بال اُگانے کے واسطے یا بال اُکھیڑنے کے بعد پھر دوبارہ بال نکالنے کے لئے اس طرح داڑھی کے بالوں کے واسطے مفید ہیں۔ بیخ غرب کی پوست ہمراہ زیت کے تقویت اور حفاظت اور تسوید شعر میں عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ جن ادویہ کے ذکر کرنے سے یہاں عرض متعلق ہے اگرچہ وہی ادویہ داء الثعلب بھی نافع ہیں بعد اعتبار اور لحاظ کرنے اُن اُمور کے جن کو ہم نے آخر باب حفظ شعر میں لکھا ہے وہ دوائیں یہ ہیں (نسخہ) ذراریح تازہ اس کے سر اور پاؤں کاٹ کر سایہ میں خشک کریں اور روغن بنفسہ میں پیسیں یا جوش دیں کر غلیظ القوام ہو جائے بعد ازاں جس جگہ چاہیں اُسے ضماد کریں پہلے نقطے نقطے سے پڑیں گے بعد ازاں بال اُگ آئیں گے اس طرح حسل بلا درجب ایسے مقامات پر لگایا جاتا ہے جہاں کے بال اُکھیڑنے سے گر گئے ہوں یا اینکہ کندش کو روغن سپیدہ بیضہ میں پیس کر طلا کریں جہاں چاہیں اور یہی مکرر کرنی چاہئے کہ بال پیدا ہو جائیں گے (دوسرا نسخہ) سم حمار سوختہ اور سینگ جلا ہوا اُس کو روغن کنجد غیر مقشر کے ساتھ طلا کریں کہ یہ دوا بھی قوی ہے چونٹیوں کے انڈے کو روغن بان کے ہمراہ میں لوگوں نے بال اُگانے والی ادویہ میں شمار کیا ہے اور عامتہ الناس کی رائے یہ ہے کہ انڈے بال کے اُگنے کو منع کرتے ہیں مجربات سے یہ بھی دوا ہے کہ غلطا یہ جو ایک جانور شبیہ سالامندرا کے ہوتا ہے اور اپنے گھروں میں مر جائے اسے خشک کر کے کسی روغن کے ساتھ طلا کریں۔ ایضاً آبگینہ فرغونی کا برادہ ہمراہ زیبق کے استعمال کریں اور ایک سبک دوا یہ ہے کہ کھرل اور رتہ قلعی سے بنا کر اور اس میں انہیں روغنوں میں سے کوئی روغن جو مخصوص بالوں کے واسطے مذکور ہو چکے ڈالیں یا کوئی شحم یعنی چربی انہیں چربیوں

سے ڈالیں جو اوپر مذکور ہو چکیں الغرض اس قدر پیسیں کہ قوت اُس کھرل کی جو قلعی سے ہے اور دوا میں آجائے بعد ازاں مقام مطلوب کو اسی دوا سے آلودہ کریں اور اس کے بعد رگ انجیر برشتہ جو اچھی طرح مہرا ہو گیا ہو یا کس قدر بریان کیا گیا ہو اس پر ضما دکریں۔ ایضاً بیس بندق یعنی ریٹھہ کا چھین لے اور پیسے اور روغن ترب کے ہمراہ استعمال کرے۔ ایضاً وہ لکڑی جس کا نام خرگوش اور قضیب حمار اور اس کا طحال دونوں لیکر بھون ڈالیں اور وزن ہر ایک کا نص رطل ہو اور لاذن بیس درہم پہلے لاذن کو شراب میں حل کریں۔ بعد ازاں سب دواؤں کو ملادیں۔ ایضاً فیلغر یوس حکیم نے یہ نسخہ بیان کیا ہے پیہ گاؤ نمک دی ہوئی چھانوے درہم اشنان اور ثافیسا ہر ایک اٹھارہ درہم مر آٹھ درہم لاذن آٹھ درہم سیاؤ شان اڑتالیس درہم قضیب الحمار اڑتالیس درہم طحال حمار چھیانوے درہم طحال اور قضیب بریان کر کے تراش ڈالیں اور سارے اجزا کو شرا اسود میں ملا کر درست کریں بعد ازاں سر مونڈوا کر اسی دوا کو طلا کریں اگر سر میں زخم پڑ جائین مرغابی کی چربی سے علاج زخم کریں۔ ایضاً قریطن کا نسخہ چھ عدد خرگوش کے بطون کو لیکر سایہ میں یا خفیف گرمی میں خشک کریں اور کسی دیگ میں جو طین فخار سے گل حکمت کی گئی ہو جلائیں اور اس پر برگ عوسج اور برگ آس اُسی کے ہموزن اور پرسیاوشان نو اوقیہ ملا کر پھر دوبارہ جلائیں شیشہ کے برتن میں بعد ازاں پیسیں اور تین رطل ریچھ کی چربی اور اس قدر روغن ترب ملا کر اُٹھا رکھیں اور بروقت حاجت استعمال کریں کسی روغن خوشبو کو ملا کر جب الغار اور تخم نبید انجیر کا روغن اور روغن فلفل ہر ایک اُن میں سے بالوں کے اُگانے میں اعانت کرتا ہے ایضاً خاکستر رنجاسف جب زیت کہنہ سے ملا کر داڑھی پر لگائی جائے کہ جس داڑھی کے کے بال دیر میں نکلتے ہوں جلدی ابال اُگیں گے۔ کلونجی کی خاکستر پانی کے ہمراہ داڑھی کے واسطے اور خصوصاً حاجیوں کے لیئے بہت موثر ہے ایضاً خاکستر برنجاسف اور بندق ہندی جلا کر اور رلاذن اور ذراریح اور نکچھکنی کسی کفگیر میں ہمراہ روغن بان کے اس قدر جلائیں کہ سیاہ ہو جائے

اور ہموزن اس کے غالیہ یعنی خوشبو دار دوائیں ملا کر پہلے اُس مقام کی خوب سی مالش کر کے بعد ازاں طلا کریں ایضاً حواجب کے واسطے دو عدد جوز لیکر جلائیں یہاں تک کہ پس جائیں اور اس کے ہموزن خستہ خرما جلا کر ملا دیں مگر وہ بھی اس قدر جلے کہ پسنے کے قابل ہو جائے اور پندرہ درانے مرچ کے ملا کر طلا کریں ہمراہ اور روغن گل کے ایضاً پر سیاوشانا ورحب الآس اور تخم کرفس کو اس قدر جلائیں کہ سیاہی آجائے بعد ازاں ریچھ کی چربی اور روغن ترب ملا کر استعمال کریں دوسری دوا کہ اگر ابرو کے بال چھڑتے ہوں اور مدت سے یہی کیفیت ہو اور علاج میں دشواری ہو اور کیفیت دار الثعلب کی وجہ سے ہو یا اور کسی سبب سے اس کا نسخہ یہ ہے کہ شح ایک جزو اور زبد البحر آٹھ جزو فرہوں اور حب الفارتین تین جزو زفت تر چار جزو روغن سوسن میں بھگو کر اس پر فرہیون کو ڈالیں بعد ازاں جملہ ادویہ کو ملائیں نسخہ (دیگر قصب یعنی نی سوختہ سات درہم خاکستہ مینڈک کی پانچ درہم تخم جرجیر چار درہم بیخ اشراس تین درہم روغن غار کے ساتھ پیس کر استعمال کریں **فصل** ساتوں بیان میں دار الثعلب اور دار الحیہ سے حفظ کی یہ تو پہلے ہی معلوم ہو چکا ہے کہ داء الثعلب کا حدوث ایسے مادہ ردی سے ہوتا ہے جو بالوں کی جڑوں میں اس جگہ ٹھہرا ہوا ہوتا ہے جہاں سے بالوں کی روئیدگی ہوتی ہے اور چونکہ یہ مادہ تیز اور اکال ہوتا ہے لہذا بجائے مو کر فاسد کر دیتا ہے اور جس مادہ سے اُن کی کی غذائے جید ہوتی تھی اُس کی بھی روک کر دیتا ہے اور اس مرض کو دار الثعلب اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اکثر ثعلب یعنی لومڑی کو یہی مرض ہوتا ہے دار الثعلب اور دار الحیہ میں فرق یہ ہے کہ دار الثعلب میں تو فقط بال منتشر ہو کر گر جاتے ہیں اور دار الحیہ میں علاوہ اس کے بالوں کے ہمراہ جلد رقیق بھی گر جاتی ہے جس طرح سانپ کی جلد گرتی ہے اور بیشتر بعد گرنے بال اور کھال کے شکل بھی ویسی ہی ہو جاتی ہے جیسے کہ شکل سانپ کی اس مرض میں ہوتی ہے جو مادہ دار الثعلب اور دار الحیہ کا مورث ہوتا ہے کبھی صفراوی ہوتا ہے اور کبھی سواری اور گاہے بلغمی اور کبھی خون

فاسد ہے اور ہر ایک قسم پر استدلال بعد حلق کے کیا جاتا ہے یعنی جب استرہ سے بال
مونڈیں جو رنگ جلد کا برآمد ہو اُسی رنگ سے شناخت مادہ کی ہوتی ہے خصوصاً اگر بعد
استرہ پھیرنے کے جلد کو خوب ملیں اور کبھی تدبیر مقدم سے بھی پتا مادہ کا لگتا ہے اور جو
اعراض ہمراہ اس مادہ کے ہوتے ہیں اُن سے بھی شناخت ہوتی ہے کہ کون سی خلط کا
غلبہ ہے چنانچہ بارہا بیان ہو چکا کبھی دیر میں علاج پذیر ہونے یا جلد اچھے ہو جانے کی
بھی شناخت ہوتی ہے اس طرح کہ اگر بعد استرہ پھیرنے کے ملنے سے اُس جگہ سرخی
آجائے اور خون کھنچ آئے۔ معلوم کرنا چاہئے کہ جلد علاج پذیر ہوگا اور اگر بہت دیر
تک مالش کرنے سے بھی سرخی نہ آئے یا کمتر آئے دیر میں علاج پذیر ہوگا علاوہ بر ان
زیادہ مالش سے یہ بھی ضرر ہوتا ہے کہ قرحہ پڑ جاتا ہے کہ وہ قرحہ خود مانع بال اُگنے کا
ہوتا ہے علاج بیشک تدبیر صائب تو یہی ہے کہ خلط غالب کا استفراغ کریں۔ اور پہلے
اسی خلط سے بدن کو پاک کریں جس خلط سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اور غذا ایسی تجویز
کریں جس کا کیموس اچھا ہو اور شراب معتدل پانی ملی ہوئی مائل بحرارت اور حلاوت
جو رقیق اور صاف ہو اُس سے تقدیہ خوب ہوگا اور حمام بھی نافع ہے قبل اکل و شرب ہو
یا بعد پہلے استفراغ مادہ سے ابتدا کرنی چاہئے کہ پہلے اُس خلط سے بدن کو پاک کریں
مسہلات سے یا فصد سے اخراج مادہ کریں اگر ضرورت ہو بعد ازاں خاص سر کا تنقیہ
کریں جیسے کہ بیان ہو چکا بذریعہ سعوطات اور نشوقات اور غرغرون کے وہی سب
ادویہ جو باب امراض راس میں مذکور ہو چکی ہیں کہ ہر ایک فصل میں جدا جدا ان ادویہ کا
بیان بخوبی کر دیا ہے بعد ازاں جلد کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اسطرح سے کہ پہلے
خاص اُس مادہ کو دور کریں کہ جو زیر جلد اُس مام خاص میں پوشیدہ بھرا ہے یا تحلیل اُس
مادہ کی کریں مگر اس کی تدبیر میں جلد کریں ایسا نہ ہو کہ جلد اس مادہ کی خباثت سے کوئی
کیفیت راسخہ حاصل کرے کہ پھر اُس کیفیت کا زوال بعد اخراج مادہ کے بھی دشوار ہو
اس میں شک نہیں ہے کہ جن دواؤں سے استفراغ مادہ خبیثہ ہوتا ہے وہ سب مقطعہ

سے ہمراہ پیاز اور مولی کے چھلکے کے اس قدر ملیں کہ سرخ ہوجائے اور قوت دوا اُٹھانے کی قابل ہو اور مسامات پھول جائیں اور بیشتر حمام قائم مقام اس مالش کے اثر میں ہوتا ہے اگر مونڈنے کی نوبت نہ ائے اس وقت دوا کو رقیق لگانا چاہئے تاکہ جڑوں تک پہنچے۔ استفراغات کی یہ صورت ہے کہ صفراوی مادہ میں بھی طبیخ ہلیلہ میں کس قدر خربق اور افیتمون کی قوت دیکر استعمال کریں اور جب قوت باو رایارج فیقرا۔ ایضاً ایارج تخم حنظل جید علاج تنقیہ ہے۔ خصوصاً بلغمی کے واسطے پھر اگر مادہ سوداوی بھی ہوتھوڑی سی خربق سیاہ اس میں ملا دیں اور اگر صفراوی غلط ہو بلغمی کے ہمراہ سقمونیا ملانی چھاہئے۔ ایارج روفس حکیم اور ایارج لوغاذیا دونوں جید ہیں خصوصاً سوداوی کے واسطے اکثر اوقات یہ امر استفراغ ہی سے زائل ہوجاتا ہے اصناف ان مسہلات کے تو سابق میں نہایت تفصیل سے معلوم ہو چکے ہیں۔ اگر ان ادویہ سے بھی خفیف مسہل دینے کا ارادہ ہو ایارج مرکو تخم حنظل سے مرکب کرکے دینا چاہئے۔

تربد کا استعمال مہینہ میں تین یا چار مرتبہ سے زیادہ نہ ہو۔ اگر ایک استفراغ سے ازالہ مرض نہ ہو مکرر کرنا چاہئے مگر بیچ میں دو استفراغ کی راحت دے دکر آرام جب سر کی جلد اور گہن سرخ اور ممتلی معلوم ہوں فوراً فصد کھولنی چاہئے پہلے تو فصد عالم اس کے بعد فصد خاص رگہائے سر کی اگر رائے ہو تو کھولنی چاہئے اور فصد پیسانی اور کنپٹیوں کی رگوں کی اور اگر رائے نہ ہو تو ان رگوں کی فصد ہرگز دکرنی چاہئے اس لئے کہ خون محتاج الیہ انسان کا ہے اس مرض خاص میں جس قدر خون ہوگا اس قدر اس کی اصلاح وغیرہ کرکے علاج کارگر ہوگا۔ غرغرہ اور سعوط وغیرہ کے بیان سے تو ہم پہلے ہی فراغت پا چکے جہاں کہ علاج امراض اس کا بیان کیا ہے اور یہ موضعیہ میں سے وہ فربیون جو سہ سالہ ہو قوی ہے پس فربیون کو اُسی قانون سے مدبر کرکے جو بیان ہو چکا ہے استعمال کریں فربیون کے بعد ثافیسا بھی عجیب دوا ہے اور بدرجہ غایت نفع کو پہنچتی ہے بعد اس کے حرف اور خردل اور خاکستر ذراریح کی جوزفت میں گوندھی جائے یعنی زفت رطب

میں یا مونبرج کی روغن غار میں پیس کر اس میں گوندھیں ۔ تبوعات کے دودھ جیسے مدار اور تھوہر وغیرہ اُن کو بالخورہ پر اس طرح ڈالیں کہ نقطہ اور چھپان پڑ جائیں بعد ازاں پوست کو اُدھیڑیں تاکہ اس کے نیچے جو مادہ ہو بہ کر نکل جائے جب پوست مثل چھلکے کے اُتر جائے گا اُسکے نیچے بال نمایاں ہوں گے ڈاڑھی کے اُس مقام سے جہاں بالخورہ تھا۔ کیبکج یعنی لٹومری مقام بالخورہ پر تھوری دیر تک رکھی جاتی ہے لیکن یہ سخت اور تیز دوا سی بالخورہ پر رکھنی چاہئے جو قوی ہو اُسکے بعد کبریت اور دونوں خربق اور تخم جرجیر اور کف بورہ کا اور دونوں قسمیں زبد البحر کی اور پوست قصب اور نے کی جڑیں جلا کر اور چوہے کی مینگنی جلا کر اور دار فلفل اور بندق سوختہ اور برگ انجیر اور نکچھکنی عرق ماميران اور قطران اور کبھی اس میں تلخہ گاؤ بھی ڈالدیتے ہیں اس کے بعد بادام تلخ سوختہ مع پوست کے اور کندر جو چند روز تیز سرکہ میں پسی ہو اور خرنوب نبطی بھی اس مرض کی دوا ہے افضل ادہان جو اس مرض میں قابل استعمال ہیں روغن غار اور روغن بیدا انجیر اور افضل ادویہ شمعیہ یعنی آگ پر پگھلنے والی قطران ہی اس کے بعد زفت اور افضل سب چربیوں میں ریچھ کی چربی اور خصوصاً اگر پورانی دستیاب ہو لطوخ جید جو خرول اور قطران کے ہمراہ مستعمل ہو صفت لطوخ قوی نافع فربیون اور ثافیسا دہن الغار ہر واحد دو مثقال کبریت زندہ یعنی جلی نہ ہو اور خربق اسود ہو یا ابیض ہر ایک ان میں سے ایک مثقال موم ملا کر قیروطی بقدر ضرورت بناویں ایضاً بورہ افریقی دو جزو نوشادر ایک جز ران دونوں کو سوختہ کر کے سرکہ کہنہ میں پیسیں اور بعد ملنے مقام بالخورہ کے طلا پتلا پتلا کریں اور تین گھنٹے کے بعد دوا بدل ڈالیں کہ دوا سوکھ چکی ہو اور تین روز تک لگایا کریں پھر اگر پوست میں نقطے نقطے سے پڑ جائیں وہی تدبیر کریں جو اوپر مذکور ہو چکی ہے۔ ایضاً ذراریح اور خردل کسی روغن مناسب میں پختہ کر کے اتنا غلیظ قوام ہو جائے۔ جیسا غالیہ کا ہوتا ہے۔ بعد ازاں اُسی دوا سے بالخورہ کا مقام منقطع کریں اگر مریض قوی ہو اور برداشت کر سکتا ہے اور ضعیف مزاج کے لئے اس دوا کی

اعانت کرتے ہیں۔ فصل نویں علاج اُس شخص کا جو چونہ سے جل گیا ہو واجب ہے کہ اُس مقام کو ہاتھ سے بہت اُلٹ پلٹ نہ کریں اور جلدی سے دھو ڈالیں اور اس سے پہلے روغن گل لگائیں جب گرم پانی سے دھوچکیں پھر اُسے سرد پانی میں بٹھائیں کہ یہ علاج بہت ہی جید ہے بعد ازاں اس پر عدس مقشر کو گلاب اور صندل میں پیس کر طلا کریں خصوصاً اگر زیادہ جل گیا ہے پس مرہم اسفیداج کا لگانا ضرور ہوگا یا مرواسنگ جو سپیدہ بیضہ میں پرورہ کیا ہو اور روغن گل اور کافور فصل دسویں نورہ کی بو کھونے کی تدبیر۔ بعد نورہ لگانے کے وہ مٹی ملی چاہیئے جو کسی خوشبو میں گوندھی گئی ہو یا مٹی اور سرکہ یا گلاب۔ برگ شفتالو کو نورہ کی بو دور کرنے میں عجیب خاصیت ہے اور برگ انگور اور تلسی کی پتی پسی ہوئی اور مہندی۔ گل معتر اور گل سرخ اور سُعد اور سنبل الطیب اور اذخیر اور ادیں قبیل یکجا کر کے خواہ جدا جدا استعمال کریں فصل گیارھویں بال اُگنے کی روکنے والی دوا جتنے محذرات بارہ ہیں وہ سب روئیدگی مو کو منع کرتی ہیں مثلاً بون ابتدا کریں کہ پہلے بال کو اُکھیڑ ڈالیں بعد بنگ اور افیون اور سرکہ اور شوکران طلا کریں یا شوکران تنہا اور سرکہ میں جوش دے کر طلا کریں بہت اجود ہے جرم اس مینڈک کی جو آجام یعنی سایہ میں سڑے ہوئے پانی سے برآمد ہو وہ بھی مانعات شعر سے ہے کہ اُسی جرم کو پیس کر لعاب اسبغول یا عصارۂ بنج اور سرکہ ملا کر طلا کریں اور مکرر یہی تدبیر کریں۔ بعضوں نے کہا ہے کہ جس روغن میں عظایہ کو پختہ کرنے سے اس قدر جوش دیا ہو کہ وہ پھٹ گئی ہو اُس کا طلا بھی مانع برآمد ہو ہے اس طرح جس روغن میں سیاہی کو پکایا ہو وہ بھی یہی اثر کرتا ہی اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس روغن سے خلاف اس کا ظاہر ہوتا ہے یعنی اگر بال نہ اُگتے ہوں تو اُگا دیتا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ قیمولیا اور سپیدہ رصاص ہموزن اور پھٹکری نصف جز رکو آب بنگ تر میں پیسیں۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ خون مینڈک مذکور کا اور خون سنگ پشت نہری کا روئیدگی ہو کو مانع سے کہتے ہیں کہ اس طرح خفاش کا خون اور اس کا دماغ اور جگر بھی مانفع ہے اور ان اجزا سے ایک دوا بھی مرکب

کی ہے کہا ہے کہ مینڈک جو نیسان کے سڑے ہوئے پانی کی ہو لیکر خشک کریں اور سوکھا ہوا گوشت اس کا ہمراہ خون سنگ پشت نہری کے جو سوکھایا ہوا ہو اور بورہ سرخ اور مردارسنج اور ہوتی والی صدف سوختہ اجزا ہموزن پانی میں گوندھ کر بعد اُکھیڑے بالون کے جا یعنی کالے بالوں کا مقام اور بغل پر لگائیں تخم انجرہ کسی روغن مناسب کے ساتھ بقوت بال اُکھیڑتا ہے۔ فصل بارھویں مجعدات شعر کے بیان میں جو دوائیں بالوں کو گھونگھر والے کرنے والی ہیں تھی کا آٹا اور اس کا رۂ غن اور سدر ابیض اور مرادر مازو اور چونا اور مروارسنج سب کو یکجا کریں یا بعض کے استعمال پر اکتفا کریں اور ان دواؤں سے سر پر تھوپیں۔ کبھی ان ادویہ میں بزرالبنج بھی پڑتا ہے اور روغن اس کا بھی شریک کیا جاتا ہے اور کبھی بنج تنہا بھی مستعمل ہوتی ہے نورہ چونکہ بالوں کو سوختہ کردیتا ہے اور تھوڑا سا جلاتا ہے اسی لحاظ سے اس قسم کی ادویہ میں شمار کیا گیا ہے خصوصاً اگر چونکہ کے ہمراہ بقدر دوثلث وزن کے سدر ملا کر پانی سے گوندھیں اس طرح کڑوا نمک کہ اس کا چھین خوب طرح سے بالوں کو گھونگھر والے بناتا ہے۔ دوسرا نسخہ۔ مازو اور کزمازک اور سخالہ ابریعنی سونے چاندی کا میل اور برگ سرو یا حب السرو بہدانہ مرواسنج کتیرا طین جوزی یعنی سرملنے والی مٹی اور آملہ ہر واحد ایک جزآ ہک آب نارسیدہ نصف جز آب چقندر سے گوندھ کر استعمال کریں کہ یہ بھی مجعد ہے اور سیاہی بھی پیدا کرتا ہے۔ فصل تیرھویں بالوں کے سوختہ ہونے کے بیان میں اس کا علاج وہی ہے جو بالوں کے پھٹ جانے کے علاج میں مذکور ہو چکا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ روغن ہائے مرخیہ اور لعابات مرطبہ سے علاج کریں فصل چودھویں تشقیق شعر کے بیان میں اس کا سبب میں اور استعمال غذا ہائے ہابستہ ہوتا ہے اور ادہان لینہ معتدلہ اور لعابات لزجہ جیسے لعاب خطمی اور لعاب بزرقطونا اور لعاب برگ بیدا اور جملہ وہ اشیا جن میں ترطیب ہے فصل پندرھویں اُن ادویہ کے بیان میں جو بالوں کو باریک کرتی ہیں نورد جس وقت ادویہ شعر میں ملایا جائے بالوں کو باریک کردیتا ہے فصل

سولھویں جوانی اور پیری کا بیان۔ہم نے مقام مناسب میں اس امر کا ذکر اچھی طرح کر دیا ہے کہ شباب اور پیری کا سبب کیا ہے اور اس جگہ ہم فقط یہی کہتے ہیں کہ جب تک بادسومت اور باسخونت اور بالزوجت سے اُس وقت تک بالوں میں سیاہی رہتی ہے جب بالوں میں مائیت کا بڑھنا شروع ہو سپیدی آنے لگتی ہے۔فصل سترھویں بیان مین اُن چیزوں کے جو دیر میں پیری کو آنے دیتی ہیں جن چیزوں سے کہ بالون میں پسیدی دیر میں آتی ہے اُن کی دو قسمیں ہیں ایک وہ تدبیرات ہیں جو اسباب اولی میں کی جائیں اور شیب کو روکیں یعنی مادہ شعر میں خاص ان کا اثر نہ ہو بلکہ اُس سے پہلے جو چیزیں بدن میں پیدا ہوتی ہیں انہیں اثر کریں اور دوسری وہ اشیا ہیں جن کا اثر مادشعر میں پہنچے اور اس کی مائیت کو روکے پہلے تدبیر تو یہی ہے کہ ہمیشہ خلط بلغمی کا وقتاً فوقتاً استفراغ ہوتا رہے۔خصوصاً بذریعہ قے کرنے کے جو کھانا کھانے کے بعد کریں اور حقنہ یعنی احتقان کے ذریعہ سے بھی اخراج بلغم کا کیا کریں اور پھر چندے راحت لے کر اعادہ احتقان ہوا کرے اس کے بعد اُن معجون اور ادویہ کا استعمال کیا جائے جو مشیب ہیں کہ جنہیں ہم بیان کرتے ہیں اور ان ادویہ کے ساتھ ایسی غذاؤں کا استعمال رہے کہ جید الکیموس ہیں اور باعتدال جن سے خون محمود اور متین پیدا ہوتا ہے اقسام قلیہ اور مطجن اور مکیب یعنی اقسام کباب یا جو گوشت دم پخت کیا جاتا ہے اور مشوبات یعنی کباب سیخ کے اور شوربا دار گوشت یا آب گوشت خواہ دودھ اور دہی میں بھیگی ہوئی روٹی جس کو ثرید کہتے ہیں نہ کھائیں اور اس کا بھی لحاظ کرنا واجب ہے کہ غذا اس کا قدر تناول کریں جو پوری ہضم ہو جائے کہ یہ اصل تدبیر ہے اس لئے کہ جب ہضم میں فساد ہوتا ہے خون بھی خراب اور خام پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ جس شخص کا مزاج بحدے مرطوب ہو وہ ابازیر حارہ کا جیسے رائی اور فلفل اور توابل اور کوامیخ جو خاص قسم کا گوشت ہے اور مزے خصوصاً نہار منھ اور چقندر ہمراہ خردل کے تناول کریں اور تھوڑی سی شراب خالص پر اقتصار کریں اور فواکہ اور ترکاری جس میں ترطیب ہے اور دودھ اور مچھلی اور

ہریسہ جو غذائے خاص ہے ایضاً عصیدہ سے پرہیز کریں اور پانی بکثرت پینے سے اس طرح عصیدہ بکثرت پینے سے اور بالوں کے اُکھیڑنے سے اور مسکر سے زیادہ مست ہونے سے اور جماع بکثرت کرنے سے اور کافور اور روغن گل اور روغن یاسمین بالوں میں ڈالنے سے احتراز کریں اور آب شیریں سے زیادہ نہ نہائیں اگر زیادہ نہائیں گے بالوں میں ایسی خشکی آئے گی کہ پھٹ جائیں گے اور بہت جلد تر یہ عیب پیدا ہوگا بران یہ بھی ہے کہ بالوں کا دھونا قوت کا اُن کی حافظ ہے پس اگر نہانے کا خوگر ہم شحم حنظل اور کلونجی اور بورہ تلخہ گاؤ سے بالوں کو دھویا کری معاجین اور عقاقیر جو مادہ بلغمی کو قطع کردیں اور پیری بدیر آنے دیں مثلاً ایک ہلیلہ کابلی کا روز آہستہ آہستہ چبانا اس طرح کہ ہر روز ایک ہڑ کو لیکر چباتا جائے مترجم بعض مجربین ہند سے معلوم ہوا کہ ہر روز ایک ہڑ بڑھانی چاہئے چالیس روز تک اور پھر اس طرح کم کرتا جائے اور مرراسی بڑھانے گھانے سے سپیدی بالوں کی دور ہو جاتی ہے اور اکثر لوگ کہتے ہیں کہ یہ طریقہ آزمودہ ہے میرے گمان میں آگر تدبیرات مذکورہ بالا جو شیخ س لکھی ہیں اُن کی رعایت کرے تو غالباً ضرور مفید ہوں۔ متن اگر ہلیلہ کابلی کو اس طرح ہر روز استعمال کرے سیاہی بالوں کی بلکہ شباب کو آخر عمر تک باقی رکھے گا۔ اسی طرح جو اطریفل چھوٹی اور بڑی ہڑون سے بنائے جائیں اور معجون جو خبث الحدید سے اور اس سے بہتر وہ معجون جو سونے کی شرکت سے طیار ہو اور اس کی ترتیب اس طریقہ سے بہت اچھی ہے نسخہ ہلیلہ سیاہ اور آملہ ایک جزو غسل بلادر جو اُسی بلادر سے نکالا ہو سب کو روغن زرد میں ملا کر شہد سے معجون طیار کریں اور معجون بہت قوی ہے لازم ہے کہ تھوڑا سا استعمال کریں ایسا نہ ہو کوئی اثر بد پیدا کرے انقردیا نائے معجوم بھی قوی ہے اور ثرودلیطوس بڑی قوی ہے تریاق بھی قوی ہے گوشت سانپ کا بھی اگر عادت اُسکی پڑ جائے حافظ شباب اور قوت کا ہے صفت معجون معتدل جید کی ہلیلہ سیاہ برنج دار فلفل کی جگہ خبث الحدید ڈالتے ہیں اور شکر سے قوام درست کریں اطریفل ایک اور دوا جید

مجرب ہے زنجبیل اور ہلیلہ کابلی دار فلفل ہموزن ملا کر ہمارا خاص مجرب ہلیلہ کابلی اور بیس درہم خبث الحدید چار درہم غاریقون پانچ درہم زنجبیل قرنفل دار فلفل ہر ایک تین درہم شہد میں معجون کر کے استعمال کریں واجب ہے کہ ان داوؤں کو پورے سال بھر تک استعمال کریں جو شخص بخواہش سیاہی بالوں کے ان داوؤں کو استعمال کرے اُسے چاہئے کہ صبح کو دوا کھائے اور دوپہر کے بعد غذا کا استعمال کرے۔ فصل اٹھارھویں بیان میں لطوخات نافع پیری کے جتنے ادہان حارہ میں مقو ہیں اور جتنی سیال اور ترچیزیں مشابہ طبیعت روغن ہائے گم کے ہیں وہ بھی حافظ مزاج بالوں کی ہیں کہ بالوں کو حرارت غریزی پر نگاہ رکھتی ہیں اور جو غذا بالوں کی جڑوں میں پہنچتی ہیں بشرط استعمال روغن ہائے مذکورہ اور سیالات وغیرہ کے فاسد نہیں ہونے پاتی ہے مثلاً قطران کو اگر طلا کر کے چار گھنٹے کے بعد حمام کریں اور یہ علاج اُس شخص کا ہے جس کے سر میں برودت ہو اس طرح زفت رطب جو دقیق ہو اس طرح روغن قسط کہ یہ بھی قوی ہے اور روغن خردل اا ور روغن شوتیران سب سے زیادہ قوی ہے یا وہ روغن جو شحم حنظل و ررائی کے تیل سے بنایا جائے اور جید قوی یہ ہے کہ روغن خردال اور روغن شونیز اس طرح بنا دیں کہ پہلے روغن خردل میں کلونجی کو جوش دیں بعد اس کے شحم حنظل کو یا شحم حنظل کے ہمراہ زیت جو زیتون بری سے نچوڑا گیا ہو اگر اس روغن سے ہمیشہ مالش ہوتی رہے سپیدی کو منع کریگا روغن جید زیت الانفاق تین اقساط سنبل ڈیڑھ اوقیہ اظفار الطیب نصف اور اوقیہ اذخر نصف اوقیہ یہ سب ادویہ یا روغن مناب میں پختہ کریں یا پانی میں اس قدر جوش دیں کہ ان کا اثر آجائے پانی میں خوب طرح سے اس کے بعد زیت میں اس پانی کو پکائیں کہ سارا پانی جل جائے اور اصوب یہ تدبیر ہے کہ زیت کی مقدار بہت کم ہو اور قسط پر اکتفا کریں بعد اس کی ایک اوقیہ قافیا کسی شراب میں بھگو کر نرم نرم پیسیں اور اس طیار شدہ میں اس کو ملائیں اور استعمال کریں روغن جید روغن پنبسہ دانہ اور روغن آس اور روغن آملہ سب برابر ہموزن اس میں سے ایک رطل جدا

کری اور سعد سلیخہ سنبل شونیز قرنفل شحم حنظل اور قسط عود خام نقاح اذخر قصب الزریرہ ہر واحد اجزا ہموزن لیکر اس مجموعی سے سو درہم لیکر عصارہ حنظل میں اگر بہم پہنچے ورنہ عصارہ پوست جوز مین جو بقدر چار رطل کے ہو جوش دیں جب آدھا پانی جل جائے اس پر روغن ڈالیں اور پکاتے رہیں تا اینکہ سب پانی جل جائے اور روغن باقی رہ جائے بعد ازاں چھان کر استعمال کریں لطوخ جید اس قدر عمدہ کہ جدید سپیدی بالوں کی آئی ہوئی بھی دور کر دیتا ہے اقاقیا مازو میتھی بزراہ لینج کزیرہ بابسہ اور سنبل لاذن عصارہ پوست جوز جو خشک کرلیا ہو عصارہ شقائق النعمان خشک شدہ لوہے کا چرک روسخج پھٹکری سیاہ ان سب سے قرص طیار کرکے مگر باریک باریک ٹکیاں ہوں خشک کرلیں اور مہینہ بھر میں تین مرتبہ آب آملہ کے ہمراہ طلا کریں علوف جید ہلیلہ سیاہ آملہ مازو ہر واحد دس جزو لاذن بیس جزو برگ آس اور حب الآس ہر واحد تیس جزو تین رطل زیت ڈال کر تین روز بھگو رکھیں بعد ازاں پکائیں تا اینکہ غلیظ ہو جائے اس کا استر چڑھائیں۔ منجملہ مجربات کے جس کو ہم سے پیشتر متقدمیں لے تجربہ کیا ہے یہ دا ہے اور ہمارے زمانہ میں بھی ان کا تجربہ ہوا ہے شراب زاج احمر بلغمی بوزن ایک درہم کے استعمال کریں کہ اس سے موئے پسید دور ہو کر اُن کی جگہ سیاہ بال از سر نو پیدا ہوتے ہیں مگر اس کا تحمل بدن قوی سے ہوتا ہے اور باوجود قوت کے رطوبت مزاج میں بھی ہو۔ واجب ہے کہ اس کے بعد ایسی چیز کا استعمال کریں جو ریہ کو پاک کردے اور ترطیب ریہ میں پیدا کرے۔ فصل اُنیسویں بیان میں خضابات کے کتابوں میں بعض اقسام کے روغن لکھے ہوئے نظر آتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ روغن از قسم خصابات ہیں اور تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جس عقاقیر میں زیادہ قوت ہے جب اُن پر دہنیت غالب ہو جائے اُن کے اثر کرنے کو بالوں میں وہی دہنیت حائل اور مانع ہوتی ہے کہ ہرگز وہ ادویہ نافذ ہو کر بالوں تک نہیں پہنچتے اور نہ بالوں میں کچھ اثر اُن کا ہوتا ہے ہاں اگر بعد آمیزش روغن کے ایسی ہی زیادہ قوت انہیں ہو۔ یا کوئی اثر خاص انہیں ایسا ہو کہ

باوجود دہنیت کے بھی ان کا اثر نہ کرے۔ اور اس بات کی توقع اور اُمید اس وقت ہوگی کہ وہ اشیا قوی الصبغ ہوں کہ اُن کا رنگ بہت گہرا ہو جیسے چرک آہن یا چرک اسرب یا پوست جوز کی رطوبت کہ شاید ایسی قوی دوائیں اگر مکرر کسی روغن میں پکائی جائیں اور یہ توسط ادویہ ہدرقیہ کے جیسے سرکہ شراب وغیرہ اُن کا اثر بلا احراق اُس روغن میں آجائے شاید قوت تسوید کی پیدا کرے اور یہی بات ہے جو ایک گروہ آدمیوں کا گواہی دیتا ہے اور میری سماعت میں بھی آیا ہے اور میں دیکھتا ہوں لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ ایک عرق یعنی رگ شاخ ہائے جوز سے اگر اول ربیع میں قطع کر کے ایک شیشہ جس میں روغن بھرا ہوا ہو اُسی میں اُس کو ڈال دیں اور سب کو زمین میں دفن کردیں تا اینکہ شیشہ میں خشک ہو جائے بعد ازاں خریف میں اُسے کھول دیں اور اُسے چھوڑ دیں نہ کہ پھر اُسی شیشہ میں بہت سا عرق اُسکا بدبو اور سڑا ہوا آجائے اور اسی سے خضاب ہو جائے گا اگر ایسے خضابات کے روغن موثر ہوتے ہیں تو فقط تکرار عمل سے قوت ادویہ تو یہ لینے سے موثر ہوتے ہیں جملہ اقسام ادویہ جو بالوں کو رنگین کرتی ہیں اُن کی تین ہی قسمیں ہیں ایک تو وہ دوا جو بالوں کو سیاہ کرتی ہے دوسرے وہ جو اشقر رنگ پیدا کریں تیسرے وہ جو سپید رنگ پیدا کرے اور ہم پہلے سیاہ رنگ پیدا کرنے والی ادویہ کو بیان کرنے میں فصل بیسویں بیان میں سیاہ کنندہ داؤں کے مہندی اور وسمہ ایسی عمدہ دوائیں ہیں جن کی خوبی پر تمام آدمیوں کا اتفاق ہے اور اثر ان کا بحسب اس تعدد امزاج کے مختلف ہوتا ہے کیکے بال زیادہ رنگ قبول کرتے ہیں اور کسی کے کم پہلے تو مہندی کا استر لگاتے ہیں اور بعد ازاں جب مہندی کا رنگ آجائے اس کو دھو کر وسمہ لگاتے ہیں اور دونوں استر اور سمہ کے لئے بقدر زمانہ مناسب صبر کرتے ہیں یعنی جن کے بال جتنی دیر میں مہندی اور وسمہ کا رنگ قبول کرتے ہیں اُسی زمانہ تک لگاتے رہتے ہیں مگر جتنا زیادہ صبر کریں گے اُتنا ہی رنگ خوب چڑھتا ہے اور بعض آدمی مہندی اور وسمہ دونوں کو ملا کر ساتھ ہی لگا لیتے ہیں اور بعضوں کو یہی سپند ہے کہ فقط حنا

سے اپنے بال اشقر یعنی سرخ زردی مائل کر لیتے ہیں اور بعضوں کو فقط وسمہ کا طاوسی رنگ بھاتا ہے وہ اسی پر اکتفا کرتے ہیں ہندوستان کا وسمہ بہت عمدہ ہوتا ہے مگر اس میں تطویس زیادہ ہوتی ہے اور شقرت بہت ہوتی ہے اور دسمہ کرمانی دیر میں رنگ لاتا ہے اور پھر بھی قلت کے ساتھ مگر اس کا رنگ سیاہ اور ہم رنگ بالوں کے ہوتا ہے اور اس تطویس نہیں ہوتی ہے جس کو منظور ہو کہ دسمہ کی تطویس جاتی ہے اور سیاہی مشابہ موئے سیاہ کے پیدا ہو اور شقرت بھی سرخی حنا کی جاتی رہے حنا پر دسمہ لگا کر پھر دوبارہ مہندی لگائے کہ اس ترکیب سے تطویس جاتی رہے گی اور رنگ سیاہ مثل بالوں کے پیدا ہوگا مگر اولے یہ ہے کہ دوبارہ حنا اگر لگائے تھوڑی دیر تک لگائے اور جلد اس کو دھوڈالے۔ بعض آدمی حنا اور دسمہ کو آب ساق یا آب انار یا وہی کے توڑ کے ساتھ لگاتے ہیں اور کبھی پانچوں کو یکجا کر کے استعمال کرتے ہیں یا حنا اور دسمہ ہمراہ آب مصل یعنی بہت کھٹا پانی پہلے اُسے آگ پر خواہ دھوپ میں اتنا گرم کرتے ہیں کہ صوف کو سیاہ کر دیتے اُس کے بعد اسی پانی میں حنا اور وسمہ کو پیس کر لگاتے ہیں اور یہ ترکیب بھی جید ہے اگر خضاب میں سیاہ لونگ شریک کر دی جائے سیاہی بھی بڑھاتی ہے اور خضاب کا ضرر دماغ تک پہنچنے نہیں دیتی اور قسم کا خضاب جس کو اکثر لوگ لگاتے ہیں مگر خضاب مذکور سے اس کا اثر کمتر ہے وہ یہ ہے کہ بکٹھا مازو روغن زیت سے چرب کر کے جلاتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ اُس کو کسی ایسی ظرف میں سوتہ کریں جس پر گل حکمت ہو اور انتہا جلانے کی یہ ہے کہ مازو سیاہ ہو جائے اور اس میں سخونت آجائے زیادہ اس کے جلانے میں مبالغہ نہ کریں بیس درہم تو مازو لیں اور دس درہم روسخج اور دو درہم پھٹکری اور ملح اندروانی ایک درہم ان سب کو ملا کر خضاب طیار کریں کہ خوب سیاہ کریگا۔ اور سیاہی اُسکی پائداری بھی ہوگی اس خضاب پر کا نسخہ یہ ہے صفت ایک رطل مازو کو زیت سے چرب کر کے بریان کریں اس قدر کہ مازو ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور روسخج اور پھٹکری اور کتیرا پندرہ درہم ملح سات درہم ان سب کو خوب باریک پیسیں اور

گرم پانی ملا کر لگائیں اور تین گھنٹے تک لگائیں رہیں اور کبھی اس میں حنا اور وسمہ بھی ملا دیتے ہیں وہ نسخہ جو بعد اس کے مشہور ہے وہ یہی ہے کہ مرا سنج اور چونہ سے طین ماکول اور طین جوزی اور طین قیمولیا یا کوئی مٹی کیوں نہ ہو بناتے ہیں یعنی جو مٹی سر پر لگائی جاتی ہے اور ان سب اجزا کو ہموزن لیکر پانی سے ملا کر خضاب طیار کرتے ہیں اور برگ چقندر کے ہمراہ جوش دیتے ہیں اس نسخہ میں ساری عمدگی یہی ہے کہ مرداسنگ خوب پیسا جائے اور مرداسنگ کو اُس پانی میں پیسیں جس میں کہ حنا اور وسمہ مکرر جوش دیا گیا ہے یا دھوپ میں رکھا گیا ہے تو بہت خوب ہوگا مگر اُس پانی کو چھ گھنٹے تک رہنے دیں اور اس کی رطوبت کی حفاظت کریں۔ ایضاً حنا اور وسمہ اور مرداسنج جو مثل سرمہ کے باریک پیسا ہوا اور مازوئے بریان اور روسختج اور پھٹکری اور مٹی اور کتیرا اور لونگ ان سب کو ہموزن لیکر خضاب کریں۔ لائق اس مقام کے اور بھی چند خضابات ہیں جن کو میں نے بعض کتب میں دیکھا ہے اُن میں وہ چند نسخہ جسے دل میرا قبول کرتا ہے اور یقین اُن کے موثر ہونے کا ہے لکھتا ہے صفت خضاب جید حنا اور وسمہ دو جزو روسختج اور شب اور ملح اندروانی اور مازوئے بریان اور خبث الحدید ہموزن ان سب کو سرکہ میں پیسیں اور چھوڑ دیں تا آنکہ سرخ ہو جائے اُس کے بعد استعمال کریں اور ایک دوا س طرح کی مذکور ہوئی ہے نسخہ اُس کا یہ ہے خبث الحدید سرکہ شراب میں پسا ہوا مقدار سرکہ کی اتنی کہ چار اُنگل خبث الحدید سے اوپر ہو خوب سا پیس کر یہاں تک جوش دیں کہ سرکہ جل جائے بمقدار نصف کے اس کے بعد دو ہفتہ اس میں خبث الحدید کو رہنے دیں تا آنکہ سب اُسی میں جائے اور برابر خبث الحدید کے ہلیلہ سیاہ لیکر اس پر بھی ڈالیں بعد پینے ہلیلہ کے اس کے بعد سرکہ میں ہلیلہ کو جوش دیں اس قدر کہ مثل خلوق کے قوام اُس کا غلیظ ہو جائے مترجم خلوق بروزن ہبور ایک قسم کی دوائے خوشبو ہے جو مرکب چند ادویہ سے کر کے پکائی جاتی ہے متن بعد ازاں روغن مناسب کو اس میں پھر اتنا ملائیں کہ اس کے اوپر تک بھر جائے اور پھر پکائیں کہ قوام اس کا مثل غالیہ کے

ہو جائے اور اگر جی چاہئے تو آب دوبارہ گل حکمت کر کے کسی ظرف میں پکائیں۔ یہ دوا با جود دہنیت کے رنگ پیدا کرتی ہے تو سبب اس کا قوت چرک آہن کے ہے ایضاً کہتے ہیں کہ چاندی کا میل سرکہ پکایا ہوا بشرطیکہ خوب جوش دیا جائے بالوں کی سیاہ کرنے والی ادویہ تو بہ میں داخل ہے اور مجھ پسندیدہ یوں ہے کہ بدلے سرکہ کے حماض تاریخ خواہ حماض اترج ہو اور بعوض طبخ کرنے کے لوہے کو حماض مذکور میں مدت تک بھگو رکھیں کہتے ہیں اگر کسی قفقتیہ یعنی ظرف میں شاخ شقائق النعمان اور رو ساق شبت یعنی سویہ کی اور سک اور شبت کی مقدار اس قدر کہ ایک رطل شقائق کے ہمراہ دو اوقیہ دونوں سے ہو مجموع ادویہ گولید میں دفن کر دیں سب اجزا مہلول ہو کر خضاب طیار ہو گا کہتے ہیں اس طرح اگر تازہ جو کا درخت قبل خوشہ پیدا ہونے کے ہمراہ نصف وزن اس کے سب ملا کر سرگین میں گاڑ دیں کسی شیشہ کے ظرف میں سب کا سب سیاہ پانی خواہ لطوخ مسود ہو گا۔ کہتے ہیں اگر کدوے تازہ جو ابھی اپنے درخت میں لگا ہوا ہو اس کو سوراخ کر کے جو کچھ اندر اس کے مقر اور تخم وغیرہ ہیں نکال ڈالیں اور پھر اس میں نمک اور قدرے خبث الحدید اور وہی چھلکے جو کدو سے جدا کر ڈالے تھے اندر بھر کے اس پر گل حکمت کر کے چھوڑ دیں سارے اجزا پانی ہو کر خضاب سیاہ بن جائیں گے اور سیاہی اور مداو طیار ہو گی اور کہتے ہیں کہ اگر برگ کر کو پیس کر کسی دودھ میں خصوصاً عورتوں کے دودھ میں جوش دیں تا اینکہ ثلث باقی رہ جائے اور رات بھر رہنے دیں بہت عمدہ خضاب ہو گا اور میری رائے میں یہ ہے کہ دوا حافظ سواد مو ہو گی خضاب نہ ہو گی۔ جالینوس نے شہادت اثر خضاب مندرجہ ذیل کی دی ہے کہتا ہے کہ وہ کلی جو مثل خوشہ کے درخت جوز میں ہوتی ہے اس کو زیت کے ساتھ پیس لے اور تھوڑا سا تفر رطب یعنی جوز سیاہ ملا کر طلا کریں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر اس کے ہمراہ بکری کی مینگنی ملائیں بہت جید ہو گا کہتے ہیں اس طرح پوستہ بیخ او جاکوو جو ایک قسم کا بید کا درخت ہے زیت کے ہمراہ پیس کر لگائیں تو بالوں کو سیاہ کر دے اور میری رائے یہ ہے

ادھیڑی گئی اور ایک چیتے والا اُس کے پہلو میں غافل پڑا سو رہا تھا۔ اُس کی ڈاڑھی کے بعض مقام پر وہ کھال جا پڑی پس ڈاڑھی کا وہ مقام سیاہ اور مخضب ہو گیا۔ فصل اکیسویں غالیہ کے بیان میں اس غالیہ کی لوگوں نے بہت مدح کی ہے کہتے ہیں کہ پچاس درہم آملہ اور ڈیڑھ رطل اس تر و تازہ کا پانی جو اس سے نچوڑ کر نکالا ہو چار رطل آب خالص میں جوش دیں کہ نصف جل جائے بعد ازاں آگ پر سے اُتار لیں اور پچاس درہم خطمی اور اس قدر مہندی اور اتنا ہی وسمہ اور چھبیس عدد نا روئے بریان اور دس درہم زاج سرخ اور پچاس درہم صمغ یہ اس میں ڈالا جائے اور پکاتے پکاتے قوام غلیظ کیا جائے اور سک اور مشک سے خوشبو کریں اور لطبور لیپ کے بڑھا دیں جس مقام پر منظور ہو اس قدر کہ بالوں سے اوپر اس کے نظر نہ آئے۔ کہتے ہیں کہ روغن پنبہ دانہ تیس درہم اس میں برادہ اسرب اور روغن تخم ہر واحد چار درہم ملا کر سب کو پیسیں اور چھوڑ دیں تا آنکہ سیاہ ہو جائے بعد ازاں جوش دیں اور مشک سے خوشبو کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو سوختہ اور باقلی کے چھلکے اور انار کے چھلکے بھی ادویہ خضاب میں بہ شمول حنا کے داخل ہیں۔ اس طرح پوست جوز۔ ہم نے ادویہ خضابی کا بیان بحث ادویہ مفردہ میں کیا ہے اصول اور امہات ادویہ خضابی شیطرح اور مرا در خضض اور خردل اور نمک اور خربق اور سرو اور آملہ پر سیا دشان اور شقائق حنا اور روسہ اور نحاس سوختہ اور خبث الحدید آب پوست باقلائے تر و تازہ قشور جوز اور ان کا پانی اور اقاقیا ادیلیہ یعنی میتھی چقندر تخم چقندر اور آس اور حب الآس لاذن مردار سنگ چونہ اور سرگین کی سب قسمیں اور برادہ ہائے اجساد معدنیہ بھی فصل بیسویں اُن ادویہ کے بیان میں جو سرخ یا اشقر رنگ پیدا کرتی ہیں۔ کہ قصب نبطی جو تازہ اور تر ہو اس کا پوست چھیل ڈالا ہو دوسری طرف سے آگ روشن کریں تو سنہری رنگ کا خضاب پیدا کرے گا۔ اس طرح چرک آہن اور ماہ الزاج بھی خضاب سنہری ہے اور اتنی دیر لگایا جاتا ہے جتنی دیر تک حنا کو لگاتے ہیں اور درد شراب کو راتانج ہموزن کے ہمراہ اور تھوڑی سی اذخر۔ یا حنا کو

طبخ کندش میں گوندھ کر خضاب لگائیں کہتے ہیں کہ پھٹکری اور اسفرک اور زعفران بامر کے ہمراہ شورہ ایک شبانہ روز رکھ چھوڑیں اور کبھی چند روز مکرر اس طرح رہنے دیتے ہیں اور اگر اس دوا کو ملا کر طلا کریں اس طرح کہ ترمس شراب میں گوندھ کر اس دوا کو ملائیں۔ ایضاً رمس مسحوق دس درہم مر پانچ درہم ملح الدباغین یعنی شورہ اور لونا دیواروں کا تین درہم دردشراب سوکھایا ہوا اور جلایا ہوا تین درہم آب خاکستر شاخ ہائے انگور بقدر کفایت محمر قوی سماق دو اوقیہ مازو تین اوقیہ آذریوں زرد دو اوقیہ پر سیادشان دو یاقہ اور روغن افسنتین ایک یاقہ ترمس مقشر یابس دو کف دست بھر سب کو باریک کوٹ کر دس رطل پانی میں چند روز تر کریں بعد ازاں نیم گرم سر پر ضماد کریں کہتے ہیں کہ جوشاندہ سعد اور کندش کا پانی میں جو کہ خوب طرح جوش دیا گیا ہو اشقر رنگ پیدا کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ دردشراب سوختہ یا غیر سوختہ روغن بان یا روغن اذخر سے ملا کر بھی موثر ہے۔ فصل اکیسویں مبیضات کے بیان میں یعنی جو دوائیں بالوں کو سپید کر دیں پشک خطاف اور از انجملہ نسریں اور اس طرح ماش یعنی مونگ از انجملہ تلخہ بوحیں سپید از انجملہ مولی کے چھلکے اور تلخہ گاؤ اور بخار کبریت اور تفاح کبر اور تفاح زیتون جدا جدا یا سب کو ملا کر خصوصاً ہمراہ سرکہ اور اس سے زیادہ اثر دار جب ہے کہ گندھک سے اس کو دھواں دے لیں ایضاً تخم راسن اور مولی کے چھلکے سوکھے ہوئے اور پھٹکری کو ٹنے میں یکجا کر کے نصف وزن ہر ایک دوائے هموزن کے صمغ عربی ملا دیں ایضاً برگ نسرین اور قشور خشخاش اور تفاح اور اگر ان دونوں کے عوض بھنگ ڈالیں زیادہ قوی ہوگی اور خضاب طیار ہوگا۔ اور اگر اس میں کافور اور گلاب شریک ہو نہایت عمدہ ہو جائے گا۔ کبھی بالوں کو گوندھ کر گندھک میں پیچیدہ کر کے اُسی کی دھونی دیتی ہیں اور رات بھر میں دو مرتبہ اس طرح کرتے ہیں فصل بائیسویں تدارک احوال چند جو بعد خضاب کے عارض ہوتے ہیں اکثر اقسام خضاب کے دماغ میں برودت پیدا کرتے ہیں اور مفید ہیں دماغ کے اور اس کو ایسی حالت میں کر دیتے ہیں کہ اس

تعدادنوازل کی دماغ میں بڑھ جاتی ہے اور سکتہ کے عارض ہونے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اس طرح اور اقسام کے ضرر کا بھی احتمال پیدا ہوتا ہے اون مضرتون کا علاج ان ادویہ مصلحہ سے جو خضاب میں داخل کی جاتی ہیں کرنا چاہئے یا بعد خضاب کے کوئی خوشبوئے حار اور مشخ اور لونگ وغیرہ لگانی چاہئے کبھی خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھینچ کر مثل کھونٹی کے ہو جاتا ہے اور اس کی وضع اور شکل قبیح اور بری ہو جاتی ہے اس کا تدارک اس طرح کرتے ہیں کہ خضاب میں ایسے اجزا داخل کر دیں جو کہ جلد کو رقیق کر دیں اور بالوں میں تجعید اور گھونگھر والی صورت پیدا کریں خصوصاً ایسے بال جو خود ہی سخت اور خشن ہیں اُن میں یہ اثر ضرور پیدا ہوگا تو ان کی نرمی کی یہ تدبیر کرتی چاہئے۔

کبھی خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھنچ جاتے ہیں اور ڈاڑھی چھوٹی ہو جاتی ہے اور بال ٹوٹ جاتے ہیں اس کا تدارک بعد خضاب کے روغن بنفشہ اور روغن خیری سے کرنا چاہئے کبھی خضاب لگانے سے جلد میں بھی سیاہی آ جاتی ہے عوام الناس جلد کو آرو باقلے اور بیسن وغیرہ سے دھوتے ہیں حالانکہ روغن گرم سے زیادہ اس سیاہی کی دور کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے کبھی بعد خضاب کے نصول عارض ہوتا ہے اور نصول سے اس جگہ مراد یہ ہے کہ خضاب کا اثر کبھی بھی پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ بال جیسے کے تیسے بنے رہتے ہیں بہترین ادویہ جو ایسے وقت مستعمل میں یہ ہیں کہ اُسی خصاب سے بقدر ایک جوزہ لیں اور خشک کریں خصوصاً اُس خصاب سے جس میں قوت غواصہ پھٹکری وغیرہ کی شرکت سے ہے پس اس سوکھے ہوئے خصاب کو جس جگہ رنگت نہیں آئی ہو یا قریب ہے کہ آب جاتی رہے ایک لکڑی مثل مسواک کے لیں اور اُسے تر کر کے اس کے کنارے پر اُسی خصاب سے جو بستہ اور معقود ہو گیا ہے تھوڑا تھوڑا اُٹھا کر انہیں مقامات پر لگاتے جائیں جہاں بدرنگ نظر آئے ایک قوم روغن خوشبو جیسے روغن بان یا روغن لاذن اور موم وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں جب یہ ادہان اثر کرتے

ہیں فضول جاتا رہتا ہے اور خضاب پختہ ہو جاتا ہے **فصل تیئسویں خراز کے بیان میں**
بھوسی اور ہفا کو خراز کہتی ہیں کیفیت خراز کا ذکر ہمراہ بالوں کے چونکہ مناسب ہے اس لئے ہم یہی کہتے ہیں کہ خراز وہ ابریہ یعنی بھوسی ہے کہ جو سر میں پیدا ہوتی ہے اور یہ ایک خاص قسم کا تقشر خفیف ہے کہ سر کو بوجہ فساد مزاج کے عارض ہوتا ہے اور خاص کر یہ فساد سطح اعلی میں جلد سر کے پیدا ہوتا ہے اور بدترین اقسام اس کی وہ ہے کہ آخر کو نوبت بہ تقرح اور زخم کی پہنچاتی ہے اور منابت شعر یعنی مقامات روئیدگی میں بالوں کے اس کا ضرر پہنچتا ہے یہ فساد کبھی مادہ حاد بورتی سے اور کبھی خون سوداوی سے اور کبھی دونوں کی شرکت سے پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایک سو مزاج سر میں ایسا ہوتا ہے کہ جو مادہ صالحہ سر میں پہنچتا ہے اُسے فاسد کر دیتا ہے کبھی محض خشکی اور یبوست ہوتی ہے اور تمام بدن کا مزاج درست اور جید ہوتا ہے اور کبھی بشرکت بدن بھی خراز پیدا ہوتا ہے علاج خراز خفیف کا علاج تو فقط خفیف ہی دوا سے ہو جاتا ہے اور سر کے خراز کو روغن گل اور روغن بنفشہ اور لعابات کا لگانا کافی ہوتا ہے اور جو قسم اس سے زیادہ شدید ہے اس کے ازالہ میں ایسی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو قوت جلا اور تحلیل کی رکھتی ہو بعد اس کے ترطیب اور تعدیل کریں۔ ایک قسم خزانہ کی اس سے زیادہ ردی اور خراب ہوتی ہے کہ نوبت تفرتح کی آتی ہے اس کے علاج میں واجب ہے کہ تنقیہ اور اسہال سے اگر اس کی حاجت ہو کریں اور اس کا بھی لحاظ کرنا بغرض تنقیہ کے ضرور ہے کہ سبب اسی خراز کا امتلائے بدن ہو مادہ سے بعد ازاں جلا کرنے والی ادویہ سے علاج کریں اس کے بعد روغن سے ترطیب کریں **فصل چوبیسویں ادویہ ملینہ خراز کی۔** کہ جن میں لذع بالکل نہ ہو جو خاز قریب العہد اور جدید ہو اور ضعیف بھی اس کے دفع کے واسطے فقط اب چقندر اور میتھی کے پانی سے دھونا کافی ہے اور جب بطیخ اور بیسن چنے کا یا آرد ترمس اور باقلا اور تخم خطمی زیت میں پکا کر اور لعاب مہدانہ اور خطمی اور کتیرا اور طین خوذی اور قیمولیا خصوصاً عصارہ چقندران سب کا استعمال ایک گھنٹے کر کے عصارہ برگ بید سر پر ڈالیں

کہ بغایت نافع ہے اورتمر ہندی اور کرفس اور عصارہ کرفس اور طبیخ آزاد درخت اور برگ شہدانج اور برگ کنجد اور یہ دواجز کی دوائیں کبھی خراز قوی پر لگائی جاتی ہیں یا اینکہ لطیف ہیں اور بادام مقشر ہمراہ سرکہ کے اور بیسن چنے کا برگ مجند سائیدہ کے ہمراہ اس کو آب چقندر میں تھوڑے سرکہ کے ہمراہ پیس کر لگاتے ہیں ایضاً نخود کوفتہ اور خطمی سرکہ میں ملا کر طلا کریں یا سر پر نرم نرم کنارہ ہائے شہتوت کو پیس کر جب مثل غبار کے باریک ہو جائے مثل خطمی کے استعمال کریں یا خطمی کو زیت میں پروردہ کر کے یا کندر کو شراب میں محلول کر کے زیت ملا کر دو ہفتہ تک برابر استعمال کریں ایک دوا لطیف اور سہل الوصول یہ ہے کہ سرکہ آب برگ بید سے دھوئیں اس لئے کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ اور مجرب ہے اور بے ضرر ہے اور واجب ہے کہ جس دوا سے سر دھو چکیں اس کے بعد کو تیل ضرور سر میں لگائیں۔

جیسے روغن گل یا روغن بنفشہ فصل چھبیسویں خراز قوی کے ادویہ کا بیان بورق اور کبریت اور تلخہ گاؤ اور تخم حنظل اور درد شراب اور رائی اور مونبرج اور آبگینہ سوختہ اور خربق اور ثافیسا وغیرہ کو سر کے دھونے میں استعمال کریں ایضاً فیمولیا کو لیکر تلخہ گاؤ ملائیں اور استعمال کریں اور دو گھنٹے تک چھوڑ دیں یا حب البان اور آرد باقلا برابر وزن میں لیکر پانی میں جوش دیں اور سرکہ کو اس سے دھوئیں ایضاً دردی شراب ایک رطل اور صابون ایک اوقیہ بورہ چار درں سب کو یکجا کر کے سر میں لگا دیں اور آب چقندر اور چنے کے بیسن سے دھوڈالیں اس کے بعد روغن آس کو طلا کریں کبھی سر میں گائے کا اوجھ پیس کر طلا کرتے ہیں وہ بھی نافع ہوتا ہے پھر ایک شب آرام دیکر دوبارہ تیسری شب کو بھی دوا لگاتے ہیں اور مادہ شتر کے پیشاب سے اس کو دھوتے ہیں خصوصاً مادہ ستر اعرابی کا پیشاب زیادہ نافع ہے پسا ہوا آبگینہ دربارہ ازالہ خراز ردی کے قوی دوا ہے اس طرح وہ دوا جس میں قلقند اور موبزج پڑتا ہے یا کف بورہ کا قلقند برابر لیکر سر پر طلا کریں اور قبل طلا کرنے کے سر کو منڈوا ڈالیں اور کبھی ان دونوں

کوزیت کے ہمراہ جمع کر دیتے ہیں یا موبزج کوزیت میں ملا کر ملتے ہیں ایضاً کبریت اور قلقند اور بورہ ہموزن لیکر لاذن شریک کریں اور روغن مصطگی میں پگھلا کر سر میں ڈالیں اور کبھی اس میں خربق ملاتے ہیں۔

فصل چھبیسویں ایک دوا کے بیان

میں ہے جس کو بعض جدید اطبا نے دعوے کر کے لکھا ہے کہ اُس نے تجربہ کیا اور عمدہ برآمد ہوئی نسخہ زوفائے تازہ نصف جز ربط کی چربی ایک جزو روغن خیری ایک جزو چہارم جزو لاذن دو جزو پہلے سر کو صابون اور آب گرم سے دھوئیں اُس کے بعد سوکھے ہوئے کپڑے سے خوب ملیں کہ سرخ ہو جائے بعد ازاں انہیں اجزائے مذکورہ کو ایک شبانہ روز لگائے رہیں من بعد دھو ڈالیں دوسرا مقالہ۔ جلد کے احوال کا بیان بنظر لون اور رنگ کے فصل بیان میں اُن اسباب کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہیں سیاہی رنگ میں دھوپ اور سردی اور پیس شدید اور نہانے اور نمکین اشیا کھانے اور خون میں سوداویت بڑھ جانے سے پیدا ہوتی ہے اور زردی اسباب مذکورہ ذیل سے پیدا ہوتی ہے فصل رنگ کو زرد کرنے والے اسباب۔ امراض اور غموم اور کمی غذا اور کثرت جماع اور اوجاع یعنی درد کے اقسام اور ہوائے شدید کا صدمہ بدن پر اُٹھانا بستہ پانی تالاب وغیرہ کا پینا ان اسباب سے زردی لون کی پیدا ہوتی ہے ماکولات میں میں اجوائن کی خورش اور بکثرت اُسے سونگھنا بلکہ بقول بعض اس کی طرف دیکھنے سے بھی رنگ زردہ ہو جاتی ہے سرکہ کی ہمیشہ خورش رنگ کو زرد کرتی ہے زیرہ کو بطور مشروبات یا بطور لطوخ سے لگانا سرکہ ملا کر جس جگہ زیرہ کا انبار لگا ہو وہاں دیر تک بیٹھنا سرکہ اور مٹی زیادہ کھانا کہ رگوں میں سدہ ڈالدے اور اس وجہ سے خون صاف جلد تک نہ پہنچنے پائے بلکہ کس قدر بخار صفراوی خلط کا جلد تک پہنچے اور زردی پیدا کرے۔

فصل اُن اشیا کے بیان میں جو رنگ کو اچھا کر دیتی ہیں

وہی اصلی رنگ پھر پیدا ہو جائے لازم ہے کہ انگور خشک کو ہمراہ بسر یعنی کچے خرما کے کھانا
شروع کرے یہ دونوں میوہ خون لطیف کو زیادہ کرتے ہیں اور حرارت غریزی کو
بڑھاتے ہیں اعادہ لون اصلی کے واسطے یہ بھی مجرب ہے کہ چند روز نہار منھ شراب اور
دودھ پیا کرے خون کو صاف کر کے جو اشیا رنگ کو خوب کر دیتی ہیں اُن کی مال جیسے
اطریفل صغیر اور ہڑ کا مربی کہ ہمیشہ مستعمل ہو اور ہلیلہ کابلی اطریفل سے بھی قوی تر
ہے جو اشیا کہ خون کو منتشر کرتی ہیں اور پھیلاتی ہیں جیسے حلتیت یا دار فلفل اور سعد اور
قرنفل جب طعام میں ڈالی جائیں یا جیسے زعفران مگر زعفران سے خون میں رنگت بھی
زیادہ پیدا ہوتی ہے خصوصاً مُنضج میں مترجم یہ لفظ تین احتمال رکھتی ہے تیج یعنی جس کا جسم
بعد ضعف فربہ ہو جائے یا مسحج یعنی وہ شخص جو سحج کی بیماری سے لاغر ہو گیا ہو اور رنگ
اُس کے جسم کا بد رنگ ہو گیا اور تیسرا احتمال قوی یہ ہے کہ منضج ہو یعنی زعفران منضج میں
ڈال کر زیادہ اثر کرتی ہے جیسے ادویہ مفردہ میں مذکور ہے متن مقدار شربت زعفران کی
ایک درہم تک ہے اور زوفا بوزن دو درہم اور زعفران نصف درہم ہمراہ لشکر کے
استعمال کریں الوج نامی ایک نبات وہ بھی محسن لون ہے لعبہ بربری یعنی بیروج الصنم
ایک درہم سے دو درہم تک جب سولیتھائے معلوسمہ کے ہمراہ مستعمل ہو خون کو شدت
اوپر کی طرف کھینچ لاتی ہے اور سویق سے تعدیل کی ضرورت اس لئے ہے تاکہ غابان
شدید اور اشتعال پیدا نہ کرے بقول میں جیسے مولی اور کراث اور بصل کرنب خاص
کر کے اور ہمیشہ کرنب اور لہسن کا استعمال۔ افعال اور حرکات جو خون کی اصلاح اور
افزائش کریں۔ خوش عیش اور دل خوش رہنا اور غیظ اور غضب اور جدال اور ریاضت
معتدلہ اور کشتی لڑنا ایضاً سر در اور طرف اور مطالعہ یعنی روبرو رکھنا اُن افعال اور اعمال کا
جو مانوس ہوں جیسے خوش آواز کے گانے کو سننا اور جو لوگ صاف اور پاکیزہ لباس اور
وضع رکھتے ہوں اُن کی صحبت میں یا ظریف اور ہنس مکھ لوگوں کی صحبت میں رہنا یا
تیر اندازی کی جیت ہار اور تیروں کے پروں کے انداز مخصوص کو خواہ گھوڑ دوڑ کی پیش

قدمی کو دیکھ کر دل خوش ہونا اور اجن کے علاوہ ایسے افعال اور حرکات جو انتعاش روح غریزی کے باعث ہوں۔ (چنانچہ باب ریاضت میں مذکور ہو چکے) جو اشیا کہ خارج سے اثر تحسین لون کا پیدا کرتی ہیں وہی اشیا ہیں جو کہ جذب کر کے خون کو اندر سے باہر لائیں اور جلا بھی کریں لطوخات اور غسولات جو آرد باقلا مقشر اور آرد جو اور آرد کرسنہ یعنی مٹر اور بیسن اور نشاستہ اور آرد گندم خصوصاً چنے کے بیسن سے بنائی جائیں مسور کا آٹا اور چاول کا آٹا اور غری السمک اور لاذن اور ایرسا اور انجیر اور کندر اور مصطگی اور روغن مصطگی پوست بیضہ اور سیب کا مغز اور مقل اور مرتک اور اسفیداج براوہ عاج پورانی بوسیدہ ہڈیاں اور محلب اور فوہ الطیب بھی اس بارہ میں قوی ہے بادام شیرین اور بادام تلخ اور تخم خیار اور تخم تربوز اور تخم قطف اور تخم کدو اور تخم ترب اور تخم جرجیر بہت سے لوگ صفتی الوجہ (جن کے چہرے صاف ہوں) بالوں وغیرہ سے اُن کو نشاستہ اور کتیرا دودھ ملا کر ہر روز طلا کرنا مفید ہوتا ہے۔ عصارہ قصاء بریاور زروج عصفر یعنی کسم کا زرد پانی اور دودھ گرما گرم جس وقت کہ دوشیدہ ہوتے ہیں اُسی گرمی سے اور جوشاندہ خلاف اور عجاجیل جس میں وہ مرا ہو جائے اور جوشاندہ گوشت صدف کا اور سپیدہ بیضہ اور جوشاندہ میتھی اور اکلیل الملک غسول جید۔ باقلائے مقشر کرسنہ ترمس تخم ترب مغز تخم خربوزہ نشاستہ اس سے غسول یا اُبٹنا طیار کریں۔

عمدہ جید۔ آرد باقلا آرد جو ہر واحد دو جزا بیسن ایک جزا عدس مقشر کتیرا نشاستہ ہر واحد نصف جزا زعفران اتنی کہ رنگ آجائے شب کو لا کریں اور صبحدم نہا ڈالیں اور نہانے کے واسطے جوشاندہ پوست خربوزہ یا طبیخ بنفشہ وغیرہ طیار کریں دوسرا نسخہ بادام شیرین کتیرا صمغ عربی آرد باقلا ایرسا غری السمک جملہ اجزا ہموزن لیں اور غری السمک کو بقدر کفایت پگھلا کر جملہ ادویہ اس میں آمیختہ کر کے طلا کریں دوسرا نسخہ آرد باقلا اور جو اور نخود اور سمنہ یعنی شاہدانہ بری سپیدہ بیضہ میں ملا کر طلا کریں۔ ملبوس جو بصل الزہر ہے اور بصل اور بورہ اور اجوائن ہمراہ سہد کے جلا کرنے میں قوی ہیں اور

اشق اور روغن بابونہ اور مسعیہ تازہ بشدت مجلی ہیں اور کراث در بیخ فضلہ سوسمار اور بیخ نرگس بھی غمرہ دوسرا از روج عصفر یعنی کسم کا زرد رنگ یہاں تک پختہ کریں کہ غلیظ ہو جائے اور اس غلیظ القوام سے ایک اوقیہ لیکر مثل قوام طلا کے ان ادویہ کو گوندھیں پنجیال گنجشک دقیق ترمس بیسن مغز تخم خربوزہ بزرالبنج مقشر اور خوب سائیدہ کر کے طلا کریں غمرہ دوسرا کیرا ازجاج شامی جو مثل غبار کے پسا ہوا ہو زعفران ترمس لب حب القطن ہر واحد سے ایک مثقال روغن بادام ملا کر طلا کریں اگر تمام سب چہرے پر طلا خردل سپید اور زر بیخ سپید اور زر بیخ سرخ اور زر بیخ زرد کے دودھ کے ساتھ کریں اور صبح کو منہ دھوئیں چہرہ خوب سرخ ہو جائیگا یہ سخت اور بقوت مجلی ادویہ اسی چہرہ مہرہ کو نافع ہوتی ہیں جو کہ ابتدا جذام میں بدروپ ہو گیا ہو اور تنکر اور شور اس میں ایسے ہوں کہ پھول گیا ہو اور دانہ دانہ سے اُبھرا آئے ہوں اور گھی جس وقت اُس پر لگایا جائیگا ان سب کو دور کر دیگا بروقت حاجت رۃ عن زرد کو ہمراہ سرکہ اور شہد اور کف بورہ کے استعمال کرتے ہیں اور کف بورہ کا استعمال ایسی جگہ جرم بورہ سے بہتر ہے ایضاً ایک رطل صابون اسی کے برابر اشق میں رطل پانی میں حل کریں پگھلا کر بعد ازاں اس میں سات اوقیہ کندر اور مصطگی اور نطرون ملا کر پیسن شیشہ کی کھرل وغیرہ میں جب خوب پس جائے رات کو استعمال کریں ایضاً مٹر کا آٹا اور چنے کا بیسن اور آرد باقلا اور آرد جو اور ترمس اور ایرسا بیخ نرگس سب اجزا ہم وزن صمغ عربی بیخ سوسن نصف نصف وزن ادویہ مذکورہ کے سب کو پیس کر قرص بنالیں۔ یہ بھی جاننا ضروری ہیکہ جو دوا کلف اور برش اور آثار جدری وغیرہ اور کمودت خون کو مفید ہے اُس کا نفع تحسین لون میں بھی اقوی ہے اور اس دوا کی تھوڑی سی مقدار کا بیان کافی ہے فصل بیان میں حفظ جلد کے دھوپ اور ہوا سردی سے جس شخص کو ان امور سے گزند پہنچا ہوا اور جلد وغیرہ پر کسی قسم کی خرابی آ گئی ہو واجب ہے کہ سپیدہ بیضہ یا آب صمغ یا موم روغن کا طلا کرے یا میدہ صاف پانی میں بھگو کر اس کے اوپر کا رقیق اور صاف لیکر سپیدہ بیضہ میں ڈال کر موتھ پر

علاج بدشواری ہوتا ہے خون مردہ اور برش کو تو ایک مبضع یعنی آلہ سے پکڑ کے باریک جلد ہٹا کر دور کر دینا چاہئے مگر ایسی احتیاط کرنی لازم ہے کہ زخم نہ ہونے پائے۔ پھر اگر اُس مقام پر کوئی شے خشک بستہ ہو رہی ہے بہ نرمی اُسے نکال لینا چاہئے اور اگر بستہ نہ ہو تو اُسے بہ نرمی بہا دینا چاہئے بعد ازاں علاج ادویہ سے ایسا کرنا چاہئے کہ اچھی طرح صفائی اور جلا پیدا ہو خود ہم نے نمش اور برش کا علاج اسی طریقہ سے کیا ہے اور زائل ہو گیا ہے مگر واجب ہے کہ بعد ایسے علاج کے فوراً ضماد قابض کا استعمال کریں تا کہ رگوں کے منھ سے پھر دوبارہ خون نہ برآمد و۔ علاوہ برآں جب ادویہ محللہ کا استعمال کرتے ہوں اُن کے ہمراہ بھی شرکت ادویہ قابضہ کی رہے ایسا نہ ہو کہ ادویہ محللہ جو باحدت ہیں وہ کھلی ہوئی راہ سے رگوں کے خون صالح کو جزب کریں خصوصاً ابتدائے کلف کے علاج میں اس امر کا لحاظ کرنا پرضرور ہے اور اسی سبب سے لائق اور سزوار نہیں ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کریں جو شدت لذع پیدا کرتے ہیں اور جو کلف مزمن اور کہنہ ہو چکا ہے اور اب بڑھتا نہ ہو بلکہ ٹھہر گیا ہے اُس کے علاج کرنے میں اس کا جو اوپر بیان ہوا خوف ہوتا ہے بلکہ اس کے علاج میں دوائے محلل اور لذاع کا استعمال دونوں طرح کی دوا میں ضرور ہے کہ رکھتے جائیں اور اُٹھاتے جائیں اور پے در پے یہی طریقہ جاری رہے۔ کلف مزمن اور کہنہ فقط وہی ہے جو سیاہ ہو گیا ہے اس کے سوا اور کوئی قسم کلف کی مزمن نہیں ہے۔ کبھی ابتدائے زمانہ میں خون مردہ کی تحلیل آب گرم کثیر المقدار سے ممکن ہوتی ہے اگر دیر تک اُس پانی سے نطول کیا جائے خصوصاً اگر اس پانی میں قوت محللہ بھی ہو اور کبھی ہم نے پہلے نطول وغیرہ سے پچھنے لگا دیئے ہیں کبھی شیاف مر اور سیاف وردی بھی اگر مکرر طلا کیا جائے نافع ہوتا ہے اور قائم مقام ان ادویہ کے یہ دوا ہے کہ پہلے موضع کلف کو دھو ڈالیں اس کے بعد دن بھر میں دو مرتبہ طبیخ اکلیل الملک کا استعمال کریں سب سے بہتر جو اس مرض میں مستعمل ہو یہی دونوں دوائیں ہیں اگر آب حلبہ کے ساتھ مستعمل ہوں۔ جو شیاف مر سے بنایا جاتا ہے

ہے ایضاً فلفل ایک جز اور چونہ دو جز از زنیخ سرخ اور زرنیخ زرد ہر واحد دو جز شہد میں گوندھ کر کسی کوزہ میں اُٹھا رکھیں بروقت حاجت پہلے مقام خون بستہ کو نطرون سے دھوڈالیں پھر ریتانج کا ضماد پانچ روز تک کریں بعدازاں اُسی مقام کو سوئیوں سے گودیں اور بدستور مذکور سابق خرقہ وغیرہ سے رطوبات وغیرہ کو پوچھیں اور پھر اس پر نمک چھڑکیں اور دوائے مذکور جو کوزہ میں رکھی ہوئی ہے اس پر لگا کر پانچ روز تک صبر کریں اور اس طرح مکرر استعمال کرتے رہیں کہ نشان خون مردہ کا اور نشان وسم یعنی گودنا کا دور ہو جائے گا ایضاً بورق اور کتیر اہموزن لیکر قرص بنالیں اور سرکہ ملا کر ضماد کریں اور صابون سے دھوئیں یا کدوئے خشک کو خوب پیس کر تھوڑی سی زعفران ملا کر استعمال کریں ایضاً طین قریطی اور حب القطن کو آب صابون میں پیس کر طلا کریں۔ کہ نمش اور کلف اور آبلوں کے نشان سب کو دور کرتا ہے اس طرح دردزیت کو جلا کر۔ اور اس طرح دقیق کرسنہ اور دقیق ترمس اجزا ہموزن لیکر طلا کریں۔ خفیف ادویہ جو کلف اور نمش اور جمیع آثار کو دور کر دیتی ہیں جیسے لعاب بیدانہ ہمراہ زعفران کے اور حب القرع اور حلبہ۔ کلف کی دور کرنے والی دوا ترب اور خردل کو اُس انجیر میں جو سرکہ میں بھگویا گیا ہو گوندھ کر ضماد کریں یا جو دوا کہ خردل اور زرنیخ سے بنائی جاتی ہے بشرطیکہ زرنیخ اس قدر ہو کہ تھوڑا سا اوپاڑ کرے اور زخم نہ ڈالے اور آثار کو دور کر دے ایضاً قسط اور دارچینی کسوم زرد پانی میں جس کو پیور کہتے ہیں ملا کر طلا کریں ایضاً تراب زیبق اور تخم خربوزہ اور محلب اور بادام تلخ کو استعمال کریں ایضاً زرد پانی میں کسوم کے مقل اور تخم جرجیر کو ملا کر طلا کریں ایضاً بصل الزعفران اور بصل نرجس ایضاً مقل کو سرکہ میں پیس کر لگائیں اور جب ان ادویہ کی تیزی سے لذع پیدا ہو چھوڑ ڈالیں اور تھوڑی دیر کے بعد پھر لگائیں۔ ایضاً تخم جرجیر اور نشاستہ مرداسنگ سپید ہر واحد ایک جز اور تھوڑی سی زعفران اور ریچھ کی پلیدی اور رکتے کے فضلہ کو مع آرد باقلہ اور آرد جو اور آرد حلبہ دو جز اور روغن بادام شیریں اور ناریل کا تیل اس قدر کہ سب ادویہ کو کافی ہو۔ ویا خلیون

کے ہمراہ سیاہی وسم کی بھی دور ہو جائے گی۔ اگر یہ ترکیبیں منوثر نہ ہوں پھر سوائے اس کے کچھ چارہ نہ ہوگا کہ سوئی سے اس جگہ کی جلد کو مشبک کریں اور بلاور سے زخم ڈالیں اور رطوبت کی مع ساہی وغیرہ نکلنے دیں فصل بادشاہ اور حمرہ مفرطہ کا بیان بادشنام اس قبیح سرخی کو کہتے ہیں جو ابتدائے جذام کی سرخی سے مشابہ ہوتی ہے کہ مجذوم کے چہرہ پر آجاتی ہے یا اطراف مجذوم پر ہوتی ہے خصوصاً جاڑوں میں یا اور سردی کے زمانہ میں اور کبھی ایسی سرخی یعنی بادشنام کے ہمراہ قروح بھی ہوتے ہیں اور سبب اُس سرخی کا یہی ہوتا ہے بخار دموی کثیر المقدار بوجہ برودت کے مختفن ہو کر نکلنے نہیں پاتا اور سرخی پیدا کرتا ہے علاج اس کا اسہال اور فصد اور پچھنے لگانا اور زلو چسپان کرانے کے بعد ازاں پھر وہ تدبیر کرنی جو تنکر کے واسطے ابتدائے جذام میں کی جاتی ہے اور اس کا بیان اس سے پہلے ہو چکا ہے فصل بیان میں بہق اور وضح اور برص ابیض اور اسود کے فرق بہق اور سپید داغ میں یعنی جو برص حقیقی ہو یہ ہے کہ دونوں بہق کی سپیدی اور سیاہی فقط جلد میں ہوتی ہے اگرچہ کس قدر اندر بھی ہو مگر بہت تھوڑی سی ہوتی ہے اور برص کی سپیدی جلد اور گوشت سے گذر کر ہڈی تک پہنچ جاتی ہے سبب عام ان جملہ اقسام میں یہ ہے کہ جو قوت رنگ کی بدلنے والی ہے کہ تمام بدن میں ہر ایک جگہ کا رنگ اس غذا میں پیدا کرتی ہے جو اس جگہ پر پہنچتی ہے اس قوت میں ضعف آجاتا ہے اس وجہ سے مادہ غذائی کو مشابہ اور ہم رنگ جلد کے نہیں کر سکتی اگرچہ بہق والے بدن میں یہ مادہ سپیدی کا رقیق تر ہوتا ہیا ور قوت دافعہ قوی ہوتی ہے کہ اُس مادہ کو سطح پر پھینک دیتی ہے او ربرص کا مادہ غلیظ ہوتا ہے اور قوت دافعہ زیادہ ضعیف ہوتی ہے اسی سبب سے مادہ بیاض باطن میں رہ جاتا ہے کہ پھر جو غذا وہاں پہنچتی ہے اس کو فاسد کر کے اپنی طرف پھیر لاتا ہے پس التصاق کی زیادتی ہے قبل ازینکہ اس غذا میں مشابہت لون بدن سے ہونے پائے جہاں تو تہائے مغیرہ وغیرہ کا فن کلیات میں ذکر ہوا ہے دہاں تفصیل ان مطالب کی بخوبی معلوم ہو چکی جب یہ حالت مستقر ہو جاتی ہے تو پھر غذا کو جو اس تک

ہوتا جلد کا ہے کہ باایںہمہ خشونت شدید بھی اس میں ہوتی ہے اور اس کے علاوہ موٹے موٹے چھلکے بھی اترا کرتے ہیں جیسے فلوس ماہی کے بدن پر ہوتے ہیں اور ان سب کے ہمراہ خارش بھی بہت ہوتی ہے اور یہ مرض بسبب ایک خلط سوداوی کے پید ہوتا ہے جو کہ جلد میں سما جاتی ہے اور مقامات قریبہ سے اس مادہ کو جلد اپنی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے اور روہ تشرب مادہ اور لے جانا جلد کا ایسا قوی ہوتا ہے اور اس مادہ کی سراموضع مخصوص میں ایسی قوی ہوتی ہے کہ فقط تغیر لون ہی میں اس کا اثر نہیں ہوتا بلکہ دیگر آثار خبیثہ۔ مذکورہ بالا بھی پیدا ہوتے ہیں یہ برص اسود مقدمات جذام سی ہے اور باوجودیکہ یہ قسم نہایت ردی ہے اور اس پر طرہ یہ ہے کہ بعد مزمن ہونے کے پھر ازالہ اس کا نہیں ہوتا اس طرح بہق ابیض جو مزمن ہو کہ وہ بہ نسبت برص ابیض کے اسلم ہوتا ہے اور یہ سب امور پہلے مقامات سے بخوبی معلوم ہو چکے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سپید داغ کبھی پچھنون کے مقامات پر بھی ظاہر ہو جاتا ہے اور ان مقامات پر اس کے نمودار ہونے کا سبب اکثر یہ ہے کہ جو رطوبت خون کے ہمراہ چوستے وقت قریب جلد کے آتی ہے اور حجام اُسے بخوبی چوس کر نکال نہیں ڈالتا یا اینکہ جلد مجروح چونکہ اپنے افعال میں ضعیف ہو جاتی ہے لہذا کامل طور سے تبدیل مادہ کی اپنے رنگ کی طرف نہیں کرسکتی علامات بہق اسود کی شناخت کچھ امر اہم نہیں ہے دشواری اگر ہے تو اسی میں ہے کہ وضح یعنی بہق ابیض اور برص ردی میں تفرقہ کیا ہے اُس کی اچھی طرح پہچاننا چاہئے منجملہ اور اُمور فارقہ کے ایک بڑا فرق ان دوزن میں یہ بھی ہے کہ بہق ابیض جس جگہ ہوتا ہے وہاں پر بال اپنے اصلی رنگ پر اُگتے ہیں اگر سیاہ بال اس جگہ کے ہونے چاہئیں سیاہ اور اشقر ہوں تو اشقر ہی پیدا ہوتے ہیں اور برص ردی پر کے بال بھی پیدا اُگتے ہیں ایضاً برص ردی میں جلد نہات نرم اور پاکیزہ بہ نسبت تمام بدن کے ہوتی ہے اور یہ بات اگرچہ کبھی وضح میں بھی ہوتی ہے مگر بہت کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے ایضاً سوئی چبھونے سے وضح میں خون برآمد ہوتا ہے اور برص ردی میں غیر خون کی

شدید نہ پیدا ہو اور حمام سے بھی اجتناب کریں ہاں گاہے ماہے نہار منہ حمام کرنا کچھ مضر نہیں ہے اور شراب سے بھی اجتناب کریں فقط خالص شراب کی اجازت ہے حمام میں بیٹھ کر پسینہ نکالنا البتہ ایسے مریض کو مفید ہے جب کہ بدن کا تنقیہ اخلاط بلغمی سے ہو چکا ہو اور قے کا بھی استعمال کیا جاتا ہے بعد ازاں ادویہ مخرجہ بلغم کو استعمال کریں اگر تنقیہ سے بدن پاک پہنچا ہو اس کے بعد مدرات اور مسہلات دیئے جائیں جیسے ایارج تخم حنظل خواہ ایسے حبوب جن کی تاثیر مشابہ انہیں ادویہ کے ہو۔ ایارج کا استعمال طبخ ہلیلہ کے ساتھ ہوتا ہے جس میں افیتمون اور بسفائج اور زبیب اور ملح کی شرکت ہویت ہے حب النیل میں اخراج خلط واضح اور برص پیدا کرے والی عجیب خاصیت ہے جو مسہلات ان لوگوں کو موافق ہیں اُن میں سے ایا جر فیقرا جو شحم حنظل سے مرکب ہو یا کہ اس طرح اس کی ترکیب ہو صفت دارچینی سنبل شاہانہ بلسان مصطگی سارون زعفران ساذج ہندی فودنج نہری شحم حنظل ہر واحد دس درہم صبر اٹھارہ درہم مقدار شربت ایک درہم یا ایک مثقال ہمراہ سکنجبین عسلی کے آب گرم ملا کے۔ مسہلات موافقہ سے اُن کے واسطے یہ بھی ہے ہلیلہ آملہ ہر واحد ایک جز اتر بد تین جزا اور ہر جزا کو اس ترکیب میں ایک اوقیہ سمجھنا چاہئے اور نصف رطل قند سپید اور پانی سے معجون طیار کریں مقدار شربت تین درہم یا تین مثقال سے پانچ مثقال تک ہو سکتی ہے اور مجھے پسند یہ امر ہے کہ اسی دوائے مرکب میں زنجبیل ایک اوقیہ بھی اضافہ کی جائے معاجین اطریفلیہ اور ہمارے نسخہ کے مابق جوارش ان اوازن سے استعمال کریں نسخہ ہلیلہ سیاہ کندر سپید ہر واحد یا ایک جز و زنجبیل ربع جز و شیرہ زبیب سے معجون بنا دیں اور ہر روز بقدر ایک بندق کے استعمال کریں ایضاً ہلیلہ سیاہ املہ شونیز ہموزن زوفرا ڈیڑھ جزا ہر روز تین درہم استعمال کریں اور جب تپ پیدا ہو یا گرمی کرے چھوڑ دیں ایضاً درج دار فلفل ہلیلہ کابلی مصطگی کندر شونیز حب الغار السویہ لیکر شہد سے معجون بنا دیں اور ایک درہم استعمال کریں۔ کتاب اختصارات میں ایک دوا اس طرح لکھی ہے باریک

غبار جو چھاننے سے خوب بھنی ہوئے گیہوں کے ستو سے اُڑتا ہے اور اگر دوبارہ بریان
کرنے کی بغرض اسی غبار کے ضرورت ہو پھر سے برشتہ کریں اس باریک غبار کو تناول
کرکے اس کے اوپر نصف اوقیہ مری نبطی کا استعمال کریں اور پیاس کو ضبط کریں
دو پہرون چڑھے تک زوفرا اُس کے تخم کو ہمراہ شراب کے استعمال کرنا اس مرض میں
خاصیت عجیب رکھتا ہے عصارۂ اطراف انگور ترس ہر روز ایک قدح روز پینے سے برص
کے داغون کی جگہ کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور داغ کی زیادتی کی روک دیتا ہے۔تریاق
کا استعمال اور سانپ کا گوشت بھی انفع ہے اقراص افاعی بھی نافع ہی وہ معجون جوائر
می درمیان اطریفل اور ادویہ مسہلہ کے ہیں انکی ترکیب اس طرح پر ہے ترکیب تخم
زوفرا و رجزا بزرانجیرہ نصف جز اصبر ربع جز اشہد سے معجون کریں اور مقدار شربت تین
درہم ہے کہ ہمیشہ استعمال اس کا چلا جائے۔بعض لوگ اس میں وج اور افتیمون کو
ملا دیتے ہیں ایضاً کلکلانج دو درہم ہلیلہ سیاہ ایک درہم افتیمون دو وانق پورے سال بھر
اس کو استعمال کریں۔اسی کے قائم مقام ایک دوا ہے مگر بہ نسبت اس کے قوی تر ہے
اور اس کا نفع زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور سال بھر پینے کے لائق وہ بھی ہے جس کی ترکیب
ہے یہ نسخہ وج چھ درہم ہلیلہ کابلی اور بسفائج ہر ایک دس درہم ہلیلہ زرد پندرہ درہم
ایارج فیقرا بیس درہم نمک ہندی سات درہم تخم زوفرا بیس درہم عاقرقرحا دس درہم
تربد پچاس درہم شحم حنظل بیس درہم عاریقون پانچ درم سقمونیا آٹھ درہم عسل صعتر میں
ملا کر معجون کریں اور ایک مثقال سے دو مثقال تک تناول کریں ازیں قبیل ایک دوا
کندی بھی ہے نسخہ بزرحرف ثمن کیلچہ یعنی قریب ۸/۵ امن تبریزی کے زوفرا صبر
سقوطری ہر واحد تین درہم ڈیڑھ رل شہد میں ڈال کر قوم درست کریں اور قبل غذا کے
بقدر حاجت تناول کریں سویق کے ہمراہ اس کے اوپر تین مجرعہ مری کو پی لیں اور سر کی
حفاظت پوست وغیرہ سے روغن بنفشہ اور روغن گل سے کریں بعد ازاں غذائے
اسفیداج کو اختیار کریں اور ہمیشہ لوغاذیا اور شادریطوس ہر روز تھوڑی سی مقدار کا

دھوپ میں طلا کریں طلائے ہندی قسط اور شیطرح اور ہرتال سُرخ اور فلفل اور زنگار سرکہ میں پیس کرایک ہفت رکھ چھوڑیں مگر پینا اس کا تا بنے کا ظرف میں لازم ہے بعدازاں کہ مزاج پکڑ جائے واغون پر لگا کر دھوپ میں کھڑے ہوں بہق اور ابتدائے برص کو بھی دور کردیتی ہے۔ بچیاور چونہ بول صبیان یعنی شیرخوارہ میں بھگوائیں اور سات روز تک تازہ پیشاب اس میں ڈالا کریں پھر اس کو پختہ کریں جب مثل شہد کے ہو جائے طلا کریں تا اینکہ قرحہ پڑ جائے بعدازاں زفت موم قطران اور پوست جوز سوختہ اور خون بچہ کبوتر اور روغن حنا ملا کر پختہ کریں تا کہ سب ادویہ مل جائیں بعدازاں طلا کریں تا اینکہ رنگ بدن مثل اصل رنگ کے ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ دھوپ میں جو نہایت سخت ہو اس دوا کو مکرر لگاتے رہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ مادہ کا ایسے مریض کے پہلے ایسی دوا ضعیف سے تدریج کرنا چاہئے جو خلط رقیق کو نکالے۔ ماراالاصول منضج بھی ہے اور ادویہ مختلفہ کی باہم آمیزش خوب کردیتا ہے۔ آخر کے مسہلات میں جب منفن کا استعمال کریں اور پھر ماراالاصول دو ہفت تک پلائیں اور خون بڑھانے کی تدبیر لحوم حارہ سے کریں جیسے طارُون کے گوشت اور صبر سے اور جو چیزیں غلیان اور جوش خون میں پیدا کرنے والی ہیں اُن سے ترشی کے جملہ اقسام ترک کردا دینا چاہئے اور مرق یعنی چکنے شوربے وغیرہ سے سوائے زیرباج کے اور وہ بھی کبھی کبھی پرہیز کریں پانی سے زیادہ اس مرض میں کوئی چیز مضر نہیں ہے پس چاہئے کہ شراب کہنہ کے ہمراہ تھوڑا تھوڑا پانی پیا کریں واجب ہے کہ ہر وقت مقام برص کو کھر کپڑے سے ملا کری تا کہ خون اس جگہ جذب ہو کر آیا کرے حمام میں جانا بھی مبروص کو مضر ہے۔ غذائے غلیظ اور فواکہ تر و تازہ و خشک بھی اور سپیدی پر داغ لگوانا بھی بُرا ہے کہ بیشتر داغ کرانے سے برص پھیل جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے جو سپیدی کہ بعد داغ لگانے کے جسم صحیح پر آجائے کسی سبب سے وہ چنداں معیوب نہیں یعنی برص نہیں ہے اس طرح جو سپیدی گرد چھپنے کے داغون کے آتی ہے وہ بھی صفت

ہزار جشان کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کریں ایضاً فوہ الصبغ اور زبد البحر اور تخم ترب کندش
سرکہ شراب میں پیس کر استعمال کریں ایضاً شبہ یعنی پھول جو ایک مرکب دھات ہے اس
کا برادہ اور خربق سیاہ اور صفر یعنی پیتل جلایا ہوا اور ذراریح ہر واحد ایک درم پہلے
قطران کو سرکہ میں گھولیں اور لگائیں بعد ازاں ادویہ مذکورہ کو اُسی مقام پر چھڑکیں ایضاً
یہ دوا منسوب ہے اربیاسیس حکیم کی طرف خربق سپید فلفل شونیز زبد البحر کبریت زرنیخ
سرخ مجیٹھ شیطرج زنگار ذراریح پیس کر سرکہ ملا کر قرص طیار کریں اور سوکھا رکھیں اور
بوقت حاجت پھر سرکہ میں پیس کر طلا کریں اس کے بعد خمیر کو اس پر خوب سا لگائیں
ایضاً کتاب الزینۃ قریطن حکیم سے آیا دوا منقول ہے جس کا نسخہ یہ ہے نسخہ خربق ابیض
اور اسود فاشرا ریشہ بیخ ماذریون کبریت زرد زاج زنگار برادہ آہن زبد البحر برگ انجیر
سرکہ اس قدر سحق کریں کہ مثل خلوق کے غلیظ ہو جائے اور شیشہ کے ظرف میں اُٹھا ر
کھیں اور دھوپ میں بیٹھ کر پہلے بدن کی خوب مالش کریں بعد ازاں یہ دوا لگائیں
دوسرا نسخہ جو حکیم بجریل کی طرف منسوب ہے کہ کبریت اور فربیون اور خربق ہر واحد
ایک درہم بلادر دو درہم عاقرقرحا شیطرج ہر واحد ایک مثقال سرکہ ملا کر طلا کریں ایضاً
کندش ثافیسا ماذریون مجیٹھ شیطرج حرف عاقرقرحا مویزج ان سب کو خون مار سیاہ
میں کو کینچل جھاڑ چکا ہو ملا کر قرص طیار کریں اور بروقت ضرورت مجیٹھ کو خوب جوش دیکر
اُسے پانی میں ملا کر حمام میں استعمال کریں ایضاً مجیٹھ شیطرج ہر واحد پانچ درہم تخم
ترب دس درہم کندش آٹھ درہم سرکہ ملا کر بعد حمام کرنے کے طلا کریں صفت دوا کی
برگ ماذریون اور تخم ماذریون مقشر اور خربق سیاہ اور فلفل اتنے سرکہ میں جوش دیں کہ
دوا اس میں ڈوبی ہوئی رہے تا اینکہ مہرا ہو جائے پھر اس میں زاج اور ذراریح اور برادہ
آہن اور نطرون اور زبد البحر ڈال کر پکائیں تا اینکہ جوش آ جائے اس کے بعد طلا کریں
اور پے در پے لگاتے رہیں دھونہ ڈالیں جہاں تک نہ دھونے کا تحمل ہو سکے اور یہ دوا
نقاطات کو بھی دور کرتی ہے اور طلائے جید عسل بالدر سات درہم عاقرقرحا ثافیسا ہر ایک

ہے لیکن برص اسود میں تین ترطیب بدن کی حاجت زیادہ ہے اور استفراغ سوداوی خلط کا بقوت کرنا چاہئے اس کے بعد بہق اسود کی ادویہ میں سے جو زیادہ تر قوت جلا کی رکھتی ہو اس کا پانی پکانا چاہئے۔

اور کبھی ایسی امرض جماع سے نفع پاتا ہے۔حمام کرنا زیادہ نافع ہے اگر کبھی اس مرض میں شدت ہو جائے پھر علاج مرض جذام کا کرنا چاہئے۔

مقالہ تیسرا اُن امراض اور عوارض جلدی کا بیان جو رنگ سے تعلق نہیں رکھتے ہیں فصل سعفہ کے بیان میں اور شیرنج اَلبلخیہ اور بطم کا بیان سعفہ منجملہ شور قرحیہ کے ہے۔ عادت اطبا کی اکثر کتب میں یوں ہی جاری ہوئی ہے کہ سعفہ کو ابواب زینت میں لکھتے ہیں۔سعفہ کی ابتدا ثبور مستحکمہ یعنی سخت پھنسیوں سے ہوتی ہے جو پوشیدہ اور چند مقامات بدن پر متفرق ہوتی ہیں بعد ازاں اُن پھنسیوں میں قرحہ پڑتا ہے خشک ریشہ اور پپڑی کے ہمراہ اور رنگ مائل بہ سرخی ہوتا ہے اور صدید اور ریم بھی اُن قروح سے نکلتی ہے۔اس وقت اس کا نام شیرنج اور سعفہ رطبہ رکھا جاتا ہے۔کبھی داد سے اس کی ابتدا ہوتی ہے یعنی داد ہو کر سعفہ کے ثبور بن جاتی ہیں۔اور بیشتر سر میں اس مرض کا بڑا زور ہوتا ہے اور زوال بھی اس کا بہت جلد ہوتا ہے۔سبب مورث مرض سعفہ کا ایک رطوبت ردی کا جو حاد اور اکال ہو خون میں مل جانا اور اخلاط غلیظ رویہ کا بھی اس طرح پس مادہ غلیظ تو تحبس ہو کر ورم پیدا کرتا ہے اور رقیق مادہ پراگندہ یا ناپدیر ہو جاتا ہے۔ خشک سعفہ کا سبب خلط سوداوی جو کثیر ہو اور اس میں رطوبت حریف اور تیز مل جائے اور بعد ملنے کیجلد کی طرف سے طبیعت دفع کر دے اسی سبب س جلد میں فساد آجائے اور سڑنے کی نوبت پہنچے۔ملخیہ ایک قسم سعفہ رویہ کی ہے اور بطم وہ قروح سوداوی ہیں کہ ساق میں پانوں کے مادہ دوالی سے بعینہ پیدا ہوتے ہیں اور بطم کا علاج بھی قریب بہ علاج دوالی کے ہے علاج سعفہ کا علاج اور داد کا قریب قریب ہے اور عنقریب ہم اس کا بیان کریں گے مگر اس مقاپر اتنا اب بھی ہم کہتے ہیں کہ سعفہ یابسہ

کے علاج میں خلط صفرادی کا استفراغ اور خلط سوداوی اور بلغم شور کا استفراغ نافع ہے طبیخ ہلیلہ افیتمون کے ہمراہ کہ اس میں صبر اور سقمونیا بھی داخل کریں اور اس تنقیہ کے بعد بقیہ مادہ کا استفراغ ایسی خفیف دوا سے کریں جو فقط بقای ائے سودا کو خارج کر دے اور ترطیب بھی پیدا کرے جسے مارالجبن اور ہراشاہتراج مجموع دونوں سے بقدر ایک رطل کے لیں اور دونوں میں ہلیلہ سیاہ اور ہلیلہ زرد ہر واحد تین درہم اور افیتمون دو درہم ملح نفطی دو دانگ اس کے بعد اسی پر اقتصار کریں کہ تیں درہم مارالجبن اور ڈیڑھ درہم افیتمون روزانہ استعمال کریں اگر طبیعت متحمل ہو اور بافراط اسہال نہ ہو ورنہ جس قدر برداشت ہو سکے اور شیرینی کے جملہ اقسام سے پرہیز کریں خصوصاً چھوہارے اور تلخ اور تیز اور نمکین چیزوں سے بھی پرہیز کریں اور فقط پھیکی بے مزہ چیزوں پر اقتصار کریں جس سے خلط صالح پیدا ہوتی ہے کہ اُس خلط میں لذع نہیں ہوتی اور ترطیب بدن کی تدبیر حمام معتدل وغیرہ سے کرتا رہے اور چند رگہائے مناسبہ کی فصد بشرط حاجت کراتا رہے یا خاص اُس رگ کی فصد جس سے عضو ماؤف کو مادہ پہنچتا ہے جیسے وہ رگ جس کا نام لجنہ ہے مرض سعفہ میں اور یہ رگ سر میں واقع ہے یا وہ رگ جو کہ جلد میں سر کے واقع ہے اور وہ رگ جو پس گوش ہے اور اکثر یہ رگیں بالائے سرطتی ہیں اور حجامت بھی مفید ہے اکثر پچھنے سر پر لگائے جائیں اور اگر یہ مرض اعضاء سافلہ میں ہو اس وقت فصد صافن کی لینی چاہئے جب فصد یا حجامت ہو چکیا اس وقت بثور سعفہ کو خوب زور سے چھیلنا چاہئے یہاں تک کہ خون نکل آئے ایسی کوشش کرنی لازم ہے کہ بہت سا خون اس سے برآمد ہو سکے بعد ادویہ موضعیہ سے علاج کرنا چاہئے اگر زیادہ وہ ملک نہ کریں اور دیر تک حمام میں نہ ٹھہریں اور عضو ماؤف کو جھکا کر بخار آب گرم پہنچانا یا بخار آب نیم گرم دن بھر میں چند مرتبہ پہنچانا۔ اوہان اور شحوم اور ترطیب بذریعہ غذا کے اور تدہین اور سعوطات بھی مفید ہیں مواد سعفہ میں حجات استفراغ خلط سوداوی کی غرض سے ایسی دواؤں کی حاجت ہویت ہے جو مادہ سوداوی

کو بقوت جذب کریں اور جذب کر کے بذریعہ اسہال دفع کریں اور بعد ان ادوہ کے ماء الجبین کا استعمال کیا جاتا ہے بنابر ایک قول کے زلو چسپان کرنے میں قریب موضع ماؤف کے کچھ مضائقہ نہیں ہے پھر اس کے بعد بھی مالش کرنی اور خون نکالنا ضرور ہے اس کے بعد ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہئے۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ جو ون رگ ہائے قریب سے مرض سعفہ میں فصد کھولنے سے بر آمد ہو جیسے اگر سعفہ سر میں ہو اور پس گوس کی رگوں کی فصد کا خون لیکر مقام سعف پر طلا کریں یہی خون اس کے علاج میں بکار آمد ہے اس کے بعد آب چقندر اور زاج سے دھوڈالیں ادویہ موضعیہ سعفہ رطب کے واسطے اگر ابھی مرض کی ابتدا ہے یا بدن رطب اور وہ نرم ابدان جو لحم اور شحم سے مرکب ہیں ایسی جگہ تو حنا اور وسمہ اور مازوئے سوختہ اور روغن الیہ کو استعمال کریں کہ یہ مجرب ہے یا مثل ایسی دواؤں کے جو قوابض مجففہ سے بنائی جائیں جیسے پوست انار سرکہ شراب میں ملاکر اور روغن گل اور کبھی اس میں مردارسنج بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ایسی دوا کی بھی ہوتی ہے کہ جلا پیدا کرے جیسے زراوند اور کتیرا متوسط درجہ کے سعفہ فقط مالش سے سرکہ اور نمک اور اشنان سبز کے اچھا ہو جاتا ہے کہ بعد مالش کے سوکھ کر خود ہی گر پڑتا ہے اسی درجہ ابتدائی کے ادویہ میں توتیا اور اقلیمیا اور کاغذ سوختہ سرکہ ملاکر اور صمغ صنوبر گلنار کے ہمراہ اور سرکہ اور روغن گل یا مرتک اور چرک فضہ اور بادام تلخ اور عروق سباغین ہر واحد ایک درہم سرکہ اور روغن گل ملاکر استعمال کری اس طرح بیخ سوسن آسمان گونی اور عود بلسان اور کور محکوک یعنی خرنوب یا کرنب اور حب البان سائیدہ۔ ایضاً عدس اور مغرہ ہمراہ سرکہ کے ایضاً بادام تلخ اور مازوئے سبز دونوں کو پیس کر طلا کریں سرکہ ملاکر پہلے اس دوا کو دھوپ میں رکھ کر قوام درست کر لیں۔ اطبا نے کہا ہے کہ سرطان زندہ کو مرزنجوش کے ہمراہ پیس کر رکھیں اور اس کا سعوط کریں تاکہ جو رطوبت سرطان سے بر آمد ہو اس کا سعوط کریں۔ جو سعفہ مزمن ہو یا ابدان سخت اور درشت پر ہو اس کے علاج میں حاجت قلقطار اور قلقند اور شور

اور زاج حیر اور نمک اور کبریت اور تراب زیبق اور عروق صباغین کی ہوتی ہے اور دوائے القراطیس ہمراہ توبال نحاس اور دخان تنور کے اور نمک بھی قوابض محللہ سے ہے ایضاً مثل مرداسنج اور اسفیدراج کے بھی موثر ہے۔ حرف یابس بھی مجففات قویہ سے ہے۔ پنجال کبوتر محلل قوی ہے کہ جلا اور تجفیف پیدا کرتا ہے۔ اس طرح سرگین ریچھ کا اور فضلہ زوازیر (جو ایک طائر معروف ہے) خصوصاً جو چاول کھا کر فضلہ کرے۔ مرہم عروق کا ان لوگوں کے واسطے نافع دوا ہے کہ سفعہ کی ہر ایک قسم کو مفید ہے۔ اور مرہم سرخ جو عروق صفر اور حنا اور زراوند پوست انار سے مردارسنگ اضافہ کر کے تیار ہو وہ بھی اور وہ دوا جو سفعہ یابسہ کے باب میں مذکور ہوگی صفت دوائے جیدگی اقلیمیا کبریت سبز خاکستر کدو کے شحم حنظل سب ہموزن لیکر سرکہ میں تیار کریں۔ کشفیز خشک سوختہ اور تنور کی ٹھیکریاں اور حنا سرکہ اور اور روغن گل میں ایضاً خاکستر چوب انگور اور زراوند بروج گلنار اور مازو رتباخ سرکہ اور روغن کے ساتھ صفت دوائے جید پہلے سفعہ کو طبخ کنیرس دھو کر توبال نحاس اور مر بوزن دو درہم کے تراب کندرشب یمانی ہر واحد چار درہم زراوند قلقطار انگور کی راکھ اور صبر ہر واحد ایک درہم سرکہ اور روغن گل بقدر حاجت فصل ادویہ وضعیہ سفعہ خشک کی مزمن اور کہنہ تو استعمال دوائے حاد کا محتاج ہے کہ اُسے سڑا کے گوشت تک اپنی تیزی پہنچادے بعد از مرہم قروح سے زخم کا علاج کرنا چاہئے جیسے مرہم عروق مرداسنگ کے ساتھ اور سرکہ اور زیت اور علاوہ سفعہ مزمن کے اور اقسام کا علاج اس طرح کرنا چاہئے کہ اوپر مذکور ہو چکا۔ ترطیب بدن کی غذا اور نفوخات اور حقنہ وغیرہ س کرنی بھی نافع ہے صفت دوائے جید جو سفعہ خشک وتر کے واسطے نافع ہے روغن بادام تلخ اور روغن خردل ہر واحد نصف سکرچہ سرکہ سکرچہ واحد شیاف یا بیشا مازو ہر واحد تین مثقال عروق صفر بورق ہر واحد نصف مثقال دواؤں کو خوب پیس کر دونوں روغن اور سرکہ اچھی طرح ملائیں۔ اس طرح کہ پیستے جائیں اور ملاتے جائیں اس کے بعد اس دوا کو جملہ اقسام سفعہ پر

لگائیں اور جرب اور قوبا اور مقروط شعر اور وار ثعلب اور خرز اور بلخیہ جو سعفہ ردی کی قسم دبون ہے ان سب پر لگانے سے فائدہ مند ہے مترجم شاید یہ دوا ہی ہے جس کا بیان مکرر ابواب گذشتہ میں ہوا ہے متن بیشتر جب سعفہ کا یہی ہوتا ہے کہ مثلاً کوئی چھر زہریلا کاٹے اور اس کا علاج بھی وہی ہے جو دیگر اقسام کا مذکور ہو چکا ہمارے خاص تجربہ کی دوا جو قوی ہے اور مجرب بھی ہے زراوند اور زنگار اشق مقل خردل زاج سب اجزا ہموزن لیکر چنبیہ کے روغن اور اُسی کے برابر سرکہ اور تھوڑا سا شہد ملا کر استعمال کریں فصل قوبا کے بیان میں قوبا داد کو کہتے ہیں قوبا اور سعفہ میں چنداں فرق نہیں ہے ہاں ایک پوشیدہ تفرقہ ان دونوں میں ہے خصوصاً سعفہ یابسہ میں اور داد میں بہت کم تفرقہ ہے پس ممکن ہے کہ سعفہ یابسہ وہی قوبائے خبیث کی قسم ہو جو نہایت ردی ہے اور زیادہ اکال اور دور تک اندر جلد کے پہنچ گیا ہو داد کا سبب مورث بھی قریب سبب سعفہ کے ہے اس لئے کہ وہ سبب ایک تیز رطوبت جس میں حدت زیادہ ہے کسی مادۂ غلیظ سے ملتی ہے جو سوداوی ہو اور اس خلط کا غلط مادہ جرب سے زیادہ ہو اور داد کی جو قسم جلد اچھی ہوتی ہے وہی ہے جس میں یہ مائیت رقیق زیادہ اور غالب ہو۔ بعض قسم کی قوباء کی تر اور دموی بھی ہوتی ہے کہ بروقت چھل جائے کھجانے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تری سی نکلتی ہے اور یہ قسم دوا کی اعلم ہے اور بعض قسم اس کی یابس اور بلغم شور کے استحالہ سے بطرف سودا کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ بلغم احتراں کی وجہ سے مستحیل بہ سودا ہو جاتا ہے اور بعض قسم قوبا کی متقشر ایسی ہوتی ہے کہ اُس سے چھلکے اُدھڑتے نہیں ہوتی۔ بعض قسم ساعی اور خبیث اور بدبو ہوتی ہے کہ تمام بدن میں دوڑتی پھرتی ہے اور بعض قسم ایسی ہوتی ہے کہ اپنی جگہ سے دوسری جگہ نہیں دوڑتی۔ قوبا جدید اور تازہ بھی ہوتا ہے اور مزمن کہنہ بھی لیکن پرانا داد اور زیادہ ردی ہے۔ اور یہ مرض داد کا فصل خریف کی طرف منسوب ہے کہ اس میں زیادہ ہوتا ہے قوبا کا علاج قوبا کے علاج میں دراصل ایسی ادویہ کی حاجت ہے جس میں قوت تحلیل اور تلطیف کے ہمراہ تسکین اور ترطیب

کے جمع ہو تحلیل اور تلطیف کی ضرورت بحسب مادہ غلیظ کے کم و بیش ہوتی ہے اور تسکین اور ترطیب بحسب مادہ حادہ رقیقہ کے کرنی چاہئے اور جس قدر غلبہ کسی مادہ کا ان دونوں طرون سے ہوتا ہے اتنا ہی اس کی تدبیر کو غلبہ دیا جاتا ہے۔ جونک لگانی داد کے مرض میں ایک اچھی دوا ہے تنقیہ مواد اور جو امور تنقیہ کے تابع ہیں ان سب میں حاجت ماء الجبین کی اس قدر ہوتی ہے جس کی تعین مشاہدہ مریض خاص پر موقوف ہے تغذیہ اور ترطیب اور تدبیر مرطب کی حاجت قوبا میں اس قدر ہے جتنی سعفہ میں ہوتی ہے اس طرح حمام کرانا ایک اعلیٰ معالجہ قوبا کے واسطے ہے۔ کبھی ہوائے خشک کو چھوڑ کر تبدیل مکان کرنا ہوائے رطب کی طرف بھی مفید ہوتا ہے ایک قوم کی تجویز یہ ہے کہ جملہ اقسام داد کے حدوث کے روکنے کے واسطے اور جو حادث ہو اس کے اچھا کرنے کے واسطے استعمال لک مغسول کا جو بطور صبر کے دھویا گیا ہو ہمراہ تین اوقیہ مطبوخ ریحانی کے نافع ہے جب قوبا تمام بدن میں پھیل جائے اور بکثرت ہو جائے پھر اس کا علاج وہی ہے جو کہ جذام کا علاج ہے معالجات موضعیہ جدید اور متوسط داد کے واسطے ادویہ مفردہ میں سے حماض اترج کافی ہے اور قوی داد کو بھی کافی ہے اور صمغ اعرابی سرکہ کے ساتھ اور صمغ درخت بادام اور صمغ درخت آلوئے بخارا سرکہ ملا کر اور عسل یعنی سرکہ ملا کر غایت درجہ مفید ہے۔ مائے کبریتی یعنی اس چشمہ کا پانی جہاں گندھک وغیرہ ہونے کا گمان ہو اور آب شور اور زبد البحر اور رلعاب یا سریش کھالون کا اور ایسے آدمی کا تھوک جو روزہ دار ہو یا دن کو فاقہ سے ہو اور ایسے ہی شخص کے دانتوں سے جو خون بر آمد ہوتا ہے اس کے جمعے ہوئے چھلکے یا لخلخہ تخم خربوزہ اور بیخ اشراش روغن بادام تلخ جید ہے برگ کبر اور سنکپو یہ سرکہ میں ملا کر ہر ایک قسم کو داد کے نافع ہے اور یہ نفع اس کا بالخاصیت ہے اقاقیا اور مغاث اور روغن نخود کو صلاحیت اصلاح کی ہے ایک بدن کے داد کے واسطے وہ بدن یا قوی یا ضعیف ہو اور عروق صفر بھی مفید ہے ابتدائے قوبا پر ہمیشہ ہر دم اب گرم ڈال کر روغن بنفشہ سے مالش کریں اور یہی کرتی ہیں۔ ماء

الشعیر کا طلا کرنا بیشتر تو قوبائے ابتدائی کو دور کر دیتا ہے خصوصاً ہمراہ جوز باز ج کے اور سعفہ رطبہ کو بھی نافع ہے اور لعاب اسبغول یا عصارہ اسبغول تازہ اور آب خرفہ تازہ اور صمغ اجاص لڑکوں کے داد کو مفید ہے دوائے جید صمغ لوز اور غری الجلود اور معیہ ہموزن اجزا کو سرکہ ملا کر طلا کریں ایضاً بخار یعنی بڑہتی جس سیرش سے لکڑی جوڑتے ہیں اس کو اور کندر اور کبریت اور سرکہ یکجا کر کے خوب سائیدہ کریں اور استعمال کریں۔ جو داد مزمن اور کہنہ ہو جائے اور قسم ردی سے ہو اس میں ادویہ قوی تر کی ضرورت ہے جیسے عصارہ حماض اترج جس کا قوام طبخ کرنے سے درست کیا گیا ہو روغن نو دکا یا چاولوں کا تیل خواہ گیہوں کا روغن خصوصاً یا روغن صمغ لود تلخ کا اور کبریت اور بھیڑ کی مینگنی جلی ہوئی اور زبد البحر اور قطران اور زفت یہ دونوں عجیب النفع ہیں۔ اس طرح ہمیشہ داد پر لفظ سپید کا طلا کرنا یا فضلہ حیوانات مذکورہ سابق کا رگانا جن کا ذکر باب سعفہ میں ہو چکا ہے اور نجلشت اور کبر اور اشق اور خربق اور حب البان اور ثافیسا خاصہ اور خصوصاً اگر اس کی قیروطی بنالیں روغن خردل میں اور سنگپویہ اور اشق ہمراہ سرکہ کے اور قرومانا اور کندش اور حمام کی راکھ اور کندش اور خردل اور حرف تخم جوجیر عسل بلادر بغایت مفید ہے مرکبات قرومانا کو لیکر پیسیں اور روغن نخود اور راکھ لہسن کی اور شہد کبریت کو صمغ بطم اور حب البان سرکہ کے ہمراہ لگائیں یہ دوا قوی ہے اور قوبائے مقشر کو بھی نافع ہے دوسرا نسخہ کندر اور زاج اور کبریت اور صبر ہر واحد ایک درہم صمغ عربی و درہم سرکہ ملا کر طلا کریں ایضاً بورہ ارمنی نصف مثقال روغن نخود تین درہم حماض اترج تفر الیہود دو درہم تخم جرجیر دو درہم شونیز ڈیڑھ درہم خربق سیاہ ڈیڑھ درہم زاج سوختہ ڈیڑھ درہم اسی کا اطلا کریں ایضاً سنگپویہ سرکہ میں ملا کر طلا کریں اور زاج اور مرادر کندر او رشب اور کبریت اور صبر کو خون زندان انسان میں گوندھ کر طلا طیار کریں دوائے جید حب البان دس جزو اور کبریت اصفر سنگپویہ ایک جزا خوب پیس کر طلا کریں کبھی سرکہ خمر اور روغن بھی اس میں داخل کر کے طلا کرتے ہیں ایضاً کبریت اور وفاق کندر اور اشق

سرکہ میں گھول کر ایضاً فضلہ سگ اور اشنان جس سے دھوبی کپڑے دھوتے ہیں اور کبریت زرد سب اجزا ابابر سرکہ اور زیت میں آمیختہ کر کے طلا کریں فصل ثبور لبنیہ کا بیان کبھی ناک اور رخساروں پر سپید سپید دانے ایسے برآمد ہوت ہیں جیسے دودھ کے قطرات یا بوندیں ٹپک کر جم گئی ہوں ایسے دانوں کا سبب ایک مادہ صدید یہ ہوتا ہے کہ جلدی سطح کی طرف بخارات بدن سے دفع ہو کر آتا ہے ان ثبور کا علاج اسی دوا سے کرنا چاہئے جس میں تخفیف اور تحلیل ہو جیسے خربق سپید اور نصف اس کے اریسا ان دونوں کا لطّوخ بنالیں یا ایسی کو ہمراہ بورہ کے انجیر کو اور کلونجی کو ہمراہ سرکہ فصل جرب اور حکہ کا بیان اثر کھجلی کو جرب کہتے ہیں اور خشک کو حکہ) جس مادہ سے جرب کی پیدائش ہے یا تو وہ مادہ دموی ہے جو ایسے صفرا سے مل گیا ہے جس کا استحالہ قریب ہے کہ سودا کی طرف ہو جائے خواہ تھوڑا اس میں سے مستحیل بطرف سودا ہو چکا ہے یا ایسے مادہ سے جرب پیدا ہوتی ہے کہ اس میں بلغم شور بورقی کی آمیزش ہے پہلی قسم سے جرب یابس پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی خشک ہوتا ہے اور مائل بہ غلاظت بھی وہی مادہ ہوتا ہے اور دوسری قسم سے جرب رطب پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی تر اور مائل برقت ہوتا ہے۔

اکثر اس مرض کی پیدائش نمکین اور تیز اور تلخ چیزوں کے کھانے سے اور توابل خارہ کے استعمال سے یا ازیں قبیل اور اشیا کے سبب سے ہوتی ہے جو قسم جرب کی بدن میں پھیلی ہوئی اور بہت ہو وہ بھی جرب رطب میں داخل ہے اور خارش زیادہ پھیلی ہوئی اور خوب نمودار کہ دور سے دکھائی دے اور جس آبلہ کے سرے پر تیزی اور سوزش بہ نسبت اور چھالوں کے زیادہ ہو اس کی خلط زیادہ حاد اور تیز سمجھنی چاہئے۔

جو دانے چپٹے اور چوڑی ہوں اور انہیں حدت اور سقیر اری نہ پیدا ہو اُنکے خلط میں حدت کمتر ہوتی ہے جو اسباب پیدائش مادہ جرب کے ہیں وہی اسباب تولد مادہ حکہ کے بھی ہیں مگر جرب کے اسباب قوی تر ہوتے ہیں کہ قریب قریب السباب تولد قمل اور سعفہ اور خراز اور قوبا کے ہوتے ہیں اور جرب کا علاج بھی قریب بہ علاج امراض

مذکورہ کے ہوتا ہے جراب اور حکہ میں فرق یہ ہے کہ حکہ میں دانے اور بثور اکثر اوقات نہیں ہوتے جیسے کہ جرب میں اس لئے کہ یہ مرض مادہ دقیق سے پیدا ہوتا ہے اور اس میں ملوحیت اور شوریت کی طرف سیلان بہت کم ہے اور اس میں سکون مقام خاص میں اور قرار لینا ایک موضع خاص میں ایسا ہوتا ہے جو اسے ایک ہی جگہ میں کردیتا ہے کہ طبعت اس کے بطرف جلد کے دفع کرتی ہے اور مسامات بند ہوں اور تحطیف یعنی صفائی جلد میں یا مادہ مدفوعہ میں نہ ہو یا احتیاس اس مادہ کا بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہے جیسے مشائخ کو اسی سبب سے اکثر یہ مرض لاحق ہوتا ہے یا آخر میں اکثر امراض کے خارش ہو جاتی ہے خصوصاً جبکہ مادہ کثیر ہو یا غلیظ یا بسبب غذا ہائے غلیظ اور ردی الکیموس کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے کہ ایسی غذا سے کیموس ردی اور تیز اور شور وغیرہ پیدا ہوتا ہے یا بسبب سور ہضم کے جس سے غذا متعفن ہو جاتی ہے یہ مرض پیدا وتا ہے حکہ کبھی محض چھلکے اور پوست اُتر جانے سے دفع ہو جاتی ہے اور کوئی نشان اور داغ گہرا جلد وغیرہ پر باقی نہیں رہتا سن شیخوخت میں جو حکہ عارض ہو وہ بہت کم علاج پذیر ہوتا ہے پس اس کا اچھا ہوتا یہی ہے کہ بطور دورہ کے کبھی نمایاں ہوتی ہے اور کبھی زائل ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ جب منتشر اور داد کے جملہ اقسام فصل خریف میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور خلاصہ میال یہ ہے کہ مادہ حکہ کا دونوں جلد کے درمیان میں مجتمع ہوتا ہے پھر اگر جلد کے اندر بدن میں بھی کس قدر مادہ ہو تو وہ جرب یابس ہے جملہ اقسام کی شیرینی سے حکہ پیدا ہوتا ہے۔ جرب کی پیدائش زیادہ تر انگلیوں کی گھائی میں ہوتی ہے یا درمیان دو انگلیوں کے اس لئے کہ وہاں کی جلد ضعیف تر ہے جرب عظیم اور فاحش کے دفع ہونے کے بعد خراجات باقی رہی جاتی ہے اور وہی خراجات منتقل بطرف سعفہ اور قوبا کے ہوتے ہیں۔ جملہ اقسام کے روغن ان لوگوں کو مضر ہیں اور سکنجبین نافع ہے بشرطیکہ زیادہ استعمال سے اس کے خوف سحج امعا کا نہ ہو علاج جرب کا علاج اول اور افضل یہ ہے اور اکثر اسی علاج پر اکتفا بھی ہوتی ہے کہ خلط حادہ محترق

کا استفراغ کیا جائے دوائے مناسب سے اور بلغم شور بھی خارج کر دیا جائے بعد ازاں اصلاح غذا اور تدبیر رب کی فکر اُسی طریقہ سے کریں جو معلوم ہو چکی ہے دیگر ابواب میں اور استعمال ایسی تر چیزوں کا کریں اور تفہ اور نیمز ہ پھیلی ہوں اور بسرعت ان کے متعفن ہونے کا خوف نہ ہو جیسے تربوز اور کاسنیا ور کاہو وغیرہ اور خارج سے بھی ایسی ہی اشیا کا استعمال رہے اور جماع کو بالکل ترک کر دیں اس لئے کہ جماع مواد کو بہ طرف خار بدن کے حرکت دیتا ہے اور بخارات گرم کو پراگندہ کرتا ہے ایک شے عفن جماع کرنے سے طرف جلد کر آتی ہے کہ اسی جگہ عفونت پیدا ہو کر مرض مذکور پیدا ہوتا ہے اور اسی سبب سے بدبو پیدا ہوتی ہے اور یہی سبب ہے کہ ہم بروقت غسل جنابت کے بدن ملنے کا حکم کرتی ہیں مستفرغات جیدہ میں سے کہ اقسام جرب کو مفید ہوں ایک یہ بھی ہے کہ طبیخ افیتمون ہلیلہ زرد اور شاہترہ اور سنا اور بسفائج اور افسنتین ملا کر اور اس میں گل سرخ اور کاسنی وغیرہ داخل کریں اور کبھی اس میں ما میران بھی شریک کی جاتی ہے ایضاً حب صنوبر اور سقمونیا بھی جید ہے اور خوب عمل کرتی ہے طبیخ جید ہلیلہ زرد اور ترکیب ہر واحد بیس درہم تین رطل پانی میں جوش دیں کہ ثلث باقی رہے بعد ازاں صاف کر کے ایک دو ثلث کے انداز اس جوشاندہ کی مائیت سے دو ثلث رطل لیکر اس میں حنیار شنبر بیس درہم خوب بھگوائیں جب اچھی طرح بھیگ جائے چھان کر ایک درہم غاریقون ملا کر استعمال کریں حب جید۔ اور یہ حب شاہترہ کہلاتی ہے۔ ہلیلہ زرد اور ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ سیاہ ہر ایک پانچ درہم صبر سقوطری سات درہم سقمونیا پانچ درہم اب شاہترہ میں دواؤں کو سفوف کر کے گوندھا کریں اور سوکھائیں اور تین مرتبہ اس طرح کریں اور ہر مرتبہ اس قدر اب شاہترہ ڈالیں کہ مثل حسو تم ہو جائے بعد تیسرے بار کے اس قدر رہنے دیں کہ قوام میں جب بستہ کرنے کی نوبت آ جائے اور گولیاں بنالیں دوائے قوی جرب مزمن کی ہلیلہ زرد اور ہلیلہ اور آملہ اور برنج کابلی مقشر ہر واحد ایک درم تربد دو درہم قند سپید میں گوندھ کر قرص تیار کریں مقدار شربت پوری مسہل کی

دس درہم پندرہ درہم تک یا بیس درہم تک ہمراہ اب گرم کے اور کبھی اس میں سقمونیا اپنی پوری مقدار شربت پر ملائی جاتی ہے۔ کبھی جرب ردی مزمن سے نجات اس طرح بھی ہوتی ہے کہ ہمیشہ پے درپے تین روز تک چار چار مثقال صبر کا پینا شروع کریں پھر ایک روز درمیان ناغہ کرکے پھر دو روز ناغہ پھر تین روز ناغہ دیکر یا تین روز متواتر پینے کے بعد چھوڑ دے یا متواتر تین روز استعمال کریں اور یا اور طرح سے اور ناغہ دے دیکر استعمال کرے جس طرح پر مشاہدہ تحمل کرنے کا ہو اور اگر سحج امغا اس دوا کے استعمال سے عارض ہو اس کا علاج حقنہ کے ذریعہ سے کریں یہ تدبیر بدرجہ غایت نافع ہے اور جرب کی بیخ کنی اس سے ہو جاتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ صبر آب کاسنی میں بھگو کر اور تھوڑا سا آب رازیانہ بھی شریک کرلے اور اس کے ملانے سے کوئی مانع نہو مقدار صبر کی ایک درہم سے ایک مثقال تک ہے اگر اس دوا کی مداومت کا تحمل نہو ترک کردے نقوعات اجاصیہ بھی اس مرض کو نافع ہیں ایضاً رب ہلیلہ زرد جو اس کے مطبوخ کی مائیت دھوپ میں کھا کے تیار ہو اس رب سے واسطے جرب رطب کے پانچ درہم سے دس درہم تک ہمراہ شکر کے استعمال کرے اور یہ دوا جرب صفراوی اور جرب رطب دونوں کے واسطے مفید ہے اور ممکن ہے کہ یہ رب جملہ مسہلات حبیبہ سے اس طرح لیا جائے اور بعض مسہلات کو بعض سے مرکب کرکے بھی ہو سکتا ہے اور کبھی ادویہ مسہلہ کو مرکب کرکے اُن کے ربوب اور حبوب طیار کرتے ہیں۔ ماء الجبن ہمراہ افیتمون کے بھی جید ہے اگر روزانہ استعمال کیا جائے جس طرح اور راابواب میں اس کا طریقہ مذکور ہو چکا اور اس طرح ماء الجبن ہمراہ ہلیلہ اور عصیر شاہتر کے چند روز پے درپے استعمال کرنا بدرجہ غایت مفید ہے ادویہ منقیہ جو بہ رق تنقیہ کرتی ہیں اور اُن کے قائم مقام یہ دوا بھی ہے کہ جب صبر کو سقمونیا اور عصر ان ملا کر ہر ایک مقدار شربت بوزن پانچ خمسہ کے اختیار کریں اور نسخہ یہ ہے ہلیلہ زرد صبر سقوطری ہر واحد ایک درہم کتیرا اور ورد ہر واحد ایک درہم زعفران تین درہم ایضاً وہ دوائے قوی جو اوپر مذکور ہو چکی ہے جس میں

برنج داخل ہیں ماسکو ایک روز خواہ دو دن بمقدار دو درہم کے تین درہم تک استعمال کریں ایک گروہ نے کہا ہے جب تنقیہ پے در پے ہونے سے کچھ بھی کمی نہ ہو اور مرض بدستور باقی رہے پس اولی یہ ہے کہ تخفیف کریں او رفقط چنے کا ستو اور شکر صبحدم مریض کو پلایا کریں ورنہ جرب بکثرت بڑھ جائے گی۔ کہتے ہیں کہ صاحب یابس اور حکہ قشفیہ کو بھی نافع ہے کہ تین روز شیرج بقدار ایک سوتیں درہم اور نصف وزن اس کے سکنجبین وغیرہ پلائی جائے اور بعض اطبا اس دوا میں عناب کو بھی ملاتے ہیں اور ہم نے بھی تجربہ کیا تو اسی طریقہ کو بہت نافع پایا ہاں اتنا ضرور ہے کہ اس دوا سے ضعف معدہ پیدا ہوتا ہے۔ مرکبات ادویہ سے جو اس مرض کے مناسب ہے خبث فضہ اور مرداسنج اور مقل اور عروق صفر سرکہ میں گوندھ کر اور روغن گل ملا کر طلا کریں اور یہ طلا جرب قوی کو بھی مفید ہے اور اس سے سبک تر یہ نسخہ جیدہ ہے گل ارمنی اور کافور زعفران ہر واحد نصف درہم سرکہ ملا کر آب پیاز ہمراہ روغن گل عام دوا ہے تخفیف کے واسطے اور جو خارش کس قدر قوی ہو اس کی واسطے تخم زادیانہ سرکہ اور روغن گل میں پیس کر استعمال کریں حمام میں بیٹھ کر ایضاً آب انار ترش اور روغن گل بورا اور آب انار عمدہ وہی ہے جس میں قوت شحمیہ بھی ہو یعنی اندر کے چھلکے اور مغز وغیرہ کا بھی پانی نچورا جائے اس طرح آرد عدس او ربھیڑ کی مینگنی اور سرکہ ملا کر دھوپ میں رکھیں تا اینکہ خوب گرم ہو جائے اس ک بعد طلا کریں معجون جو اس میں قابل استعمال ہیں وہی معجون ہیں جو اصحاب قوبا اور اصحاب سعفہ اور بہق کے لائق ہیں میری مراد ان معاجین سے وہ ہے جو نرم ہوں اور قوی نہ ہوں جیسے اطریفل صغیر ہمراہ مشمش کے ایضاً مثل اس معجون کے سنا اور شاہترہ ہر واحد دو درہم ہلیلہ زرد چار درہم مشمش مغسل دوچند جمیع ادویہ کے ادویہ موضعیہ واسطے جرب کے وہی ہیں جن میں قوت جلا کی ہمراہ تقویت جلد کے ہو اور کبھی وہ دوا بھی کافی ہوتی ہے جس میں قوت جلا اور تقویت جلد کی ہمراہ اصلاح فراخ جلد کے بھی ہو جیسں ماء الملو کیہ اور ماء حماضیہ اور چقندر اور جیسے بھوسی اُسی گیہون کے آرو کی

سب کو اور دوا لگائے سور ہیں صبح کو حمام میں جا کر بدن کو دھوئیں سرکہ اور اشنان سبز کو آب گرم میں ملا کر بعد ازاں آب سرد سے دھوئیں اس کے بعد روغن کی مالش کریں دوائے سہل الوصول مرداسنگ اور زاج زرد ہموزن لیکر سرکہ میں ایک ہفتہ دھوپ میں پسوئیں اور بروقت حاجت کے طلا کریں ایضاً کشتہ سیماب اور معیہ سائلہ بزرالبنج اور قسط سب اجزا ہموزن ایضاً کندش ایک جزا بھیڑ کی مینگنی تین جزا سرکہ میں ملا کر طلا کریں جب ادویہ قوہ جو محللہ اور خشک اور کھال اُدھیرنے والی ہوں استعمال کی جائیں ان کے بعد روغن ہائے معروضہ کا ضرور استعمال کرنا چاہئے جیسے روغن سعد اور خلاف اور نیلوفر اور بنفشہ وغیرہ خصوصاً جرب یابس کے علاج میں مادہ جرب جس میں رطوبت کم نکلتی ہو۔ جرب رطب میں ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہئے جس میں قوت تجفیف کی زیادہ ہو اور خشک کھجلی میں وہ دوا جو کم خشکی پیدا کرے۔ جس دوا میں کشتہ سیماب پڑتا ہے حتی المقدور اس کو اطراف معدہ اور اعضائے کریمہ سے دور لگانا چاہئے۔

حکہ یابسہ کا علاج بعد استفراغ کے اگر تنقیہ کی حاجت بھی ہو انہیں ادویہ سے کرنا چاہئے جو اصول کلیہ سے معلوم ہوسکتی ہیں مثلاً گائے کے وہی کا توڑ جو ترش ہو یا نیم گرم پانی سے نہانا اور مروخات وہنیہ کا استعمال کرنا از قسم ادہان باروہ خصوصاً اگر ادہان میں عصارہ کرفس بھی داخل کیا جائے۔ جرب یابس اور حکہ بابسہ کا علاج قریب قریب ہے زماورسبک ادویہ میں سے خشخاش سرکہ میں پیس کر استعمال کرنا ہے ایضاً برگ سوسن ایضاً صبر کو آب کاسنی میں اور نشاستہ بھی ان ادویہ میں پڑتا ہے اور آب کرفس ہمراہ سرکہ کے اور گلاب بھی اچھی دوا ہے اس مرض کی ادویہ قویہ میں ایک قیروطی ہے جس میں افیون داخل ہو بدن میں لگائی جاتی ہے اور خارش میں اس کے ملنے سے تسکین ہوتی ہے۔ ادویہ قویہ میں سے یہ ترکب ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا کو مرکب کرکے اس میں نوشادر اضافہ کرکے سرکہ ملا کر طلا کریں خصوصاً خصیون پر ایضاً پھٹکری بریان اور قطران اور یہ دوا اس کھجلی کو بھی نافع ہے جو اندرون ہر دو شرم گاہ کے اٹھتی ہے بطور

شیاف کے لینی چاہئے۔
مشائخ کو علاج حکہ میں جو خاص اُن کو عارض ہوتی ہے اس دوا سے نفع میں ہوتا ہے کہ دردی شراب کو تازہ سوئے کے ہمراہ لگائیں۔ استحمامات اور نہانے کے پانی میں جو ادویہ واسطے حکہ اور جرب کے مستعمل ہیں جیسے آب دریا کو گرم کرکے نہانا خواہ اس طرح بے گرم کرنے کے نہانا یا طبیخ قثاء الحمار سے نہانا غذا واسطے مرضائے جرب اور حکہ کے ایسی تجویز کرنی چاہئے۔
جس میں ترطیب ہو اور خون صالح پیدا کرے اور بااینہمہ مائل بہ رطوبت اور برودت ہو اور لحوم معتدلہ کا بھی استعمال کرنا چاہئے اور اصحاب حکہ تقشفیہ کے استعمال روغن ہائے نرم کا کھانے میں ضرور کرنا چاہئے جیسے روغن بادام اور روغن شیرج وغیرہ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حجامت ساقین کی جرب فاحش کو نافع ہے فصل حصف کے بیان میں کبھی تمام بدن خواہ بدن کے عضو کثیر العروق پر بسبب کم نہانے کے پیدا ہوتے ہیں جو کسل اور تعب بدن میں بسبب اپنے ثقل کے پیدا کرتے ہوں اور وہ مادہ ایسا سریع اور جھٹ پٹ زائل ہونے والا تھا کہ اگر تھوڑا سا عرق برآمد ہوتا دفع ہوتا جاتا اس لئے کہ وہ مادہ رقیق ہوتا ہے اور اب چونکہ نہانے سے خواہ ترک کرنے مالش بدن سے تعریق نہیں ہوتی لہذا وہ مادہ سطح جلد میں تحبس ہوکر رہ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہو ثبور پسینہ کے اثقال اور گرانی کا اثر ہے جو پسینہ بطور رشح کے نکلنا چاہئے۔
اور کبھی اس بے عنوانی سے ثبور تو ظاہر نہیں ہوتے مگر ایک قسم کی خشونت جلد میں ہوجاتی ہے علاج اس مادہ کو قطع کرنا چاہئے۔
اگر بکثرت ہو بذریعہ فصد اور اسہال کے اور اسی سبب سے واجب ہے کہ جو شخص خوگر ایسے ثبور یا خشونت کا انہیں وجوہ سے ہو وہ احتیاطاً استفراغ اخلاط حادہ کرلیا کرے حصف کے بروز اور ظہور کو نہانا اور بدن کو صاف اور پاکیزہ رکھنا بھی نافع ہوتا ہے اور اگر پیدا ہوگیا ہے تو زائل کردیتا ہے بعد ازاں سرد پانی سے نہانا۔ اور حمام میں بدن کی

مالش تربوز کے مغز اور مسور کے آرد سے بعد خوب پسینہ برآمد ہونے کے بعد اس کے شاہسفرم کی مالش بھی نافع ہے ایضاً مغز تربوز اور آرد مسور اور آرد باقلا۔ صندل بھی حصف کو روکتا ہے مگر کھجلی بھی اٹھتی ہے صندل لگانے سے اور اگر ہمراہ صند کے کافو ربھی ہو تو کھجلی نہ اُٹھے گی۔ مہندی لگانی اگر اس کا رنگ ناگوار نہ ہو بھی نافع ہے اور کھانے پینے میں ایسی چیزیں جو مشابہ آب انار اور حماض اور عدس اور آلوے بخارا یا تمر ہندی کے ہوں اختیار کرنا چاہئے استعمال کل ایسی اشیاء کا جو برآمد عرق کو مانع ہوں جیسے طبیخ آس اور گل سرخ اور آب کشنیز۔ لوگ کہتے ہیں کہ دھوپ کا جلا ہوا گرم پانی بھی اس کو نافع ہے کبھی جملہ ایسے پانی جس میں اشیائے قابضہ کو جوش دیا ہو نافع ہوتے ہیں۔ حرکت اور رفتار کو ترک کرنا اور ایسے گرم مقامات میں جہاں پسینہ زیادہ نکلتا ہے وہاں نہ جانا اور جس مقامات میں ہوا کا اچھی طرح گزر ہو وہاں ٹھہرنا یا ہوادار پنکھا کھچوا کر ہوا میں راحت اور آرام کرنا بھی مفید ہے اور آب سرد سے نہانا ملنے والی دوا جیسے روغن آس اور روغن بادام اور مکھن کو خاصیت عظیم اس مرض میں ہے اگر ملا جائے خصوصاً کتیرا اور صمغ ملا کر ایضاً وہ مسوحات جن میں مجیٹھ اور مردار سنگ اور خبث الحدید اور توتیا خاص کر کے اور خاکستر برگ آس اور ذریرہ اس کا ورق غار جو تازہ ہو اور سداب اور دقاق کندر کبھی غری السمک یعنی سریشم ماہی بھی حصف کو نافع ہوتا ہے پانی میں گھول کر۔ اور بیشتر حصف قوی میں استعمال مویزج اور کندر اور کبریت کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ اگر حصف کیوجہ سے قرحہ پڑ جائے اس اعلاج عروق صفر اور رمازو اور گل ارمنی اور سپیدہ سے کرنا چاہئے سرکہ ملا کر اور مرہم اسفیداج بھی عمدہ ہے۔ کبھی یہ قروح مقدار میں بڑے بڑے اور گہرے ہو جاتے ہیں اور فساد اور رواءت انکی زیادہ ہوتی ہے ان کا علاج وہی کرنا چاہئے جو آگ سے جلنے کا علاج ہے اور اگر یہ قروح مستحکم ہو کر جڑ پکڑ لیں پھر اس کا علاج وہی ہے جو سعفہ کا علاج ہے فصل بنات اللیل کا بیان اندھوریان جس شخص کے بدن کی کھال کھر کھری مدت تک رہ اور انسداد

مسامات ہو اور ہضم اس کا جید ہو ایسے شخص کو رات کے وقت میں ایک قسم کی کھجلی اور خشونت اور چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہوتے ہیں جن کو نبات لیل اور ہندی میں اندھوریان کہتے ہیں سبب اس کا احتباس اور رک جانا اس مادہ کا ہوتا ہے جس کو متحلل ہو جانا چاہئے اور احتباس دراصل بوجہ ضیق اور تنگی مسام کے ہوتا ہے جس کی اعانت شدت اور سختی برودت کی کرتی ہے کہ تجفیف پیدا کر کے اور بھی مسامات کو بند اور مادہ مذکور کو غیر قابل اخراج کر دیتی ہے خصوصاً ایسے وقت کی سردی جس وقت ہضم غذا وغیرہ بکثرت ہونے کا زمانہ اور اس سوے ہضم اور کثرت احتباس مادہ کے تابع کثرت بخارات وہوائے شبیہ جو اکثر ٹھنڈی چلتی ہے ہو جاتی ہے اور اس وجہ سے اس مرض کا نام نبات اللیل رکھا گیا ہے اس لئے کہ اکثر عروض اس مرض کا شب کو ہوتا ہے۔ خاص حالات سے مرض کے یہ بھی ہے کہ ابتدا میں تو کھجاتے وقت بہت اچھا اور خوش آئندہ معلوم ہوتا ہے اور بعد کھجا ڈالنے کے ہر مقام پر دانے کے درد ہوتا ہے علاج توسیع مسامات کی تدبیر واجب ہے کہ حمام کریں اور تمریخات مشہور جو تفتیح مسامات کرتے ہیں ان کا استعمال کریں اور فصد اور استفراغ وغیرہ سے رگہائے بدن کو مادہ کثیرہ سے خالی کر ڈالیں جیسے باب حکہ میں ابھی مذکور ہو چکا ہے اور اگر تخلیہ عروق کی حاجت ہو تو فقط ادویہ خارجیہ پر اکتفا نہ کریں۔ ادویہ موضعیہ میں صبر کہنا جود ہے ان سب دواؤں میں جن کو اس مرض سے خصوصیت ہے خصوصاً اگر صبر کو شہد کے ساتھ استعمال کریں او رملین اس طرح صبر آردعدس کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ ملا کر۔ آب کرفس تر ادویہ میں بھی اس مرض کو مناسب ہے۔ تنہا دردسر کہ بھی اس مرض کے مفید دوا ہے اور بورہ اور حنا اور زعفران بھی فصل ثالیل کے بیان میں مسون کو ثالیل کہتے ہیں یہ مسماری بھی ہوتے ہیں یعنی چھوٹی چھوٹی کیلیں یا میخیں گڑی ہوتی ہیں اور عفف مزمنہ یعنی پیچدار اور جھکے ہوئے تر چھے بھی ہوتے ہیں سبب فاعلی جو مورچ اس مرض کا ہے اور جو اول امر میں اس کی پیدائش کا فاعل ہے وہ تو یہی ہے کہ طبیعت کا دفع کرنا کسی مادہ کو بطرف جلد کے

اور زیادہ اس میں خلط سوداوی ہے جو کبھی نہایت خشک بلغم سے مستحیل یہ سودا ہوتا ہے جس وقت ایسا بلغم خون میں بہ کثرت ملا ہو اور کبھی خون ہی کو یہ کیفیت عارض ہو جاتی ہے بسبب احتقان اور کثرت کے اور نہ ہونے اسباب تعفن کے وہ خون یبوست اور برودت پیدا کر کے مستحیل بہ سودا ہو جاتا ہے خصوصاً چھوٹی چھوٹی رگوں میں کہ انہیں بوجہ قلت مقدار کے خون متعفن نہیں ہوتا ہے اور اسی خون میں رگہاے کو چک کے قریب چند اسباب خارجی ایسے ہوتے ہیں جنہیں قوت مجففہ کی زیادتی ہے کہ خون کو تا اینکہ متعفن ہو وہی اسباب خارجیہ مائل بہ یبوست کر دیتے ہیں لہذا عفونت جو لازمہ رطوبت ہی پیدا نہیں ہونے پاتی خصوصاً جب کہ اپنے اصلی جوہر اور ذاتی حالت میں زیادہ حار نہو۔ کبھی ایک مسہ بڑا پیدا ہوتا ہے اور یہی بڑا ثولول سبب استحالہ کا اس بخار کے بطرف اپنے مادہ کے ہوتا ہے اور اپنی شکل کی طرف غذا کو مستحیل کر لیتا ہے جو بذریعہ بخار کے اس عضو میں آتی ہے جہاں وہ ثولول پیدا ہوا ہے پس اس غذا سے استحالہ شدہ میں اور برودت پیدا ہوتی ہے اور اب کہ مادہ بکثرت پیدا ہو گیا لہذا ثالیل بھی بکثرت پیدا ہوتے ہیں جب وہ بڑا مسہ اوکھیڑ کر پھینک دیا جائے یا کسی اور تدبیر سے فنا کر دیا جائے وہ چھوٹے چھوٹے مسے خود بخود گر پڑتے ہیں۔ جو بڑے بڑے مسے ہوں اور ان کے سرے اور نوکین جیسے کیلوں اور میخوں کے سرے ہوتے ہیں ایسی ہوں اور جڑیں ان کی باریک اور پتلی ہوں ان مسوں کا نام مسامیر ہے اور جو مس طولانی اور پیچدار ہوں یا کسی طرف جھکے ہوئے ہوں ان کا نام قرون ہے۔ بعض قسم ثالیل کی بنام طرسوس نام نہاد ہوت ہے اگر چہ واجب ہے کہ ایسے مسے کو دیگر اقسام سے متمیز کر لیں اور جب اس کا مدہ اور ریم وغیرہ شگافتہ ہو کر برآمد ہو چاہئے کہ اور زیادہ شگاف دیکر اسے نکال ڈالیں اور باقی نہ رہنے دیں علاج بہت توجہ کرنا تقلیل خون کی طرف بذریعہ فصد اور استفراغ سودا کے یہ تو امر لابدی اور ضروری ہے اگر مرض میں زیادتی ہو اور اعتدال سے بہت گذر جائے۔ اس طرح تدبیر تولید کیموس جید

کے باریک باریک عمل ایسے کو مسوں کی مقدار اس میں سما جائے مگر بدشواری کہ پھر از خود اس کا نکل آنا دشوار ہو اور باڑھ نلیوں کی تیز اور شکل ان کے منھ کی بطور قطاع دائرہ کے ہو یعنی پورا دائرہ نہ ہو ایسی چیز سے بدشواری کہ پھر از خود اس کا نکل آنا دشوار ہو اور باڑھ ان نلیوں کی تیز اور شکل ان کے منھ کی بطور قطاع دائرہ کے ہو یعنی پورا دائرہ نہو ایسی چیز سے بدشواری تمام مسہ کو اس کے اندر لیں اور لپیٹ کر جڑ کے پاس سے اسے دبائیں کہ وہاں سے کٹ کر اندر اسی انبو یہ کے رہ جائے۔ یا موچنے اور سنسی سے مسے کو کھینچیں کہ اس کی جڑ کھینچ آئے بعد وہ کسی آلہ حاوہ اور تیز کو اس کی جڑ میں گڑو دیں اور کاٹ لیں اور کاٹنے کے بعد اس پر روغن زور لگا دیں ایضاً جب کوئی دوائے حاد اس پر لگائی جاوے بعد اس کے گھی ضرور لگانا چاہئے اور وہ دوا قلق اور اضطراب وغیرہ پیدا کرتی ہو اور بعد روغن زرد لگانے کے تھوڑی دیر تک صبر کریں اس کے بعد اسی دوا کو لگائیں تا اینکہ مسہ کٹ کر گر جائے۔ کبھی اس ترکیب سے بھی مسہ کو کاٹتے ہیں کہ پہلے اس کے گرد پیش کے مقامات کو کسی نازک آلہ جدید سے جدا کر دیتے ہیں اور وہ آلہ مقصر یعنی گہرا ہوتا ہے (جیسے گولا بنانے کی رکھانی جو بخاردن کے پاس ہوتی ہے خواہ اس طرح کا رندہ) اس کے بعد اسی مسہ پر دوائے حاد لگاتے ہیں ہمنے تجربہ کیا ہے کہ استرہ سے بہت گہرے مسہ کو کاٹ ڈالا مگر سطح جلد کی رعایت بھی رہے کہ وہ کٹنے نہ پائے بعد ازاں مقام مقطوع کو صابون اور سعد اور گل سرخ سے مل ڈالا جس قدر رطوبت اور خون وغیرہ بہ جانا تھا وہ بہ گیا اور جو کچھ مسہ سے باقی رہ گیا تھا خشک ہونے کے بعد خود بخود گر پڑا فصل قرون کے بیان میں قرن سینگھ کو کہتے ہیں اور یہاں مراد اُن قرونیون سے ہے جو اطراف پر مفاصل کے ایک شے مثل ناخوں کے کثیف اور سخت بڑھ جاتی ہے کثرت عمل او ڈفست مشقت کرنے سے جیسے ورزش کرنے والوں کی اصطلاح میں گھٹے پڑ جانا بولتے ہیں علاج ان کا یہ ہے کہ جس قدر انہیں سے مردار ہو جائے کہ چنگی یعنی خواہ کھینچنے سے کچھ اس میں ایذا نہ ہو اس تو کاٹ ڈالنا چاہئے اور

چند سے بنائے جائیں اور زفت رطب اور قطران انہیں داخل ہو اور اگر شقوق بوجہ حرارت کے پیدا ہوا ہے قیروطی ہائے بارد رطب جو عصارات باردہ رطبہ سے بنائے جائیں ان کا استعمال کریں اور غذا کی اصلاح بھی حسب حال ضرور ہے اور حمام نیم گرم پانی سے کرنا ہونٹھ پھٹ جانے کا علاج سوکھے ہونٹھ کے پھٹ جانے کا سبب یا تو کوئی ریح اور ہوا ہوتی ہے جو کہ جلد میں گھس جائے اور ہونٹھ کو خشک کردے کہ تری اس کی جاتی رہے یا برودت زائد پہنچے یا حرارت خارجی خواہ مزاج یابس کی سبب سے شقوق ہونٹوں میں پیدا ہو جیسا اوپر بیان ہوا ہے پہلے سے ایسی تدبیر جو مانع شقوق ہو یہ ہے کہ قبل ازیکہ خشکی زائد ہونٹھ میں پیدا ہو اور سبب شقوق اسباب مذکورہ میں سے اپنا اثر ظاہر کرے۔ قیروطی اور شحوم اور مخوخ اور روغنگل ہمراہ زوفائے تر و تازہ کے استعمال کریں اور ادویہ مذکورہ اگر بعد شقوق کے کریں تب بھی اکثر زوال شقوق ہو جاتا ہ۔ پوستہائے سپید اور باریک جیسے پوست بیضہ پانی کے اندر کا باریک چھلکہ خواہ لہسن او رپیاز کا پوست الغرض ایسے ہی سپید اور باریک پوست کا ہونٹھ پر چپکا دینا بھی ان کے شقوق کو روک دیتا ہے جب شقوق پیدا ہو جاے اس کے لی دوائے جید یہ ہے دردی شراب کو بریان کر کے علک البطم اور کوئی چربی جیسے مرغ کی خواہ مرغابی کی چربی اور شہد لگائیں یا مازوے خام کو باریک پیس کر جب مثل غبار کے ہو جائے صمغ البطم کو آگ پر گلا کر سحیق مزکور کو پلائیں اور استعمال کریں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ سوتے وقت ناف پر تیل لگانا یا کوئی پھاندا روئی کا تیل میں ڈبو کر ناف پر رکھنا بالخاصہ ہونٹوں کی ترقید گی کو مانع اور بہت ہے اگر ترقید ہو گئے ہو پانوں کا پھٹ جانا کبھی بسبب انجرہ رویہ کے ہوتا ہے اور کبھی بسبب ییس اور خشکی اور تقشف جلد کے اور خلاصہ یہ ہے کہ بعض اوقات پانون پھٹ جانیں ے ایسی ایذا ہوتی ہے کہ اس کا تحمل دشوار ہوتا ہے علاج اگر ممکن ہو تو پانون کے پھٹ جانے کا علاج فقط اس طرح کریں کہ اب گرم میں پانون رکھیں اور تمریخ ادہان اور چربیو کی کرتے رہیں خصوصاً روغن بیدانجیر اور روغن

اکارع اور روغن چینی بدرجہ غایت مفید ہے چربیوں میں گائے اور بھیڑ کی چربی اور حرام منفر جس میں تھوڑا سا موم ملایا جائے کہ یہ بھی نافع ہے اور الیہ یعنی چڑھے کے مقام کے گوشت کا اس کو آگ پر رکھنے سے جوش ٹپکتی ہے وہ بھی بہت عمدہ دوا ہے۔ مہندی ملنا خصوصاً جو شاندہ حرمل کے پانی میں پیس کر اور شیرہ انگور ملا کر بھی علاج کیا ہے اگر یہ ادویہ مفید نہ ہوں اور ادویہ مغریہ ملانے کی جن میں قوت نفوذ کی زیادہ ہے حاجت پڑے چیسے کہ بعد استحمام کے اس طرح معالجہ کرتے ہیں تو ضرور ملانا چاہئے اور اس کے بعد پائوں آب گرم میں رکھتے ہیں پس ایسی دواؤں میں کتیرا جو خوب کوٹ پیس کر باریک ہو جائے عجیب النفع ہے ایضاً موم اور روغن کنجد سیاہ اور علک البطم اور میعہ سائلہ سب کو یکجا کر کے لقمہ کرے کہ یہ بھی عجیب دوا ہے ایضاً قطران ہمراہ طحین یعنی پسی ہوئی سمسم کے زیادہ میفد ہے اور کندر سائیدہ ہمراہ روغن ہائے مناسبہ کے اور شحوم مذکورہ کے نافع ہے ایضاً سرطان سوختہ روغن زیت کی ہمراہ پیس کر لگانا بھی نافع ہے مگر ہاتھوں کے پھٹ جانے میں یہ دوا بہت جلد مفید ہوتی ہے ایضاً پیاز عنصل کا اندرونی مغز زیت میں پختہ کریں اور علک البطم اس میں گھول دیں اور ہاتھوں کے پٹ جانے میں استعمال کریں ایضاً بید انجیر کا مغز تھوڑے پانی میں پیس کر ضماد کریں اور بید انجیر کا ثفل بھی شقاق کہنہ جو متقرح ہو اسکے لیے نافع ہے ایضاً مرداسنگ اور موم اور زیت اور شہد جملہ ہموزن لیکر بطور قیروطی کے قوام میں ملایں یا سرطان نہری کو شیطرج کے ساتھ پختہ کریں ایضاً دردزیت کا اور بط کی چربی اور علک البطم ہماری مجرب بہت عمدہ یہ دوا ہے کتیرا کو لیکر مثل غبار کے باریک پیسیں اس کے نصف وزن بیخ بسفائج اور کہربا اور کندر کو بھی پیسیں اور علک البطم کو ہموزن کتیرا کے لیں اور سب کو روغن بید انجیر کے ساتھ ملا کر استعمال کریں میں یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص ہر شب کو عقب یعنی پاشنہ پا کی تدہین کا خوگر ہو اسے شقاق کی ایذا کبھی نہ پہنچے گی مترجم کی مجرب دوا پانوں کے پھٹ جانے کی دوا مجرب خاکسار یہ ہے قسط تلخ بقدر ضرورت جوکوب کر کے پانی مین جوش

دیں جب خوب اس کا اثر پانی میں آجاوے اسی پانی میں پانون کو ڈبو دیں مگر سی قدر پانی میں گرمی باقی ہو غالبًا دو تین مرتبہ کے استعمال سے صحت ہوجائے گی میں نے گوالیار کے مقام پر رنگریزون کے پانون کا جوبجی اور چونے کی وجہ سے پھٹ جاتے ہیں علاج کیا اور مفید ہوا فصل ہاتھوں کے پھٹ جانے کا بیان علاج اس کا بھی مثل اس شقوق پانون کے ہے جو خفیف دوا سے ہو یعنی سخت دوا سے علاج ہاتھوں کے پھٹ جانے میں نہ کرنا چاہئے انگلیوں کی گھائیون کا پھٹ جانا اس کا بھی وہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا اور خاص علاج یہ ہے کہ بیخ بسفائج کو مثل غبار کے پیس کر ضماد کریں فصل تقرح قطاۃ یعنی پیٹھ لگ جانا اور زخمی ہونے کا علاج۔ قطاۃ اور ریڑ کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ چت لیٹنے سے اور خصوصاً بحالت بیماری کے سرخ ہوجاتی ہیں اور بعد سرخ ہونے کے پھٹ بھی جاتی ہیں اور قرحہ پڑ جاتا ہے لازم ہے کہ جس وقت سے سرخ ہونا قطاۃ کا شروع ہو اسی وقت چت لیٹنا ترک کردیں اور روادع کا استعمال شروع ہوجاے اگر مریض کی ایسی حالت ہوجاے اس کے واسطے فرش اور بچھونا برگ بید کا تجویز کریں اور لکڑیاں یعنی شاخہاے بید کو جدا کرلیں ورنہ وہ خود چبھیں گی یا باجرہ کی بچھائیں خواہ پرون کا فرش کریں مگر یہ سب چیزیں روئی خواہ اور کسی بچھاون یا گدا وغیرہ کے ذریعہ کرنا چاہئے تاکہ زخم نہ پڑے اور جب قرحہ پڑ جائے تو مرہم اسفیداج کا استعمال کریں رائحہ منکرہ کا علاج بڑی بو جلد اور مغابن جیسے بیخ ران یا زیر بغل کی یا بول اور براز کی کبھی کسی خلط کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے یا عفونت عرق سے اور حرکات مشوشہ اخلاط اس کے معتین ہوتے ہیں یعنی جس حرکات سے اخلاط میں تشویش اور بدنظمی پیدا ہوتی ہے اس طرح غسل جنابت اور غسل حیض کو نکرتے سے خواہ بدیر غسل کرنا جبکہ بو پھیل چکے اور میتھی کا اکثر کھانا یا ان چیزوں کا استعمال کھانے میں کرنا جن کی خاصیت یہ ہے کہ مواد حریقہ مالحہ یعنی تیز مواد کو خارج بدن کی طرف کھینچ لاتی ہیں۔ نجر یعنی گندہ ذہنی کی بوے بد کا علاج تو امراض فم میں مذکور ہو چکا جلد کی بدبو کا علاج

ہو) یہ ہے کہ توتیا اور مرداسنگ مربی سے کریں اور اقلیمیات معلومہ اور خاکستر آس سے اور جس پانی میں پھٹکری محلول ہوئی ہو اور کبھی ان ادویہ میں صندل ملا دیتی ہیں او رکافور بھی مخلوط کرتے ہیں قرص جید صند اور سلیخہ اور سک اور سنبل اور سب اور مر اور ساذج اور گلسرخ ہر واحد ایکجزء توتیا اور مرداسنگ سفید کیا ہوا ہر واحد تین جزا کافور نصف جزا گلاب کے ذریعہ سے قرص طیار کریں اور بعد خشک کرنے کے استعمال کریں ایضاً درد احمر اور سک اور سنبل اور سعد او رمر او رشب ہر واحد سے دس جزالیکر قرض طیار کریں گلاب ملا کر اور بطور لطّوخ کے استعمال کریں فصل صفت ایک ذرور کی جس کے استعمال سے بدن خوشبو ہو جائے اور گرم مزاجون کے واسطے نافع ہے سعد اور ساذج فقاح اذخر میعہ شامیہ جومنی رمان کا مشہور ہے ہر واحد دس درخمی گلسرخ خشک اور اطراف آس کے ہر واحد بیس درخمی سعد اور فقاح اذخر اور ساذج کو شراب ریحانی میں تر کریں اور خوب بھیگ جانے کے بعد خشک کرلیں اور پیس پھر اس پر گلسرخ اور اطراف آس کو ڈال کر پیس اور زعفران کو گلاب ملا کر ڈالیں او رباقی ادویہ کو ملائیں اور سایہ میں خشک کریں پھر سگھانے کے بعد پیس کر تمام بدن پر چھرک دیں اور بعد نہانے کے پہلے پسینہ بدن کا خوب پونچھ ڈالیں بعد ازاں یہ دوا استعمال کریں ایضاً کہ عرق بدبو کے رائحہ کو قطع کرتا ہے اور سرد مزاج والوں کے مناسب ہے سنبل الطیب قرنفل حماما شاخہاے سلیخہ ہر واحد تین درخمی قسط اظفار الطیب سنبل ہندی دارچینی ہر واحد دو درخمی شاخہاے مرزنجوش و سنبل ہر واحد چار درمی بنی رمان کی اس کو شراب میں حل کر کے باقی ادویہ کو آب تمام میں پیس کر اس طرح استعمال کریں جو نذکور ہو چکا اور دوا ہے جو پسینہ کی بدبو دور کر دیتی ہے دارچینی سنبل ہندی اظفار الطیب قسط ہر واحد دو اوقیہ طین بحیرہ (یعنی وہ گل مختوم جس پر بحیرہ کی مہریں لگی ہوں اور اس کو طین قیماس بھی کہتے ہیں) چرک اسرب سپیدہٴ مغسول ہر واحد نصف اوقیہ شیخ سنبل رومی ہر واحد ایک اوقیہ زعفران گل سرخ خشک ہر واحد تین اوقیہ خشک دوائیں آب آس سے پیس کر اور

زعفران کو شراب ریحانی میں محلول کرکے آمیختہ کرو فصل بول اور براز کی بوے بدکا
بیان اور ریخ کی عفونت کا بیان ہے اور اس کا علاج ان تینوں چیزوں میں بوے
بدعفونت اخلاط سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی خاص ایسی اشیا کے کھانے پینے سے ہویت
ہے جن کی خاصیت یہی ہے کہ بدبو انہیں پیدا کریں جیسے اشترغار اور لہسن اور جرجیر اور
گندنا اور انجدان اور حلتیت اور بیضہ کے استعمال سے بھی یہی اثر ہے مگر جودت ہضم
اس اثر کو دور کرتی ہے اس طرح ایسی چیزوں کا استعمال جو عفونت بطرف جلد کے اور
بول کے دفع کرتی ہیں جیسے میتھی کہ پسینہ اور پیشاب کو بدبو کرتی ہے اور براز کی بوے
بدکو دفع کرتی ہے اور شراب عمدہ براز کی بدبو کو دور کرتی ہے فصل بیان میں پیشاب کی
بدبو کے براز کے بدبو کے جو اسباب میں وہی بول کی بدبو کے ہیں ایضاً مدرات جیسے
ہلیون وغیرہ کہ رائحہ بدن کو خوشبو کرتے ہین اور بول کو بدبو کرتے ہیں قروح مثانہ کی
وجہ سے بھی پیشاب میں بدبو پیدا ہوتی ہے اور اس کا علاج آسان ہے جیسا کہ امراض
مثانہ میں بیان ہو چکا فصل قمل اور صبیان کے بیان میں جو مادہ رطب اسا ہے کہ خاص
اسی میں کسی قدر حرارت ہے یا اس کے ہمراہ کسی اور شے میں حرارت ہو جب ایسا مادہ
بطرف جلد کے آتا ہے کبھی تو بوجہ لطافت اور رقت کے وہ مادہ متحلل ہو جاتا ہے اور
محسوس نہیں ہوتا اور اس کے بعد لطافت میں بھی وہ مادہ ہے جو پسینہ ہو کر بہ جاتا ہے اور
اس کے بعد لطافت میں وہ مادہ ہے جو متحلل ہو کر وسخ اور چرک ہو جاتا ہے اور اس کے
بعد وہ مادہ ہے جو اعلاے طباقت میں محتبس ہو جاتا ہے کہ اس سے خراز اور حصف وغیرہ
پیدا ہوتے ہیں اور اس کے بعد لطافت میں وہ مادہ ہے جو اندرون جلد کے محتبس ہوتا
ہے پھر اگر یہ مادہ ردی اور خراب ہے داء الثعلب وغیرہ او قوبا اور سعفہ پیدا کرتا ہے اگر
اس میں رواءت کمتر ہے اور قوت صدید او ریم بن جانے کی اس میں نہیں ہے اور نہ
اس میں لمبرعت عفونت زاد دور ہوسکتی ہے اور صلاحیت اس میں قبول حیات کی بھی ہے
تب عطا کنندہ حیات موہبت سے اس پر فیضان حیات ہوتا ہے ایسے ہی مادہ سے قمل

کے دور کرنے کا بیان (۱) لاغری بدن میں بوجہ نہ ہونے اس مادہ فربہی کے ہوتی ہے جو غذا سے پیدا ہوتا ہے (۲) یا کثرت استعمال غذا سے مطلف سے جس سے خون کثیر بدن میں پیدا ابھی نہیں ہوتا لاغری ہو جاتی ہے (۳) یا فقط تدبیر غذائی پر اقتصار کرنا جس سے خون پاکیزہ پیدا نہ ہو لاغری پیدا ہوتی ہے مترجم اس فقرہ میں دو احتمال ہی ایک تو ظاہر تھا جو ترجمہ کیا گیا دوسرا نسخہ (علی اعداہ) کا ہے وہ بظاہر درست نہیں ہوتا ہے اور بے ربط ہے مگر شاید اس سے ماد ہو کہ جس تدبیر مناسب پر عمل کرنا چاہے اس کے سوا اور مخالف تدبیر پر اقتصار کریں کہ خون جید پیدا نہ ہو متن (۴) یا ضعف قوت متصرفہ سے جو غذا میں قصرف کرتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے اور ضعف متصرفہ مس یا بوجہ ضعف ہاضمہ کے ہو یا قوت جاذبہ میں ضعف پیدا ہو کسی فساد کی وجہ سے کہ غذا کو اعضا کی طرف جذب نہ کر سکے اور اکثر یہ فساد مزاج یا رو سے پیدا ہوتا ہے (۵) یا بسبب کثیر کے جس کی وجہ سے قوت جذب ٹھہر جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ سکون اور آرام طلبی بعد ریاضت معتادکے ہو کہ طبیعت خوگر اسی کی ہوگئی تھی کہ اعانت سے ریاضت کے جذب غذا کرتی تھی اور اب ریاضت بالکل چھوڑ دینے سے جزب غذا بھی معدوم ہو گیا ہے بلکہ ایسے طبائع میں جزب غذاے معتدل میں نہیں ہوتا ہے (۶) یا سبب لاغری کا یہ ہے کہ جو خون بدن میں پیدا ہوتا ہے طبیعت بدنی کو اس سے بغض اور نفرت ہے یعنی اسے قبول کر کے تغذیہ بدن نہیں کرتی ہے چنانچہ خون مراری نہایت ناگوار ہے قوت جزبہ پر بہ نسبت خون رطب مائی یعنی بلغمی کے (۷) یا لاغر کا سبب یہ ہوتا ہے کہ طحال بوجہ ورم کے بڑھ کر مزاحمت جگر کی کرتی ہے پس خون بطرف طحال کے زیادہ منجذب ہوتا ہے اور قوت کبد میں دہن اور سستی بوجہ مخالفت مزاج طحال کے پیدا ہوتی ہے (۸) یا دیدان یعی کیڑے اندرون بدن میں پڑ کے جریان غذاے اعضا کو روکتے ہیں اس وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے (۹) یا مسامات بدن کی تنگی اور ضیق کے سبب سے لاغری پیدا ہوتی ہے اور تنگی مسامات میں یا

اخلاط کی رواءت سے پیدا ہوتی ہے یا اینکہ مسامات تہ بر تہ بستہ اور منطبق ہو جاتے ہیں اس لئے کہ برودت یا حرارت نے جو گرد اگرد مسامات کے کسی خلط وغیرہ میں ٹھہری ہوئی ہے اسی برودت اور حرارت نے انطباق مسامات کر دیا ہے لہذا یبس اور خشکی بلکہ سمٹ جانا جلد وغیرہ کا ایسا پیدا ہوا ہے کہ اس نے مسامات کو بند کر دیا ہے اور غذا کو پہنچنے کی راہ نہیں باقی رہی اور یہ انطباق مسامات بسبب برودت کے ہو یا حرارت کے اپنے اپنے علامات خاصہ سے پہچانا جاتا ہے یا تنگی مسامات میں کسی بندش سے پٹی وغیرہ کے پیدا ہوتی ہے جو ہمیشہ بندی رہے اور مسامات اور مجاری غذا کو ایسا بند کرے کہ جذب غذا نہ ہو سکے۔ خصوصاً جو لوگ مٹی کھانے کے عادی ہوتے ہیں ان کے مسامات کی تنگی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور اسی سب سے وہ لاغر یہ ہو جاتے ہیں (۱۰) یا کثرت تحلل کیوجہ لاغری پیدا ہوتی ہے یعنی جس قدر غذا بطرف اعضا کے پہنچتی ہے بوجہ ریاضت سریعہ کے فوراً متحلل ہو جاتی ہے اور عضو مغلوب الغذیہ میں ٹھہر نہیں سکتی جیسے ہموم اور غموم یعنی رنج اور افکار میں اور امراض محللہ میں غذا کا تحلل اس طرح ہوتا ہے جو بدن ایسے ہیں کہ بہت جلد لاغر ہو جاتی ہیں ان ابدان پر فربہی کا عود کرنا بذریعہ تدبیر کے جلدی اور آسانیں سے ہو سکتا ہے اور جو ابدان دیر میں لاغر ہوتے ہیں ان پر فربہی کا عود کرنا دشوار ہے ان کے واسطے تدبیر فربہی کی فقط بغرض بقائے قوت اور مدارات ضعف کے ہو سکتی ہے کہ اگر غذاے کثیر کا استعمال ہو تحمل کر سکیں اور ہضم ہو جائے۔ جس بدن کی جلد نرم ہو وہ قبول فربہی بعد لاغری کے زیادہ کر سکتا ہے اور تمدید یعنی کھنچاؤ اور تناؤ کو جلد کے زیادہ قبول کرنے کی لیاقت ایسی ہی بدن میں ہے جس کی جلد نرم ہو۔ آدمی کا لاغری سے محفوظ رہنا اس کی تدبیر مجملہ اور تدابیر کے یہ بھی ہے کہ ایسے امور کا ارتکاب نہ کرے جنسے ضعف پیدا ہوتا ہے یا جس کے سبب سے گرمی اور سردی کی برداشت کرنے پر متحمل نہیں ہو سکتا ہے اور صدمات یعنی ٹکرانا اور ٹھوکریں اجسام کی زیادہ کھانی اس سے بھی حفاظت کرنی مانع لاغری ہے انفعالات نفسانی اور

رنج سے پرہیز کرنا زیادہ بیداری سے بچنا استفراغ اخلاط جو بلاضرورت ہو یا حد محتاج الیہ سے زائد ہو اور کثرت جماع سے محفوظ رہنا یہ بھی لاغری سے حفاظت کی تدبیر ہے۔

ایسی تدبیر کرنی جس سے غذائے اعضا محتبس ہو جائے اور نفوذ اعضا میں نکر سکے اور محتبس ہو کر غذائے مذکور متعفن ہو جائے اس سے بھی حفاظت کرنی ضرور ہے۔ فربہی میں بہت سے مضار ہیں کہ انہیں مقام مناسب پر ہم ذکر کرینگے ایسی کیفیت نہیں ہے جیسے کہ درمیان لاغری اور فربہی کے حالت اعتدال میں عمدگی ہوتی ہے پس جب تک فربہی سے کوئی ضرر پیدا نہ ہوا سے ناپسند کرنا نہ چاہئے اس لئے کہ مادۂ حیات حیوانی رطوبت میں ہے جو فربہی کو لازم ہے پھر بھی احتیاط لازم ہے کہ حد افراط پر فربہی نہ پہنچنے پائے گو ابھی تک کوئی آفت بوجہ افراط فربہی کے پیدا نہ ہوئی ہو اس لئے کہ فربہی میں آفت اور ضرر دفعتہً اچانک پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ اپنے مقام پر مفصل مذکور ہوگا۔

جب بدن میں خشکی اور ہوا میں یبوست پیدا ہو جائے اس وقت لاغری ضرور پیدا ہوتی ہے علاج واجب ہے کہ پہلے سبب لاغری پر نظر کریں اور دریافت کریں کہ اسباب وہ گانہ مذکورہ بالا میں سے کونسا امر سبب اس لاغری کا ہوا ہے اور بعد ادراک سبب کے علاج اسی کا کریں اور ازالہ سبب میں کوشش کریں (۱) مثلاً اگر غذا ایسی مستعمل ہو جس سے خون غلیظ اور قوی پیدا نہیں ہوتا ہے تو ایسی غذا تجویز کرنا لازم ہے جو مولد خون غلیظ اور قوی کی ہو اور فقط ایسی غذا پر اقتصار کرنا چاہئے جو خون صالح پیدا کرتی ہے اس لئے کہ ایسی غذا بسا اوقات خون رقیق پیدا کرتی ہے کہ وہ متحلل ہو جاتا ہے اور جزو بدن نہیں ہوتا ہے (۲) اگر سبب لاغری کا یہ ہو کہ قوت جاذبہ میں کسل اور سستی آ گئی ہے اسی قوت کی تحریک اور تقویت کرنی چاہئے اور اس سوء مزاج کو دیکھنا چاہئے اگر سوء مزاج واقع میں ہو پھر اسکی تبدیل کی تدبیر کرنی چاہئے۔

سوتے سے اٹھکر بدن کی مالش کرانی قوت جاذبہ کو پیدا کرتی ہے۔ کبھی احتیاج اس کی بھی ہوتی ہے کہ اور اعضا کی طرف غذا جانے کو روکیں اور عضو لاغر کی طرف اسی غذا کو

لائیں اور جذب کریں اور یہ بات اس وقت کری چاہئے جب دونوں اعضا کے جانبین مختلف ہوں مثلا داہنا ہاتھ لاغر ہو اور بایاں موٹا ہو اس وقت ضرور ہے کہ موٹے ہاتھ میں نیچے کی طرف سے پٹی باندھے مگر بندش پٹی کی ایسی نہ ہو جو ایذا دے بلکہ اس قدر کہ مسامات میں تنگی پیدا کر کے غذا کو روکے تب وہ غذا دوسرے ہاتھ کی طرف چلی جائے گی اور قوت جاذبہ کو مالش سے متنبہ کریں خصوصاً روغن سے جیسے روغن زیت اور موم گرم کیا ہوا اور مالش ایسی آسانی سے کریں جو درد اور ایذا پیدا نہ کرے اور جب ملتے ملتے عضو مذکور میں گرمی آجائے ترک کریں اور پھر جب گرمی مٹ جائے مالش کریں (۳) اگر منافذ کے بند ہو جانے سے لاغری پیدا ہوئی ہو تفتیح مسامات کریں اور اگر بدن کو کسی حرارت یا برودت نے گھیر لیا ہے جیسا کہ عنوان میں بیان ہوا ہے اور اسی سبب سے انسداد مسامات ہوا ہے اس وقت عضو کو ڈھیلا کرنا بذریعہ ترطیب اور استحان کے لازم ہے جو بذریعہ مسخنات ماکولہ یا مشروبہ کے پیدا ہوتی ہے اور حرکات بدنی اور نفسانی سے سخونت پیدا کریں اگر بوجہ برودت تنگی مسامات پیدا ہوئی ہو اور تبرید اور ترطیب کرنی چاہئے اگر مسامات میں تنگی بوجہ حرارت کے ایسی آگئی ہو کہ اینٹھ گئے ہوں۔ بہتر ہے طریق تسخین اس عضو کی جو بوجہ برودت کے تسخین قبول نہ کرتا ہو یہ ہے کہ پہلے اس عضو کی مالش کریں بعد ازاں اس پر محمر یعنی سرخی پیدا کرنے والی شے رکھیں (۴) اگر سبب لاغری کا ورم طحال ہو پہلے طحال کا علاج کریں (۵) اگر دیدان کے سبب سے لاغری پیدا ہوئی ہو قتل دیدان کی تدبیر کریں اور سارے دیدان نکال ڈالیں انہیں ادویہ سے جو باب دیدان میں مذکور ہو چکی ہیں اور بعد اخراج دیدان کے آسایش اور آرام دینے کی تدبیر کرنی چاہئے نرم بچھاون پر سولانا اور سایہ میں ٹھہرانا اور نشاط یعنی دل خوش کن امور سے ہر وقت دو چار رکھنا اور عطریات کا استعمال اور ٹھنڈے مشروبات پلانا چاہئے کہ جملہ یہ تدابیر بحدے مقوی قوائے طبعیہ ہیں کہ تصرف طبعی کو تغذیہ میں اور دفع فضول میں پیدا کرتی ہیں اور یہی امر مبداء اسباب فربہی کا

ہے۔ شراب غلیظ بھی شرباً اور طعام جید الکیموس جو تو اور نہ قوت جاذبہ ہو کر ہضم ہو جائے مسمن بدن ہے جیسے ہریسہ اور جوزیات اور چانول ہمراہ دودھ کے اور گوشت بھنا ہوا کہ اس میں قوت تحمی تحبس ہو جاتی ہے اور گوشت سخت پیدا کرتی ہے اور پکایا ہوا گوشت تو کم مترہل یعنی ڈھیلا اور منتفشے یعنی پھیلا ہوا گوشت پیدا کرتا ہے جو پلپلا ہوتا ہے۔ بط کا گوشت مسمن بدن ہے اسطرح گوشت چوزہ مرغ کا تیہو کا گوشت زیادہ فربہی پیدا کرتا ہے اس طرح لبوب ہمراہ شکر۔ بعد غذا کے حمام کرنا غذا کو بدن کی طرف زیادہ جذب کرتا ہے اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے مگر نہانے والے کے جگر میں سدہ پڑتا ہے خصوصاً اگر ایسا طعام کھا کر حمام کرے جو بغرض فربہی پیدا کرنے کے استعمال کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے حصاۃ کا مرض یعنی پتھری کا ایسے لوگوں کو زیادہ ہوتا ہے اور جو لوگ باریک رگ از روے خلقت کے ہیں اور بعد طعام کے حمام کے خوگر ہوں ان کو مرض سدہ اور حصات میں مبتلا ہونے کی اولویت ہے لیکن سب آدمی پر یہ حکم ضرر کا عام نہیں ہے۔ یہی لوگ جب اپنی داہنی جانب کسی قدر ثقل اور گرانی کا احساس کریں لازم ہے کہ مفتحات سدہ جگر جو معروف اور مشہور ہے ان کو فوراً استعمال کریں اور قبل از طعام کبر ہمراہ سرکہ اور شہد کے استعمال کریں اور سکنجبین بزوری بھی استعمال کرتے رہیں تا اینکہ ثقل مذکور زائل ہو جائے۔ عمدہ قوت حمام کا وہی ہے جو ہضم اولی طعام کے وقت ہو کہ غذا منحدر ہو چکی ہو۔ اس کے علاوہ یہ بھی ہے اکل طعام حمام سے نکل کر بلا فصل اسباب فربہی سے ہے کیا خوب تدبیر فربہی کی اکثر آدمیوں کے واسطے حمام کرنا ہے خصوصاً ان لوگوں کے واسطے جو لاغری میں مثل حالت ذبول کے پڑے ہوں۔ واجب ہے کہ استحمام اول ہضم پر وقوع ہویعنی جس وقت کہ غذا معدہ سے منحدر ہو چکے سوائے چند اشیائے غذا کے کہ ان کے ہضم پر استحمام مضر ہے۔ محرورین کے اسطے دوغ جو میٹھے دہی سے بنایا گیا ہو بہت مسمن ہے منجملہ تدابیر مسمنہ کے خون کا حبس کرنا پٹھے کی بندش سے اس عضو کا جو محاذی عضو لاغر کے دوسری جانب میں ہے (چنانچہ ابتدائے صحیح

مقابل میں مذکور ہو چکا اور پٹی کی بندش پہنچے عضو کے کرنی چاہئے اگر کوئی عضو فربہ ہو یا اس کی فربہی مطلوب نہ ہو مثلاً ساعد اگر نزول ہو اور کف دست لاغری سے بچا ہوا ہے اس وقت بندش پٹی کی رسغ پر کرنی چاہئے۔

یا عضد تو لاغر ہے اور کف اور ساعد بحال خود سالم ہیں اس وقت بندش پٹی کی مرفق پر ساعد سے اوپر کی طرف سے چاہئے۔

مسمنات بدن سے بعض تدابیر متعلق بہ ریاضت ہیں۔ ریاضت کی وہی قسم فربہی پیدا کرتی ہے جو نرم اور بطی ہو یعنی دیر میں کیجائے اور مع ذلک حد اعتدال پر اور دلک سریع کی جو پارچہ یا خشونت سے کیا جائے اور تھوڑی سی مالش ہو اور وہ بھی صلابت اور نرمی میں معتدل ہو اور اس کی بعد ریاضت یا اعتدال واقع کرے اور اس کے بعد استحمام بھی کرے اور پھر مالش معتدل نرمی اور سختی میں کرے اس قدر کہ قوت متفرقہ متنبہ ہو جائے اور مالش کی حد اس قدر ہے کہ جلد پر گرمی یا سرخی آ جائے پھر تھوڑا ٹھہر کر بدن کو پونچھے اور دلک یابس یعنی سوکھی مالش کر دے بعد اس کے لطوخات مسمنہ کا استعمال کرے۔

تبدیل آب و ہوا کی تدبیر فربہی میں واجب اور اہم ہے اس لئے کہ اکثر آب و ہوا کی خرابی سے لاغری پیدا ہوتی ہے مسمنات میں سے چند لطوخات ایسے ہیں جو بعد تحریک اعضا اور اعضا کے سرخ کرنے مالش وغیرہ سے لگائے جاتے ہیں جیسے زفت کہ یہ تنہا مسمن ہے اگرچہ شدید السیلان ہو یا زفت کو ہمراہ کسی روغن کے اتنا روغن جو زفت کو سیلان میں لائے استعمال کریں کہ لتھڑ جائے اور کبھی تنہا زفت کو آگ میں گرم کرکے جب پگھل جائے استعمال کرتے ہیں کہ چمٹ جائے اور جب منجمد اور بستہ ہو جاتا ہے چھڑا لیتے ہیں کہ یہ ترکیب جذب غذا کرتی ہے اسی عضو کی طرف جس پر یہ لگایا جائے اور غذا کو اسی عضو میں بند کر دیتی ہے۔ اور قوت جاذبہ کو متنبہ کرتی ہے اور اگر لزوجت اور سخونت پیدا کرتی ہے اور اس قدر پیوست مسامات میں ہو جاتی ہیں گویا کہ مستحیل ہو گئی جز اعضو کی طرف کہ اس سے جدا نہیں ہوتی ہے۔ جب گرمیوں کی فصل میں اس کا

استعمال کریں واجب ہے کہ روازنہ ایک ہی مرتبہ لگائیں اور جاڑوں میں وہ مرتبہ۔

اور جس فصل میں زفت کا لطوخ کری ملاحظہ کرنا چاہئے کہ اس کی چسپیدگی عضو میں وبسرعت ہویت ہے یا دیر میں اور عضو مذکور میں سرخی اور دیگر آثار میں سرعت اور بطور کا خیا کریں۔ اس لئے کہ اگر زفت کا اثر جلد اور بسرعت ظاہر ہو پھر اس کے چھڑانے میں دیر نہ کرنی چاہئے بلکہ جلد اُسے چھڑالینا لازم ہے بلکہ بیشتر تو اس قدر کافی ہوتا ہے کہ گرما گرم ادھر اس کو لگایا اور اُدھر جب سرد ہو گئی چھڑالیا۔ کبھی زفت کے لگانے سے پہلے دلک سریع اور خشن جو بصلابت ہونافع ہوتا ہے اور دلک کر کے بعد ازاں طلاے زفت کرتے ہیں۔ یا عضو لاغر کو پہلے بیدا کی چھڑی سے جو ہموار ہو اور اس میں گرہ یا شاخیں نہ ہوں بلکہ خوب چکنی اور ہموار ہو خصوصاً اس میں کسی قسم کا روغن لگا کر اس قدر چوٹ لگائیں کہ عضو مہزول سرخ ہو جائے اور پھول جائے اس کے بعد زفت کو لگائیں اس کے زیادہ مالش اور زیادہ چوٹ لگانی محلل عضو ہے جو خلاف مقصود ہے لہذا معتدل مالش اور چوٹ لگانے کے بعد زفت کو آتش معتدل کے قریب گرم کے لگادیں جس وقت منجمد ہو جائے اور سرد ہو دفعتہً چھڑالنا چاہئے۔

اور بہتر یہ ہے کہ قبل زفت لگانے کے عضو پر گرم پانی جس میں کس قدر لذع بھی ہو ڈالا جائے بعد اس کے زفت کا لطوخ کریں۔ آبہائے کبریتی اور قفری یعنی پانی زمین ہائے بے گیاہ کے یہ بھی اگر بدن پر ڈالے جائیں جذب غذا ظاہر بدن کی طرف کرتے ہیں جالینوس کہتا ہے میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے اسی تدبیر سے ایک لڑکے کو فربہ اس قدر کر دیا کہ وہ لڑکا اس میں الادراک یعنی فربہ ترین ہو گیا اور تھوڑے زمانہ تک اس تدبیر کو اس نے کیا تھا۔ جس کو بوے زفت ناگوار ہو چاہئے کہ آب سرد کا استعمال کرے اور سارے جسم پر ٹھنڈا پانی پہنچادے یا عضو خاص پر بہترین اوقات آب سرد کے استعمال کا وہی ہے جس وقت لطوخ زفت یا لطوخ دیگر بدن پر لگایا جائے کہ اس وقت آب سرد کے پہنچانے سے کیا عجب ہے کہ قوت جاذبہ خون کو

بہت جلد جذب کرے۔ اگر فربہی کی تدبیر زمانہ دراز تک کچھ اثر نہ پیدا کرے گھبرانا اور ناامید ہوکر تدبیر سے دست بردار ہونا نہ چاہئے بلکہ واجب ہے کہ مواظبت اور مداومت استعمال لطوخات وغیرہ کی کرے اور خرقہ ہائے سخت سے دلک اور مالش کرتا رہے اور آب گرم کو بدن پر ڈالا کرے اور اس کے ہاتھ سے مالش کرے اس کے بعد زفت کا لطوخ لگائے کبھی سوائے مالش کے اور ذریعہ سے بھی جذب خون کا کرنا مناسب ہوتا ہے بلکہ ادویہ محمرہ جیسے عاقرقرحا اور کبریت اور ثافیسا وغیرہ سے جذب خون کی تدبیر کی جاتی ہے۔ اعضائے بدنی میں سے بعض عضو ایسے بھی ہیں جس کے فربہ کرنے میں غذائے معتاد سے زیادہ کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے کہ انہیں حصہ غذا جو پہنچتا ہے زیادہ تحلیل پایا جاتا ہے اور فربہی آنے میں زیادہ بقیہ تحلیل شدہ سے وہ عضو محتاج ہوتے ہیں خصوصاً کہ دلک اور مالش سے کبھی تحلیل بھی پیدا ہوتی ہے اب لازم ہے کہ ہم ادویہ متداولہ اور حقنہائے مناسبہ بیان کریں۔ کھانے پینے کی دواؤں سے غرض یہ ہے کہ ہضم غذا پر معین ہوں اور جبس غذا کا معدہ میں کریں اور امعا میں تھوڑی دیر قوت ماسکہ غذا کو روکے اور دوا کے اثر سے تنفیذ غذا کی رگوں کی راہ سے جگر تک ہو اور یہ اثر مدرات معتدلہ سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً جب وہ مدرات اثنائے طعام میں خواہ بعد طعام کے مستعمل ہوں تھوڑی دیر بعد بعد ازاں اس غذا کو بستہ کرنا عضو مہزول میں درکار ہے اور یہ اثر ادویہ مبردہ اور مخدرہ سے جیسے بھنگ وغیرہ اور ادویہ خاصہ وہ معتدل مزاجوں کے واسطے بہت برتر اشیا ہیں ترتیب جید بادام اور بندق مقشر اور حبۃ الخضر اور پستہ اور شہدانج اور حب صنوبر کبار شہد میں ملا کر گولیاں برابر جوز کے بنائیں اور ہر روز بقدر پانچ جوزات کے دس جوزات تک استعمال کریں اور اس کے اوپر شراب پیئیں یہ دوا فربہ بھی کرتی ہے اور رنگ بھی اچھا پیدا کرتی ہے اور مقوی باہ بھی ہے ایضاً ایک مکول آرو سمید اور پانچ اوقیہ غزروت کو گائے سے کے مکھن میں ملائیں جو تازہ ہو اور پھر اس کے قرص بنائی اور صبح شام کھایا کریں یا بندق مقشر اور حبۃ الخضر اور سمسم اور خشخاش

تفصیل میں منتخب یہی لبوب ہیں اور روٹیاں دوا ملی ہوئی اور کندر اور کسیلا خصوصاً ہمراہ سویق کے اور کسیلا علاوہ نفع قسمیں کے نفخ کو دور کرتا ہے اور حب سمنہ بھی اس طرح مفید ہے مگر معدہ میں دیر تک ٹھہرتا ہے اور مغاث اور زرنباد اور اور جملہ ادویہ جو محرک منی ہوں جیسے ملبوس اور کرسنہ اور لوبیا وغیرہ یہ ایک دوا ایسی ہے گویا بالخاصہ فربہی پیدا کرتی ہے شہد مکھی پکڑ کر خشک کریں اور کوٹ کر ہمراہ سویق کے استعمال کریں اور گرم مزاج کو بہت مفید ہے تدبیر جید واسطے محرورین کے دوغ رائب حلو یعنی مٹھ میٹھے دہی کا وہ دہی جو اچھی طرح بستہ نہ ہو اور نہ اس میں ترشی ضامن کی موثر ہوئی ہو بلکہ ابھی اس کا بستہ ہونا شروع ہی تھا اور دہنیت اوپر آ رہی تھی اس وقت اس کی چھاچھ یعنی مٹھا بنائیں تاکہ بوجہ سب کی کے سریع النفوذ ہو ایسے مٹھ کو مہزول بقدر نصف رطل کے پی جائے اور تین گھنٹہ صبر کرے تاکہ یہ مٹھ خوب ہضم ہو جائے پھر دوبارہ اسی قدر تناول کرے اور غذا کو رات تک ٹالتا رہے اور رات کو چوزہائے فربہ مرغ کی غذائیں اختیار کرے اور اگر متحمل ہو تو شراب رقیق ابیض کا بھی استعمال کرے پھر اگر قبل از وقت عشا کے استحمام کرے غذا اور شراب کے پہلے اور تھوڑا سا نبیذ رقیق اور صافی بہ قدر ایک قدح کے پی لیا ہو اور حمام سے نکل کر غذائے شب تناول کرے یہ بہت اچھی تدبیر ہے نسخہ دیگر نخود کو لیکر دودھ میں تر کر دے ایک شبانہ روز تک اور ہر روز دودھ بدلا کرے اور شبانہ روز سے زیادہ چنے کو اس طرح دودھ میں پروردہ کریں یہ بھی جائز ہے اس کے بعد بادام مقشر سپید اور تخم خشخاش مدقوق اور گندم اور جو ہریسہ بنائے ہوئے یہ سب اجزا ہر واحد تین درہم اور بادام مذکور پچاس درہم سب کو یکجا کر لیں اور ہر روز اسی مرکب سے تین درہم لیکر سیر تازہ یا روغن مناسب یا گھی میں پختہ کریں اور مہزول کو پلائیں اور بعد ازاں آبزن میں استحمام کریں اس قدر کہ متحمل ہو ایضاً روغن جلیسا ایک رطل پانی میں نرم آنچ سے اس قدر پکائیں کہ پانی جل جائے اس میں ایک اوقیہ قند ملا کر اور ایک اوقیہ روغن زرد اضافہ کر کے اور روغن کنجد اس قدر ڈال کر پھر جوش دیں

اور مشروب کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو خاص ایک عضو سے تعلق تسمین کا رکھتی ہو بلکہ وہ تمام بدن کی تسمین عموماً کریگی۔ البتہ عضو خاص کی قسمیں اسی طرح ہوگی کہ غذا کو خاص اس عضو کی طرف جذب کریں اور اسی عضو میں ٹھہرادی اور غذا کو طرف طبع عضو ہذا کے پھیردیں کہ مناسبت پیدا ہوجائے ادویہ امور جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا دلک محمر باخشونت سے پھر ادویہ محمرہ پھر دلک قوی کرنے سے ایک اس کے بعد آب فاتر کی ریزش اس کے بعد زفت کا استعمال کرنا اس سے حاصل ہوتا ہے بعض لوگ حلق بری کو جو کرمہاے سرخ میں ہے قائم مقام زفت کی تجویز کرتے ہیں اور اوپر معلوم ہو چکا کہ زفت کا استعمال کیونکہ کرنا چاہئے۔

مادہ کا عضو مطلوب کی طرف متوجہ کرنا بس اتنی ہی تدبیر سے ہوسکتا ہ کہ عضو کی طرف جانے کی راہ بند کی جائے اور اسی عضو کی طرف کی راہ کھلی رہے یا مقسم غذا یعنی جہاں سے تقسیم غذا کی وہتی ہے اسی جگہ راہ آمد غذا عضو مخصوص کی کھول دیجائے اور دوسری طرف کی بند کی جائے اور یہ سب امور بخوبی بیان ہو چکے ہیں بعض اعضا کو اعمال حدید یعنی لوہے کے آلات سے اعمال چند کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے جیسے ہونٹھ اور ناک اور کان اور دیگر مقامات میں اس کا بیان ہو چکا ہے اطبا نے کہا ہے کہ اگر ہونٹھ اور ناک ناقص ہون لازم ہے کہ وسط کو تراش ڈالیں اور جلد کو ہر دو جانب کی چھیل کر جو گوشت بیچ میں ہے اور سخت ہوگیا ہو اسے کاٹ ڈالیں پس ہونٹھ بڑھ جائے گا اور تقلص یعنی سمٹاپن اس کا جاتا رہیگا فصل فربہی کے عیوب کا بیان حد سے زیادہ فربہی بدن کے لئے بمنزلہ بیڑیو قیدی کے ہے کہ حرکت اور نہ وقت یعنی برخاست اور تصرف بدنی سے باز رکھتی ہے عروق میں ایسی تنگی پیدا کرتی ہے کہ روانگی روح کی اندر عروق کے دشوار ہوجاتی ہے اور ایسی جمود اور کمی حرکت سے روح کے حرارت غریزی روح کے قریب بجھنے اور منطفی ہونے کے ہوجاتی ہے اور یہی سبب ہے کہ فربہ آدمیوں میں نسیم ہواے مناسب پہنچنے نہیں پاتی کہ ان کے مزاجوں میں فساد آجاتا ہے (اور ہمیشہ

خواہ اکثر) ان کی نسبت بھی خوف رہتا ہے کہ خون انکے بدن کا کسی رتنگ راہ سے خارج بدن کی طرف برآمد نہ ہو اور بیشتر کوئی نہ کوئی رگ ان کے بدن کی ایسی پھٹ جاتی ہے اور اس قدر خون دفعتہً اس سے نکلتا ہے کہ ان کو قتل کرتا ہے اور اثنائے روانگی میں ایسے خون مہلک کے خواہ اس سے کس قدر پہلے ضیق نفس اور خفقان انہیں عارض ہوتا ہے پس ایسی حالت میں ان کا تدارک بذریعہ فصد کے کرنا چاہئے۔

ایسے ہی فربہ آدمی خلاصہ زبون خالی ان کی بھی ہے کہ ہمیشہ مرگ مفاجات پر آمادہ رہتے ہیں۔اور جو فربہ کہ حد مانع فربہی کو پہنچ گئے انہیں موت جلدتر آتی ہے خصوصاً اگر ابتدائے سن میں فربہ ہوئے ہیں کہ ان کی رگیں بہت باریک اور تنگ ہو جاتی ہیں اور وہی لومعرض آفات فالج اور سکتہ اور خفقان اور ذرب کے بھی ہوتے ہیں ذرب یعنی اسہال کا مرض ان کو بسبب رطوبت کے عارض ہوتا ہے وہی لوگ اکثر سوء تنفس اور غشی اور حمیات رویہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ بھوک اور پیاس پر بالکل انہیں صبر نہیں ہوتا ہے اس لیے کہ منافذ روح میں ان کے تنگی ہوتی ہے اور برودت مزاج پر غالب ہے اور خون میں کمی ہے اور بلغم کی کثرت ہے۔کوئی آدمی فربہی کی حد زائد پر نہ پہنچے گا مگر یہ کہ باردمزاج ہو جائے اور اسی سبب سے وہ لوگ لاولد رہتے ہیں اور قوت جماع انہیں کم تر ہوتی ہے اور منی بھی انہیں کم پیدا ہوتی ہے یہی حال فربہ عورات کا ہے کہ وہ حاملہ نہیں ہوتی ہیں اور اگر کبھی حاملہ بھی ہو جائیں تو اسقاط جنین کر دیتی ہیں اور شہوت بھی انہیں ضعیف تر ہوتی ہے۔ایسے ہی فربہ زن و مرد اگر ان کا علاج کسی مرض کا بذریعہ ادویہ کے کیا جائے اثر دوا کا رگوں میں ہو کر ان کے اعضا تک غالباً نہیں پہنچنے پاتا ہے مگر بہت قلیل اثر کہ جس کا پہنچنا اور نہ پہنچنا برابر ہے اور جب مریض ہوتے ہیں جلد اچھے نہیں ہوتے اس لیے کہ جس کی قوت ان کی ضعیف ہے فصد کھولنی ان کی دشوار ہے مسہل دینے میں ان کے خطرہ ہے کہ بیشتر ادویہ مسہلہ سے تحریک اخلاط ہو جاتی ہے اور بعد تحریک کے ان اخلاط کو راستہ نفوذ کو بطرف عروق کے ملتا نہیں کہ تنگی اور پری

رکھنا چاہئے تا کہ تحلل زیادہ ہو کہ جس قدر غذا وغیرہ جذب ہوتی ہے اس سے زیادہ تحلل پیدا ہوگا۔ اور استفراغات اور قے غیر معتدل کا التزام رہے اس لیے قے جو معتدل ہے قبل طعام ہو یا بعد طعام اس سے تسمین بدن پیدا ہوتی ہے ہاں زیادہ قے کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہے۔ جو مزاج مورث فربہی کا کسی بدن میں ہے اگر وہ مزاج بارد ہو تو اس کا امالہ تسخین سے کرنا چاہئے اور اگر حرارت معتدلہ مورث فربہی کی ہو اس کا امالہ برودت خواہ حرارت مفرط کی طرف کرنا چاہئے اس لیے کہ اکثر زائد از حد فربہی کی دور کرنے والی حرارت مفرطہ ہوتی ہے اور برودت سے ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہے اور یہ تبدیل مزاج استعمال ادویہ ملطفہ سے ہوتی ہے اور حار مزاج کے واسطے بھی ادویہ ملطفہ نافع ہیں۔ واجب ہے کہ ان پر تحلل ریاضت سخت اور ورزش کا اور استفراغات کا کرایا جائے اس لیے کہ یہ دونوں تدبیریں اخلاط میں تین طرح کے اثر کرتی ہیں اور ہر ایک اثر لاغری پیدا کرنے میں پورا معین ہے (۱) اثر تو یہ ہے کہ خلط بدن کی ترقیق پیدا کرنا اور انعقاد یعنی بستگی سے خلط کو دور رکھنا کہ اسی وجہ سے وہی معرض تحلیل میں آجاتی ہے (۲) اثر تو یہ ہے کہ ادرار پیدا کر کے اخلاط کو غیر جہت عروق سے براہ بول دفع کرنا (۳) اثر یہ ہے کہ خون میں حدت پیدا ہوتی ہے کہ اس خون کو قوت جاذبہ ناپسند کرتی ہے اور جذب بدن نہیں ہوتا ہے۔ ادویہ ملطفہ اکثر اوقات وہی دوائیں جو اوجاع مفاصل میں بکار آمد ہیں تجویز کی جاتی ہیں اور وہی ادویہ ادرار بول پر زیادہ قوت رکھتی ہیں۔ مگر وہ ادویہ معتدلہ نہ ہونی چاہئیں کہ جب مختلط بہ غذا ہو جائیں غذا کو ہمراہ لیکر عروق کی طرف توجہ کریں اور توجیہ مواد کی رواضع عروق کی طرف خواہ ناحیہ بول کی طرف نہ کر سکیں۔ ہاں اگر ہضم ثانی کے بعد مستعمل ہوں تو البتہ جگر پر ایراد غذا کرنے گی اور اس وقت ان کا فعل اولیٰ شروع ہوتا ہے۔ بلکہ وہ ادویہ ملطفہ یہاں مناسب ہیں جو اخلاط سے متمیز رہیں اور جذب اخلاط کریں سوائے جہت عروق سے تا کہ عروق بدستور گرسنہ رہیں اور جملہ افعال جو لاغری پیدا کرنے میں

درکار ہیں عروق سے صادر ہوں یہی ادویہ اور حیض بھی کرتی ہیں اور بقوت مدر حیض ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے لاغری پیدا کرنے پر معین ہیں عورات کے واسطے یہ ادویہ جیسے حنبطیانا اور تخم سداب زراوند فطراسالیون جعدہ سندروس میں بھی قوت لاغر کرنے کی مخالفت قوت کہربا کے۔ اور لک مغسول میں قوت لاغری پیدا کرنے کی عجیب تر ہے اس طرح تخم کرفس۔ اور زاج بھی لاغر پیدا کرتی ہے اور قوی الاثر ہے مگر اس کے استعمال میں خطرہ ہے مرزنجوش بھی موثر ہے لاغری پیدا کرنے میں مترجم ایک نبات ہندی جو بنام چٹ پٹہ مشہور ہے اور کہیں کہیں انجھا بھاڑا بھی کہتی ہیں اس کی بالیان جو کپڑوں میں لپٹ جاتی ہیں ان کے اندر مغز نکلتا ہے جیسے چانول اس کی کھیر دودھ میں پکا کر کھانے سے سقوط اشتہا اس درجہ ہوتا ہے کہ صوفیہ چلہ کشی کر لیتے ہیں اور جوع کلبی میں مجرب ہے اس غذا سے بھی لاغری اچھی طرح پیدا ہوتی ہے یہ دوا یادگار مترجم ہے درج ترجمہ ہوئی ہے متن مرکبات ادویہ صفت دوائے مرکب زراوند حرج ایک درہم قطوریون دقیق دو ثلث درہم کے جنطیانا رومی جعدہ فطراسالیون ملح الافاعی ہر واحد تن درہم سب ادویہ ایک خوراک ہے دوائے قوی بیخ قثاء الحمار بیخ خطمی جاوشیر ان سب کو بوزن ایک درہم لیکر استعمال کریں ایضاً نانخواہ تخم سداب کمون ہموزن ہر سہ جزو مرزنجوش خشک اور بورہ چہارم جزء لک مغسول ایک جزو مقدار شربت ہر روز بقدر ایک مثقال کے ادویہ ملطفہ میں سے سرکہ اور مرمکی نہار استعمال کریں مگر جو شخص کہ ضعیف العصب ہے اور جس کے زخم میں کسی طرح کی ایذا ہوا سے لازم ہے کہ سرکہ سے پرہیز کرے۔ نہار اٹھکر شراب پینے سے بھی کبھی لاغری پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ تحلیل کرتی ہے اور عروق کو بخارات سے بھر دیتی ہے اگر بمقدار کثیر ہو اور جب ابخارات سے عروق بھر گئے پھر اور طعام وغیرہ جو اس کے بعد مستعمل ہوگا اس کو قبول نہ کریں گے۔ اسی طرح ادویہ ملینہ کو یہ بھی غذا کو عروق کی طرف جانے سے پھیر دیتی ہیں اور جب ادویہ ملینہ کثرت سے مستعمل ہوں قوت جاذبہ کسلمند ہو جاتی ہے اور

نحاس اور انجیر خشک سب ہموزن لیکر شہد یا رب عنب الثعلب میں یا جلاب میں گوندھ کر ضماد کریں اور جب تقرح کا خیال ہو کسی قسم کا روغن یا رطوبت اس میں لگنے نہ پائے بیخ سوسن اور کندر سائیدہ تنہا یا اس کے ساتھ کوئی اور شے اور حب الآس رُب عنب الثعلب میں پختہ کر کے ضماد کرنے سے اکثر یہ ورم ٹوٹ جاتا ہے دوائے مزیل داخس صبر اور گلنار اور کندر اور مازو شہد ملا کر استعمال کریں۔ یہ کچھ واجب نہیں ہے کہ مبردات ادویہ پر اختصار کریں اس لئے کہ ادوہ بازو جب وقت اول ابتدا کے تجاوز کرنے کے بعد لگائی جائیں گی ضرور کثافت جلد پیدا کریں گی اور مادہ کو تھکا کر ایک جگہ ٹھہراویں گی اسی سبب سے درد میں شدت پیدا ہوگی اور ایسے وقت میں جو حرارت ظاہری داخس میں پائی جاتی ہے اس کی طرف کچھ خیال نہ کرنا چاہئے اگرچہ اس کی سوزش مثل آگ کے ہو بلکہ تحلیل اور تجفیف کی تدبیر کرنی چاہئے بیشتر روغن گرم میں ڈبو کر تھوڑی دیر صبر کرنا اور بتکرار اس طرح عمل کرنے سے زوال مرض ہو جاتا ہے زمانہ وسط یعنی تزید میں کندر پیس کر داخس پر رکھنا چاہئے یا زنگار لوہے کا اور کلونجی یہ بھی پسی ہوئی ایضاً لعابات ملینہ اور چربیان اسی طرح قرصہائے انزروت اور موساس اور چرک گوش جید علاج ہے قبل جمع ہونے مادہ کے۔ اور جب پختگی ورم داخس کی شروع ہو جائے پھر اس پر تخم مرو اور بزرقطونا دودھ ملا کر رکھنا چاہئے اور قریب زمانہ انتہا کے اور جب کہ مادہ مجتمع ہونے لگے لازم ہے کہ نمک جو لا کر زیت میں گوندھ کر ضماد کریں اس سے درد میں تسکین پیدا ہوگی جب وب طرح مادہ جمع ہو جائے اس وقت چاک کر دینا چاہئے مگر شگاف نازک اور چھوٹا ہونا چاہئے تا کہ جس قدر آلایش اس میں ہے خارج ہو جائے اور بروقت اخراج کے ایسی چیزوں کا ضماد کریں جو قوابض ہیں جیسے عدس اور گلنار اور گلسرخ یا سویق نبق یعنی بیر کا ستو اور سویق تفاح اور سویق زعرور۔ اور دقیق ترمس ہمراہ شہد کے بھی اسے مفید ہے اور جب متقرح ہو جائے بس صبر کا استعمال بہتر ہے ادویہ سے اس طرح کندر ہمارہ زریخ کے اور مرہم زنگار مرہم سپیدہ ملا کر اور

انزروت کے کپڑے میں جو شراب سے تر کیا ہوا واجب ہے کہ اس وقت گوشت ناخن سے ہر طرف کے چھوڑا کریں اور جو گوشت ناخن چھوڑ دیا کرے اسے کاٹ ڈالا کریں مرہم جید جس کو فونس نے ذکر کیا ہے زاج سوختہ اور کندر ایک ایک جز زنگار نصف جز اشہد میں ملا کر مرہم طیار کریں ایضاً مرہم اسی صفت کا پوست انار رتش اور مازو تو بال نحاس زنگار شہد ملا کر داخس پر لگا دیں اور خوب بندش کریں اور پانی اور تیل سے بچائیں مرہم جید زاج سوختہ کندر ہر واحد ایکجز زنگار نصف جز ماء العسل ملا کر مرہم طیار کریں اور واخس پر رکھیں اور بیشتر جب تاکل او رسڑ نا داخس کا زیادہ ہوتا ہے دوا نہ ہوگی جس وقت داخس متقرح سے مدہ بہنے لگے پس داغ دلانا اور کٹوا ڈالنا چاہئے ورنہ ساری انگلی کو سڑادیگی۔ شاید ہم اس مقام سے پہلے بھی واخس کے بیان کر چکے تھے اب دوبارہ یہاں ذکر کردیا ہے **فصل** اذان الفار اور شگافتگی ناخوں کے بیان میں اور تقشر اظفار اور جرب اظفار کا بیان ہے یہ اعراض ناخوں کو کبھی بسبب یبوست اور مزاج سوداوی کے عارض ہوتے ہیں۔ جو قسم ناخن کی شگافتہ ہونے کی ایسی ہے کہ اجزاے حادہ جدا ہونے کی نوبت پہنچے اور گوشت ناخوں سے اس کو لگاؤ پیدا ہو جائے اور چھبنے کی ایذا ہونے لگے اس کو اذان الفار کہتے ہیں اور علاج اس قسم کا کہ تنقیہ بدن کی اس میں ضرورت ہے خلط سوداوی سے اگر غلبہ سودا کا ہو اور ادویہ موضعیہ بعد تنقیہ کے یہ ہیں کہ اشراس یعنی بیخ خنثہ کو نمک خمیر کے ساتھ دردشراب ملا کر ضماد کریں یا بصل الفار کو بریان کر کے خصوصاً روغن کنجد یا روغن کتان کے ہمراہ اور حرف اور شہد ضماد کر کے خوب استواری سے بندش کریں اور حرف اور نمک خوب کوٹ کر لگانے سے بھی نفع ہوتا ہے اور کور ناخن کی کٹ جاتی ہے اور اشراس اور سرکہ بھی طلا کرتی ہیں اور اشراس اور نمک اور دردشراب اور یہ ادویہ جرب اور تقشر کو بھی مفید ہیں اس طرح مصطگی ہمراہ ملح جریش کے مفید ہے **فصل** تشنج اور تعفف اور تجذم جو اظفار کو عارض ہوتا ہے یہ مرض ناخن کو بھی اکثر عارض ہوتے ہیں خلط سوداوی کے سبب اور ان کے عروض سے ناخن پلٹ

بھی جاتا ہے اور تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور ریشہ دار بھی ہوتا ہے اور جذام کی ایسی شکل پیدا ہوتی ہے اور اکثر کوئی قاتع یعنی اُکھیڑنے والی شے ناخن کو عارض ہوتی ہے پس واجب او گنے اور جمنے کا اور اچھی طرح ثبات اور پائداری کا ارادہ ہوتا ہے یہ ارادہ پورا ہونے نہیں پاتا اور بار بار چھونے اور چھیڑنے سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہے اور نیز جس قدر ناخن جمکر نکلتا ہے بعد اوکھڑ جانے کے وہ بد ہیئت ہوتا ہے اور اس طرح ایسی بے عنوانی کرتے کرتے سارا ناخن بد قطع اور بد نما ہو جاتا ہے اس لیے کہ غذا خطہ میں ناخون کے آتی ہے اسباب مذکورہ بالا سے نفوذ اور تحلیل طبی اس کا ہونے نہیں پاتا پس وہ غذا ناخن کی جڑ میں متراکم اور بستہ ہو جاتی ہے اور اتنی ہی دیر ٹھہرتی ہے جتنی دیر اصل صیح کے واسطے ٹھہرنے کی مقرر ہے۔ اکثر معالجہ منقوس اور متعفف کا چربی سے سات دن کیا جاتا ہے بعد اس کے ناخون کو شیشہ کے ٹکڑے سے اوکھیڑ ڈالتے ہیں اور اکثر کسی سقطہ اور گر پڑنے کی چوٹ سے ناخن گر پڑتا ہے اور درد شدید پیدا ہو کرتب پیدا کرتا ہے علاج اس قسم تشنج وغیرہ کا جو خلط سوداوی کے سبب سے پیدا ہو۔ پہلے ضرور ہے کہ استفراغ اصلاح غذا کی نہایت موافق تدبیر ہے جو شخص شیطرج کو پیارے اور ہمیشہ اس کی مداومت کرے اس کے ناخن برابر ہو جائیں گے۔ اور اگر خلط سودا نے فقط ایک ہی ناخن کو ناقص کر دیا ہے اس وقت معالجات موضعیہ کا استعمال کرنا چاہئے اور یہ ادویہ موضعیہ چند قسم کی ہیں بض تو ایسی دوا ہے جو ناخن کو نرم کر کے اس کے پوست عمدہ بنانے کی معین ہوتی ہے جیسے چونہ ہمراہ زرنیخ کے کہ اس کے لگانے سے ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ چھری سے وغیرہ کے عمدہ ذریعہ ہے اسطرح اگر برداشت اور تحمل ہاتھ کو ہو سکے موم کو گرم کر کے خوب گرمی اس کی ناخن پر پہنچنے دیں اور جب نرمی اجائے ناخن کو درست کریں۔ صمغ سرد کا ضماد جید ہے تلیین ناخن کے واسطے اور تخم کتان تشنج کے واسطے بھیڑ کی چربی کا میل وغیرہ اگر خوب درست لگا کر ناخن پر باندھا جائے وہ بھی تلیین کر دیگا اگر ایک مرتبہ کے استعمال سے پورا اثر نہ ہو مرر رسہ کو رلگاتے رہیں

درست ٹوپی کو اس ناخن پر چڑھا کر اور پھر اس کے حال سے ایک ماہ کامل بے خبر ہو جائیں کہ اسی زمانہ میں عمدہ اور خوبصورت ناخن جم کر طیار ہوگا فصل ناخن کے برص کا بیان اور اس کا علاج۔ جوز السرو کو خوب کرٹکر سرکہ اور دقیق خصوصاً دقیق ترمس ملا کر ضماد کریں یہ دوا برص کو ناخن کے دور کردیگی اس طرح تخم کتان ہمراہ حرف کے اس طرح کدوی سوختہ ہرتال سخ اور راتینج۔ زفت تازہ اس مرض میں عجیب النفع ہے خصوصاً ہمراہ زرنیخ احمر کے یا مراہ جوز السرو کے اور غری السمک بھی عجیب ہے اور پرا اثر کرتی ہے اور بی حماض بھی سرکہ سے طلا کی جاتی ہے فصل زردی جو ناخن پر آجاتی ہے مازو اور پھٹکری اور ربط کی چربی طلا کریں خواہ تلخہ گاؤ ملا کر استعمال کریں یا جرجیر باریک پیس کر سرکہ ملا کر طلا کریں فصل رض اظفار کوفتہ ہو جانا ناخن کا پہلے برگ آس اور برگ انار کو مگروہ پتی جو نرم ہو اس پر طلا کریں بعد ازاں ملینات کا استعمال کریں پھر اگر جدید انتشار پیدا ہو گیا ہے یا جو پٹھا اس ناخون تک پہنچا ہے اس میں انتشار آیا ہے لیکن ابھی ناخن منتشر ہونے کی نوبت نہ پہنچی ہو اس کا علاج شموم مشہورہ اور قیروطیات سے کرنا چاہئے فصل خون مردنا خون کے نیچے کسی صدمہ کوفتگی وغیرہ سے اکثر خون مردہ زیر ناخن رہ جاتا ہے۔ اس کا علاج دقیق کو زفت ملا کر ضماد کرنا ہے اگر اس سے آرام نہ ہو بلکہ دستکاری کی حاجت ہو لازم ہے کہ بآسانی ناخن کو چاک کریدں اور چاک توریت میں ہو اور تیز چھری یا نشتر وغیرہ سے شگاف کریں تا کہ وہ خون نکل جائے اگر اس چاک کرنیس ے ناخن اکھیڑنے کی نوبت پہنچےخون جاری کرنا چاہئے اور ناخن کو اس کی جلد زیریں سے خوب ملا دینا چاہئے مگر نرمی اور آہستگی کے ساتھ تا کہ اچھی نگاہداشت ہو اور درد نہ پیدا ہو پھر نچد روز کے بعد اسے دیکھنا چاہئے اور اگر اس میں ریم پڑگئی ہو ناخن کو ہلا کر چاک کر کے نرمی سے ریم کو بھی نکالدیں اور بدستور پھر اسے درست کر کے باندھ دیں مگر یہ چاک کرنا گوشت تک پہنچے ورنہ درد شدید سے ایذا ایسی پیدا ہو گی کہ داخس سے زیادہ ایذا دے گی بلکہ جو ہڈی اور اس کے نیچے باریک جھلی

ناخن میں ہوتی ہے اس قدر شگاف دینا چاہئے اور نیم گرم روغن بعد ازاں اس پر لگانا چاہئے اور آخر علاج مرہم باسلیقون ہے فقط والحمدللہ رب العالمین۔

خاتمۃ الطبع

منجانب مولوی سید تصدق حسین صاحب خلف الصدق مترجم

لائق حمد وثنا ذات پاک اس واجب الوجود مستجمع جمیع صفات کمال حکیم علی الاطلاق کی ہے کہ جس نے قانون کمونات مافی السموات والارض کو لفظ کن سے بنایا اور ہیژدہ ہزار عالم کو کتم عدم سے عرصہ گاہ وجود میں لایا۔ کالبد حیوانی کو طبائع متخالفہ وعناصر متضادہ کے ساتھ کیسے حسن اعتدال سے باہم امتزاج وربط واتحاد روحانی عطا کیا کہ جس کے ادراک کنہ سے فہم رسا عقلائے جہاں وفلاسفہ زمان کی ششدر وحیرا ہے ہرچند اپنے اپنے زمانے میں ہر ایک دانا وکامل بقراط اور افلاطون وجالینوس وغیرہ نے اپنی عقل رسا وفکر آسمان پیاس علم تشریحات وکشف اسرار الہیات میں بڑی بڑی موشگافیاں کیں دقتیں اٹھائیں لیکن دریافت کنہ حقیقت اشیا سے ان کا چراغ عقل گل ہوا۔ اعتراف عجز زبان پر آیا سچ ہے جس جگہ انبیا ورسل علیہم الصلوۃ والسلام معترف بعجز وقصور ہوں اور ملائک درک الف قدرت قادر قدیر سے معذور ہوں پھر انسان ضعیف البنیان کا کیا ذکر بہر حال ۔ خاموشی ازثنائے تو حد ثنائے تست + سزاوار صلوۃ بیحد وسلام بعید کے وہ ذات تقدس صفات حکیم حاذق ومعالج امراض روحانی یعنی سید الکونین رسول الثقلین سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جن کے ادنے خدماء نسخہ یونس مطب فیضان صحبت بابرکت کے لب حیات بخش سے اعجاز مسیحائی ظہور میں لائے۔ صدہا مردے صدے اقم باذن اللہ سے جلائے اور تحیہ درود وسلام اس حضرت کے آل عظام واصحاب کرام پر زیبا ہے کہ جنہوں نے ترویج قانون ایمانی واجرا احکامات ربانی میں کمال جدوجہد کی اور جان ومال وقف راہ خدا کیا ورتمامی خلق اللہ کے دلوں سے زنگ زلیغ وذلل کفر وشرک کا مٹایا اور تمامی بندگان خدا کو بیغائلہ غرض و

انتخاب ہونا شروع ہوا ہر ایک ادنیٰ کو بھی شوق دامنگیر ہوا کہ اگر ہماری زبان میں کتاب ہوتی تو فہم مطالب عمدہ طور سے ہوتا بنا برافادہ عوام وخواص خاص و عام بصرف کثیر وسعی بلیغ ہر ایک مذہب یعنی اہل اسلام سنت جماعت وامامیہ ومذہب ہنود کے مختلف فرقون کے کتب علوم وفنون ترجمہ ہوکر طبع ہوں اور اشاعت علوم سے نام مصنفین کا زندۂ جاوید ہو المختصر بفضل خدا یہ نسخہ نایاب بکمال حسن وصفائی ولطافت زیبائی واہتمام مہتمان وکارگزاروں کی عرق ریزی سے اس سے پیشتر اول بار مطبع نامی منشی نولکشور صاحب سی آئی ای موسوم بہ اودھ اخبار واقع لکھنو میں طبع ہوا اب حسب اصرار شائقین مطبع منشی نولکشور واقع حضرت گنج لکھنو میں بسر پرستی عالی جناب معلی القاب رفیع القدر والا مناصب منشی بشن نرائن صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام کیسرید اس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ باردوم جماہ جون ۱۹۲۹ء بحسن وخوبی زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوا۔

ختم شدہ